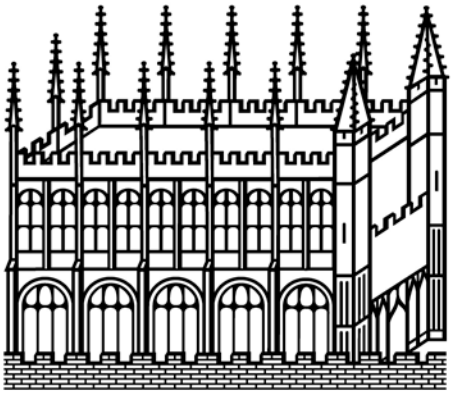


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

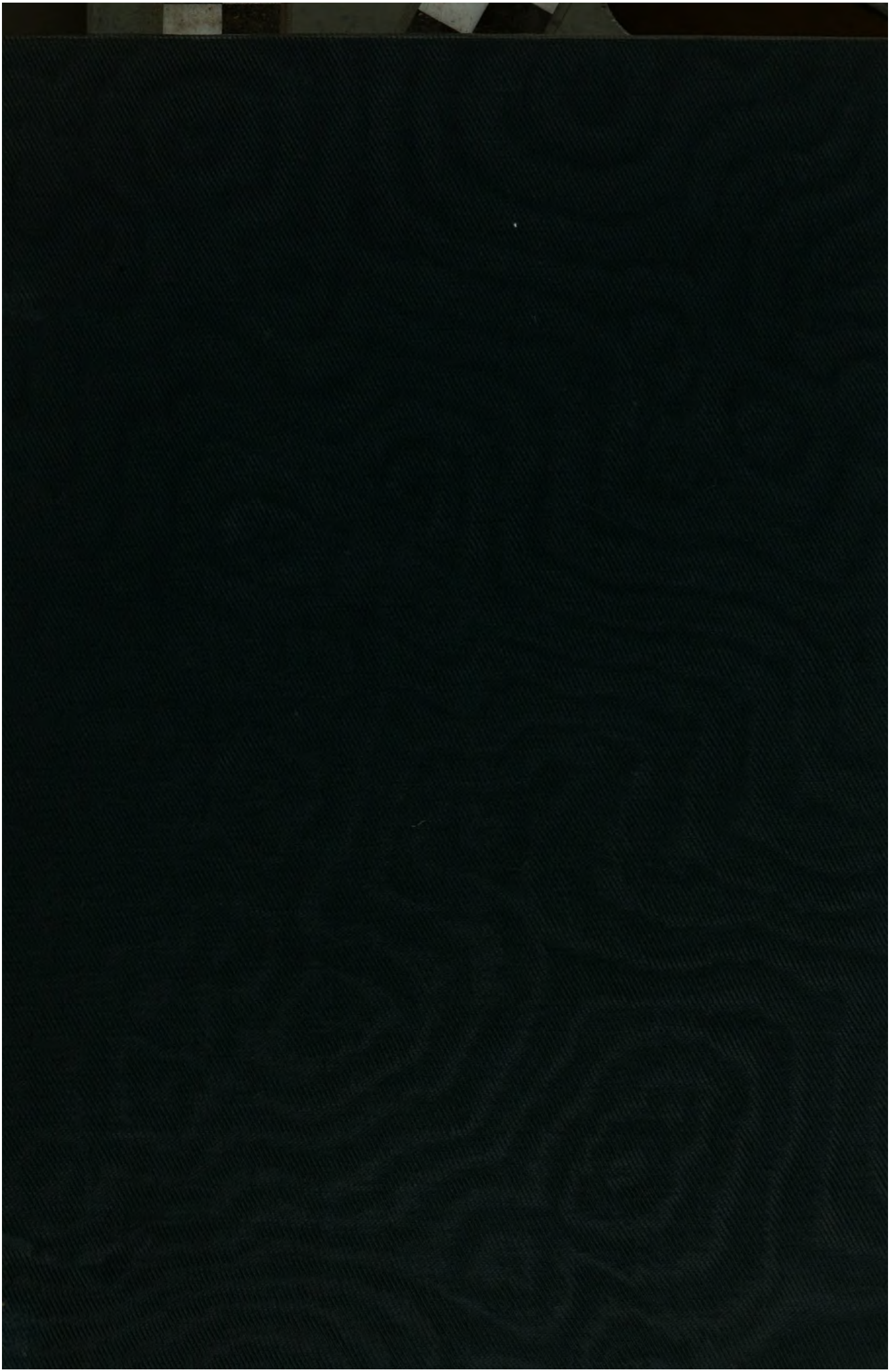
This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.



16.X.6.

16 D 6

فہرست کتب

مجموعہ مرثیہ ہاے میر انیس - یہ مجموعہ تازہ کشتۂ غم والم افزایندۂ رنج و ماتم ذخیرۂ شیوین و شین جامع مصائب ابی عبد اللہ الحسین ہی تمام کوایف و حالات شہداے کربلا مبتلاے رنج و بلا کے نہایت سوز و گداز سے ہین اور سلام و رباعیات جسکے سنتے ہی اہل مجلس کو سینہ کوبی سے غش آتا ہی ایک دریا اشک کا آنکھون سے بہ جاتا ہی مصنف اسکے نامی گرامی مشہور کافۂ انام ممدوح خاص و عام بلاغت انکی ہمدم فصاحت انکی جلیس میر ببر علی مرحوم متخلص بہ انیس ہین اخیر کے کلام بلاغت نظام مین وہ تاثیر ہی کہ اگر سنگ خارا کے گوش مین صدا پہونچے تو اسکا بھی جگر پارہ پارہ ہو جاوے نرالا انداز نیا عنوان ہی جسکا بیان سارا جہان ہی آجتک فن مرثیہ گوئی مین ایسا نازک خیال شیرین مقال عدیم المثال نہ کمال پیدا نہین ہوا۔ اس مجموعہ کی چار جلدین ہین جلد اول مین (۲۴) مرثیہ ہین جلد ثانی مین (۲۶) مرثیہ ہین جلد ثالث مین (۲۸) مرثیہ جلد رابع مین (۳۲) مرثیہ ہین -

مجموعہ مرثیہ میر مونس - یہ مجموعہ نادر و گوہر بے بہا رونق ممبر عزا و سیلۂ نوحہ و بکا و ذخیرۂ شیوین و شین جامع مصائب ابی عبد اللہ الحسین علیہ السلام ہی مضمون جگر خراش جسکے دل انس و جان پاش پاش موختگان آتش غم کشتگان خنجر الم و ذکر حالات اصحاب و اولاد امام ہمام ہی سلطان اذکرین ملاذ الشاعرین میر نواب صاحب مرحوم المتخلص بہ مونس برادر میر انیس کا یہ کلام بلاغت نظام ہی جنکا شہرۂ نازک خیالی و سوشگافی و مضمون نگاری مین از سند تا روم و شام ہی -

مجموعہ مرثیہ میرزا دبیر - یہ مجموعہ بے نظیر و بلند پایہ مرغوب لہاے ہر صغیر و کبیر رونق ممبر عزا و سیلۂ نوحہ و بکا جامع مصائب شہداے کربلا حضرت امام حسین ہی تصنیف سلطان اذکارین قدوۂ الشاعرین سپہر نظیر مہر تنویر خوش تقریر میرزا سلامت علی متخلص بہ دبیر ہی یہ نادر مجموعہ دو جلد مین ہی جلد اول مین (۱۸) مرثیہ اور جلد دوم مین (۲۱) مرثیہ ہین

مجموعہ مرثیہ میر عشق - کہ نام تاریخی اسکا گلزار غم ہی - یہ مجموعہ نایاب رونق مجلس عزا و سیلۂ نوحہ و بکا در احوال شہیدان کربلا علی الترتیب از تصنیفات افصح الفصحا ابلغ البلغا ملک الشعرا جناب سید حسین میرزا صاحب متخلص بہ عشق دام ظلہ العالی اس مجموعہ کی دو جلدین ہین جلد اول مین بہت رباعیات اور سلام اور مقاصد اور نوحہ ہین بعد اسکے حال جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے تا حال جناب عباس علیہ السلام علی الترتیب ہی دوسری جلد مین حال جناب علی اکبر علیہ السلام سے تا خاتمہ اہل حرم مدینہ مین ہی ہر دو جلد کا ہر مرثیہ علیحدہ طبع ہوا

INDIAN INSTITUTE

رسالہ وجیزہ تفویض - تصنیف اعلم العلما افقہ الفقہا عالم ربانی مولانا الحند محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ سے ہی قابل دید ارباب علم و ہنر ہی کہ اس مین مجملاً باختصار پر کسقدر اسمین فوائد ہین -

طرد المعاندین - تصنیف جناب مولوی سید حسین صاحب المعروف بجناب میرن صاحب مغفور ہی کتاب مذہب ماسیہ کی نہایت عمدہ ہی -

حلیۃ العرایس یہ کتاب بزبان اردو فقہ مین اسم بامسمی ہی اسمین عورات کے مسائل فقہیہ جو روزمرہ کے کارآمد ہین صاف صاف مشرح لکھے ہین اگرچہ رسالہ مختصر ہی مگر فوائد عظیم مترتب ہین جامع عباسی تذکرۃ الصلوٰۃ وغیرہ کتابین اکثر عورات کو پڑھائی جاتی ہین لیکن بعض بعض باتین اسمین اُس سے زیادہ ہین اور عبارت عام فہم نہایت سلیس ہی اور مسائل بہت عمدہ عمدہ بہ اسانید صحیحہ اسمین موجود ہین اسکا پڑھنا عورات کے لیے اکسیر اعظم ہی مصنف اسکے مولوی امراؤ علی صاحب لکھنوی ہین -

بعد حمد ہندی - یہ کتاب مختصر روزمرہ کی بول چال سابق روش کی نظم ہی اکثر اطفال خرد سال اور عورات کے مدرس مین رہتی ہی انسان کا مرنا اور قبر مین منکر نکیر کا سوال و جواب کرنا قیامت کا آنا بہت عمدہ طور سے نظم ہی چھوٹے چھوٹے لڑکے اور لڑکیان اکثر ازبر یاد کرتی ہین جس سے مسائل مین بھی واقفیت ہو جاتی ہی اور روزہ و نماز جو کہ اصل مذہب ہی اُسمین صلاحیت کامل پیدا ہوتی ہی اور عقائد بھی درست ہو جاتے ہین اسی سبب سے ہر مقام پر مروج ہی اور ہر شخص اسکو تربیت اطفال کے لیے خرید کرتا ہی -

خلاصۃ المصائب - یہ کتاب مصائب اہلبیت علیہم السلام مین مشہور و معروف ہی تالیفات سے محدث مقبول فی اکرآں جناب مولوی میرزا محمد ہادی صاحب علیہ الرحمہ مرحوم کی ہی دو مرتبہ پہلے بھی اس مطبع مین طبع ہوئی تھی اور کئی مطابع مین بھی چھپ چکی ہی اس مرتبہ نہایت اہتمام سے بکمال صحت طبع ہوئی ہی مصائب سید الشہداء امام حسین علیہ التحیۃ والثنا کو جناب مولف مرحوم نے اس عمدگی اور ربط معقول سے ترتیب دیا ہی اور ایسا نادر خلاصہ فرمایا ہی اور ایسے ایسے مضامین جگر خراش مصائب امام ہمام اور اہل بیت علیہم السلام کے لکھے ہین کہ جنکے سننے سے سامعین کو غش آتا ہی ایک دریا آنسوؤن کا آنکھوں سے بہ جاتا ہی الغرض کتاب فیض انتساب اس مرتبہ کا عمدہ پر صاف شفاف چھاپی گئی ہی اعلےٰ درجہ کے خوشنویس سے لکھوائی گئی اور قیمت بھی بغرض رفاہ عام نہایت ارزان ہی

پڑھا سینے جب آپ رونے لگے — یہان تک کہ آنسو روان ہو گئے
کہا اے ذعیل آفرین صد ہزار — کری جسنے تجکو نصیحت ہزار
مجھے اپنی پوشاک انعام دی — یہ پہنین جو ہون اے پسر ہی وہی
شفاعت سے انکی ہوا منھ پہ نور — ہوئی سب سیاہی گناہونکی دور
ہوا اس بیان مین یہ قصہ تمام — سنو اب مرے مدعاے کلام
سنو بات میری برائے خدا — یہ شبّیر سے مانگتا ہون دعا
کہ اے مصطفےٰ کے پیارے حسینؑ — ترے غم سے اکدم نہین مجکو چین
رولاتا ہون روتا ہون آٹھون پہر — مرے حال پر کیجیو تک نظر

اب تمھارے درد مین روتا ہون دن رات
دونون جگ کی داد دے دیجو اسے نجات

خاتمہ

الحمد للہ والمنہ کہ دینولا نسخہ متبرکہ مشہور بنام دہ مجلس نام جسمین پڑھا دہ مجالسین علے الترتیب حبیب خدا اشرف انبیا سرور عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تا معرکہ کربلا اور اسیری اہلبیت اور بعد رہائی ورود کربلا اور بعد چہلم شہدا پھر مدینے کو واپس جانا اردو سلیس مین نظم ہوا تھا اور سابق دہلی مین طبع ہوا تھا اب محبان اہلبیت علیہما السلام اور شائقان ذوی الکرام کی استدعاسے تیسری مرتبہ مطبع نامی منشی نولکشور مقام لکھنؤ مین

مئی سنہ ۶ مطابق ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۰۱ ہجری علیین طبع سے آراستہ ہوئی

خون ہوا سب خاک کا شیشے مین ناگاہ
بیدم ہوکے گر پڑا جسنے کیا نگاہ

غرض ام سلمہ نے تسکین کر اُٹھالے گئی سبکو روضے سے گھر
مع خرد وان اور سبھی بیبیان جو آئین تھین سب تعزیت کو وہان
گئین اپنے گھر کو مرخص ہو سب محبان تمھین یون مناسب ہی اب
کہ رو رو رولا تو قیامت تلک خوشی ہی محمد کی بے شبہ و شک
کہو مرثیہ اور کرو غم بڑا محمد سے پاؤگے اسکی جزا
سنو ایک روایت مین ہی یون لکھا ذعیل ایک کوٹھے اُپر جا کھڑا
ہوئی نزع مین اُسکی حالت تباہ زبان ہوگئی گنگ اور منہ سیاہ
جب ہی اُسکی بیٹی نے دیکھا یہ حال نہایت ہوا اُسکے دل پر ملال
چھپا کہ دیا اُسکو غسل و کفن اُسی طور پنہان کیا پھر دفن
کسی کو نہ ہرگز جتاتا یہ حال کہ حاصل ہی اسبات سے انفعال
غرض کیا کہون سخت مغموم تھا جو شب ہوگئی روز آخر ہوا
اسی فکر مین سو گیا وہ پسر پڑا باپ جو خواب مین آنظر

مکھڑا اُسکا چاند سا اور پوشاک سفید
بولا اے بابا بتا مجکو اُسکا بھید

یہ سنکر وہ بولا کہ اے جان من کیا تمنے جسوقت مجکو دفن
مرے پاس آئے نبی یا خلیل کہا شخص مجکو کہ تو ہی علیل
حسینا کے غم مین جو تو نے کہا مرے روبرو اُسکو پڑھیو ذرا

لگایا گلے اُسکو شفقت کے ساتھ — بہت لطف سے پھیر کر اُسپہ ہات
چلے کر کے پھر اُسکے حق مین دعا — شفیقون کو اِسکا تعجب ہوا
لگے پوچھنے تم سے اصحاب سب — کہ حضرت کہو اسکا کیا تھا سبب
سنو اُسکی خوبی ذرا دھیان کر — کہ مین نے کیا پیار جس بات پر
جواب اسکا تمنے دیا جب انھین — کہ یہ طفل نادر ہی اسوقت مین

ایک روز شبّیر اور یہ لڑکا ہمراہ
تھے لڑکون مین کھیلتے مین نے کیا نگاہ

کہ یہ طفل شبّیر کا خاک پا — لگاتا تھا آنکھون سے اپنی کھڑا
مجھے بات اُسدن کی آئی جو یاد — ہوا دل مرا دیکھکر اُسکو شاد
کیا مین نے اسواسطے اُسکو پیار — کہ میرے حسینا کا ہی دوستدار
روایت حسینا مرالاؤلا — نہ یا خاک مین ظالمون نے ملا
نہ کچھ ڈر کیا یا محمد ترا — کیا ذبح پیاسا مع اقربا
بہ اُمکر کے روتے تھے سب آشکار — قیامت مدینے مین تھی آشکار
لکھا ہی کہ یہ پانچوین بار تھی — مدینے مین جو یہ قیامت ہوئی
محمد کی لڑائی کے دن اولا — کریمہ بنی خلق سے اُٹھ گیا
سوم تیغ جب مرتضیٰ پر چلی — چہارم حسین ابن حضرت علیؑ
چلے تھے وطن چھوڑ کوفے کو جب — ہوئی دفع پنجم وہی شکل اب
مفصل کرون کسطرح سے بیان — جگر خون ہوتا ہی اب تو یہان
کہ جب اُم سلمہؑ نے مجھسے بلا — دیا شیشۂ خاک سبکو دکھا

جو خدمت کا حق تو نے ثابت کیا — نہین ہمسے دنیا مین ہوتا ادا
مگر حاقبت مین تری خوبیان — پیمبر کے آگے کرینگے بیان
کہا جوڑ کر ہاتھ نعمان نے جب — جھکا سر زمین کے اُپر با ادب
کہ مین ہون اسی خاندان کا غلام — نہین اسقدر کچھ ہوا مجھسے کام
کم و بیش خدمت جو لایا بجا — نہ تھا اسکا باعث کسیکا کہا
یزید اُسکا تھا حکم ظاہر مگر — ولے مجکو تھی مصطفےٰ پر نظر
یہ زیور تمھین اب مبارک رہی — مجھے کچھ طمع تمسے محشر مین ہی
مری تم شفاعت وہان کیجیو — نبی کے غضب سے بچا لیجیو
غرض اُسنے زیور کو واپس کیا — مرخص ہوا انکی لیکر دعا
جدا کر چکے اُن سوارونکو جب — مدینے مین آکر ہوئے جمع سب
پیمبر کے روضے مین جسدم گئے — کھڑے ہوکے پیٹے اور کہنے لگے
کہ فریاد ہی اے شفیع الامم — کیا ہائے امت نے ہمپر ستم

سارے وارث مر گئے لیا ہی ہمکو لوٹ
قید کیا تھا شام مین آئے ہین اب چھوٹ

سنو یا نبی وہ تمہارا حسین — پیارون سے بہتر پیارا حسین
کوئی پیار سے اسپہ کرتا نظر — تو کرتے تھے شفقت اُسی کے اپر
کہ تم ایکدن اک طرف تھے گئے — بہت یار اصحاب ہمراہ تھے
کسی قوم کے آٹھ دس چھوکرے — کہین راہ مین کھیلتے تھے کھڑے
کھڑے ہوگئے تم اُنھین دیکھکر — لیا گود مین ایک کو دوڑ کر

کیا پھر نئے سر سے ماتم وہان — یہان تک کہ دھلے زمین آسمان
بیان کر کے روتے تھے گھر کے تمام — مفصل شہیدون کے لے لے کے نام
کسی کو نہ تھا ہوش بیدم تھے سب — کیا عرض رو رو کے نعمان نے جب
کہ یہ غم کچھ ایسا نہین جس ستی — ہمین صبر آنکا ہوا زندگی

لیکن اب یون چاہیے دل کو ٹک سمجھائے
اپنے قابو مین کرو تو نہین دو کڑوا ئے

غرض جب بچارون نے تدبیر کر — شہیدون کے تن سے ملا انکے سر
بہر حال انکو دفن کر دیا — اُسی دن غریبونکا چہلم ہوا
پھر اُس بعد سب ملکے ہو نوحہ گر — رہے رات ساری اسی طور پر
ہوئی صبح سورج کی نکلی شعاع — کیا کوچ قبرون سے کہ الوداع
چلے کربلا سے مدینے کے تئین — سبھی پیٹتے سر و سینے کے تئین
لکھا ہی کہ وہ قافلہ پر تباہ — کئی روز کے بعد کر قطع راہ
جب آیا مدینے کے نزدیک تر — کھڑا ہو گیا اک مکان کے اُپر
لگی کہنے زینب یہ کلثوم سے — کہ نعمان کو رخصت کیا چاہیے
ہی انعام دینا اسے واقعی — کہ خدمت بہت سی ہماری کری
مگر یہ جو زیور بچا لوٹ سے — سو ہم پاس موجود ہی دو اسے
غرض سب کا زیور اکٹھا کیا — دیا ہاتھ نعمان کے اور یون کہا

اے نعمان بجبر قسم یہ تو ہو احلال
ہرگز کچھ مت اور تو دل مین کریو خیال

ارے دل کہان تھا کہان جا پڑا — جہان تھا اُسی راہ مین پھر تو آ
اُسی بات کو کہہ جو کہتا ہی اب — کہ ہوتی ہی دیر انکے چلنے مین اب
ندے طول قصے کے تئین زینہار — غریبون کو رخصت کا ہی انتظار
غریبون کی دکھ کی کہانی ہی یون — عزیزون سنو اب روایت ہی یون
کہ ظالم نے جب انکو رخصت کیا — سفر کا جو اسباب تھا کر دیا
وطن کو چلے شام سے کوچ کر — جگر سوختہ خستہ دل چشم تر
نہ کھانے کو کھاتے نہ سوتے تھے وہ — شہیدونکو دن رات روتے تھے وہ
نہ تھا چین منزل بمنزل اُنھین — گرفتار تھے وہ اُسی درد مین
نکہ کر کے اُنکا یہ احوال زار — سوا اُنکے دلپر نہ تھا کچھ قرار

رویا آہین مار کر نعمان ابن بشیر
کون سنبھالے آنکر ان دکھیونکی دھیر

یہ کہتا نہ رو رو برائے خدا — تمھین دیکھ روتا ہی ارض و سما
ہمارا جگر سنکے ہوتا ہی آب — نہین اب ذرا ہمکو سننے کی تاب
نہ تھا صبر رونے سے اک دم اُنھین — عجب حال تھا انکا اُس درد مین
غرض کیا کہون جسطرح ہو سکا — غریبون نے قطع منازل کیا
کئی روز کے بعد پہونچے وہان — شہیدون کی لوتھین پڑی تھین جہان
ہوئے تھے لڑائی کو چالیس دن — گئے تھے صفر ماہ کے بیس دن
جو وارد ہوئے کربلا مین غریب — پھر اُس قتل گہہ پر لے آئے نصیب
غریبون کے تن دیکھ بے سر پڑے — ہوئے ملکے سب تعزیت کو کھڑے

کہ اب ان اسیرونکو ہم چھوڑ دین | کسی شخص کو ساتھ انکے کر دین

شہر مدینے مین انھین دیوے جو پہونچاے
پیمبر کی گور پر انکو دے بہلاے

غرض لے کے کچھ زاد راہ اُنکے ہاتھ | بدرقہ کیے تین اسوار ساتھ
تقید سے نعمان کے تین کہدیا | کہ یہ راہ مین دکھ نپاوین ذرا
بہت دلبری ساتھ لیجائیو | مدینے تلک انکو پہونچائیو
جو کچھ یہ کہین اُسکو لانا بجا | کہ ہیں وے ہین یہ بیدست و پا
خبردار انکو نکرنا ملول | جو جانین کہ خوش ہون خدا اور رسول
مجھے سخت حیرت ہی اے دوستان | کہ مکار تھا سنگدل مہربان
یہ عقدہ مرا اب کوئی حل کرے | کہ جو شخص اتنا خدا سے ڈرے
اور اس بات کا جسکو ہووے خیال | کہ احمد کے دلپر نہ آوے ملال
وہ احمد کے گھر پر کرے یہ جفا | نہووے اُسے کچھ بھی خوف خدا
ارے مومنان کیجیو ٹک تمیز | شتابی نہ چھوڑے نبی کے عزیز
کوئی پھر اُنکو کہے دیندار | یہ کیون بات اُسکی کرو اعتبار

اہلبیت پھر بیگنہ کیا جنھون نے جور
جو انکو بولا خدا انپہ لعنت اور

کہون کیا مین اس قوم کی شان مین | خدا کہہ چکا آپ قرآن مین
کہو مومنان اُنپہ دن رات وہ | کہ ثابت ہو قرآن سے جو بات ہو
کوئی مانیو یا نمانو کوئی | کہو تم جو قرآن سے ثابت ہوئی

کہ بابا پیارے کا سر ہی کٹا — کیا تن ستی دشمنون نے جدا
لگی رونے وہ لاڈلی ہائے جب — دھڑا منھ پہ منھ اور بلا لب پہ لب
کہا ہائے بابا یہ کیا ہو گیا — نہ مین مر گئی لیکے تیری بلا

پھر بچی نے سہکر گہرا بھرا اوساس
پہونچی دن چوبیسوین باباجی کے پاس

مجلس چہاردہم در بیان رہائی یافتن حضرت عابد از قید و کوچ نمودن از شام بکربلا مع سرہائے شہیدان و دفن کردن و چہلم نمودن و بعد ازان بمدینہ آمدن

سنو اب یہ احوال اے مؤمنان — ہوئے شام نگری سے عابد روان
وطن کو چلے قید سے چھوٹ کر — حرم ساتھ لے اور شہیدونکے سر
روایت ہی اُسکی سنو کان دھر — تواریخ مین یون لکھی ہی خبر
کہ جسوقت نکلی سکینہؑ کی جان — لگین پیٹنے بیبیان کربیان
ہوا شور ماتم کا ازبس بُرا — یزید اُسکو سنکر ہراسان ہوا
کہا چوبدارونکو لاؤ خبر — کہ اب کیا ہوا قیدیون کے اُپر
گئے پوچھکر لوگ احوال سب — مفصل کہا جاکے ظالم سے تب
کہ بانو کی بیٹی سکینہ جو تھی — وہ بابا کا سر دیکھکر مر گئی
سو ماتم مین اُسکے ہین سب بیبیان — یہ دکھ اور اُنپر ہوا ہی یہان
یہ سنتے ہی مکار نے ظاہرا — کیا معذرت کا جو معمول تھا
پھر اپنے مشیرونکو بلوائے کر — کری مشورت بیٹھ بایک دگر

اُسی حال مین اتفاقا کہین — وہ رو رو کے سوتی تھی دکھیا حزین
پڑا خواب مین اُسکو بابا نظر — اُٹھی آنکھ ملتی ہوئی جلد تر
جو بابا نہ دیکھا تو رونے لگی — وہ رو رو کے جی اپنا کھونے لگی
جو بانو نے دیکھا یہ روتی ہی کیون — وہ رو رو کے کہنے لگی اُسکو یون
مرے پاس آیا تھا بابا ابھی — مجھے گود مین لیکے شفقت کری
بتاؤ وہ اُٹھکر گیا ہی کدھر — کہ آیا نہین ہائے مجکو نظر
مرے باپ کو تم بلاؤ یہان — نہین تو مجھے لے چلو ہی کہان
کیا اُسکو اماں نے جتنا جتن — نہ بہلا کسی طور سے اُسکا من

بانو جب ناچار ہو روئی آہین مار
سب کنبا رونے لگا شور پڑا اک بار

یزید اُسگھری نیند سے چونک اُٹھا — کہا دیکھو انکے تئین کیا ہوا
کہا جلکے ظالم کے لوگون نے جب — سکینہ نے کچھ خواب دیکھا ہی اب
بلکتی ہی وہ لیکے بابا کا نام — اُسے دیکھ روتا ہی کنبا تمام
لعین نے کہا اُسکے بابا کا سر — اسے دیکھ بھولے ذرا دیکھکر
لے آئے جو ظالم سر اُسکا اُٹھا — دیا لاکے عابد کو اور یون کہا
دکھا دو سکینہ کو بابا کا سر — کہ شاید کہ بھولے اُسے دیکھکر
گئے لیکے سر اُسکے آگے دھرا — کہ وہ بولی بھائی یہ لائے ہو کیا
کہا اُسکے بھائی نے کر کے نظر — پڑے گی تمہین آپ اُسکی خبر
سکینہ نے دیکھا جو وہ سر اُٹھا — بہت دیر مین اُسکے اُوپر کھلا

مین پوتا اُس شیر کا یا کوئی ہون اور

ارے جس محمدؐ کا لیتے ہو نام
شفاعت کا اُس سا تھ رکھتے ہو کام

اسی کے گھرانے کی یہ گت کری
عجب ہی تمھاری یہ دین پروری

اُٹھا کانپ یکبارگی جب یزید
لگا خوف بلوے کا کرنے پلید

یہ سنتے ہی سب ہو گئے بیقرار
لگا ہی کہ روتے تھے زار و نزار

مؤذن سے تئین سخت ہو کر کہا
کہ جلدی سے قامت کو کر دے ادا

غرض کیا کہون پڑھ چکے جب نماز
وہ مجلس مین آیا لعین حیلہ ساز

لگا کرنے افسوس مکار جب
کہ دیکھو تو یارون ہوا کیا غضب

کہون ہاے اپنے رفیقونکو کیا
کہ ناحق گیا قتل شبیرؑ کا

جو لاتے یہانتک اُسے جیوتا
تو مین بندگی اُسکی لاتا بجا

عمر سعد مردود ابن زیاد
یہ دونو ہی مختار تھے بدنہاد

خدا اُنپہ لعنت کرے حشر تک
کہ مجکو کیا منفعل یک بیک

محبان یہان غور کریو ذرا
کہ ظالم نے کیا مکر تازہ کیا

کہون کہانتک ماجرا واقف ہین سب لوگ
اور سنو دوبھڑانیا پڑا سوگ مین سوگ

ہوئی اور درکھیو نپہ یہ واردات
کہ بی بی سکینہؑ نے پائی وفات

روایت ہی اسکی کہ وہ لاڈلی
نہایت ہی باباسے اپنے ہلی

موئے جب سے شبیرؑ روتی رہی
نہ کھاتی وہ کھانا نہ سوتی کبھی

برس چار کی عمر تھی وہ بچی
اُسے اُسکے بابا کی تشخیص تھی

کہا جب شمر کو بلا روبرو — کہ سبط پیمبر کا قاتل ہی تو
شمر نے کہا ہاتھ کانوں پہ دھر — کہ لعنت خدا کی ہی قاتل اُپر
یزید اس سے برہم ہو کہنے لگا — کہ لعنت ہو تم قاتلوں پر روا
شمر نے کہا قاتل اُسکا ہی نام — کہ جسکے کہے سے ہوا ہی یہ کام

اور کشندہ کون ہی سنتے ڈالا مار
سب نے اُسکا قتل کر اب کرتے ہو انکار

یہ سنکر ہوا منفعل جب یزید — شمر سے کہا دور ہو اے پلید
غرض جمعے کا وقت جسدم ہوا — خطیب آکے منبر کے اوپر چڑہا
نمازی جمع ہوئے مسجد مین جا — صفت آل سفیان کی کہنے لگا
وہان شام کے سب اکابر جو تھے — مجوز ہوئے ملکے سجاد کے
کہ یہ طفل منبر کے اوپر چڑھے — فصاحت سنے اُسکی جو یہ پڑھے
یزید اُسکا ہرچند مانع ہوا — نمانا اُسی کو مقرر کیا
ولیکن نہ اوپر کو چڑھنے دیا — وہ منبر کا وارث زمین پر کھڑا
ہوا مستعد خطبہ پڑھنے کو جب — لگا غرض پڑھنے فراغت سے تب
پس از حمد خالق و نعت نبی — ادا کی جو خطبے کی آئین تھی
فصاحت سے اُنکی ہوئے محو سب — مگر جل گیا حاکم شام جب
مؤذن کو ظالم نے ایما کیا — وہین اُسنے قامت کری ابتدا
لیا اُسنے جسدم محمد کا نام — پٹک سر سے دستار بولے امام

یا دن تک اس بات کی کریو ملکر غور

محمدؐ کا ذی حق تو ہی کہ ہم — خلافت کا کس منہ سے مارے ہی دم
ارے کو تہ اندیشن باطل پرست — نہو خواب غفلت مین بیہوش مست
کری جسنے اس خاندان مین خفا — وہ محشر مین دیکھے گا اس کا مزا
یہ سنتے ہی ظالم خشمناک ہو — لگا کہنے ہان اسکا سر کاٹ لو
جو اُسوقت پھوپھیان ہوئین بیقرار — بھتیجے کے اوپر گرین آہ مار
ستمگر سے بولین کہ اے مدعی — نمار اسکو سب مین رہا ہی یہی
نہین اب ہمارا کوئی اس سوا — ذرا رحم کر تو برائے خدا
لگا کانپنے خوف سے جب پلید — ہوا دم بخود کچھ نہ بولا یزید
پھر اُسکو بُلا اپنے بیٹے کے پاس — کہا عابدین اب نہو تو اوداس

ہونا تھا سو ہو چکا بیٹھے رہو تن رات
اب مانگے سو دون تجھے کہہ کچھ منکی بات

کیا عابدین نے جب اُس سے سوال — مرے دل مین ہی اسطرح کا خیال
کہ اک بار منبر کے اوپر چڑھون — تمہاری جماعت مین خطبہ پڑھون
مرے باپ کا ہو جو قاتل کوئی — حوالے مرے اُسکو کر دو ابھی
شہیدون کے سر مجکو دو اب منگا — کہ گڑوا دون اونکو تن سے ملا
ہمین قید سے سب کو کر دو رہا — عبادت کرین جد کے روضے مین جا
یہ سنکر کے حاضر سے کہنے لگا — کہ منظور ہی جو کہ تمنے کہا
کرے بعد ازان اہل مجلس کو شین — کہ وہ کون ہی جسنے مارا حسین
کوئی کہہ اُٹھا ہی یہ خولی کا کام — کسی نے لیا ایک کونی کا نام

سنا تھا اس بات سے ہو کہ یزید پلید
تم جانو ہو کے سبھی پل مین کیے شہید

کہون اب کہانتک کہ بڑھتی ہی بات
بہت کچھ ہی اُسوقت کی واردات

غرض اُس لعین کا ہوا حکم جب
کہ لاؤ اسیرونکو مجھ پاس اب

مین اُس ساتھ دو چار باتین کرون
جو بیعت کرین تو ابھی چھوڑ دون

بلایا جب اُسنے گئے عابدین
لکھا ہی کہ پھوپھی بھی ہمراہ تھین

وہان دیکھ پھوپھی نے بھائی کا سر
لگی رونے بابا کے تئین یاد کر

کہا پھر ستمگر سے اے زرد رو
یہ کیسا ستم ہمپہ کرتا ہی تو

کہ پردے کے اندر رہو تیری حرم
رہین خلق کے روبرو ہائے ہم

اُسے اپنی تعظیم و عزت حیا
جو کچھ جی مین آیا سو اُسکو کہا

وہ بولا یہ ہی کون دیجو بتا
کسی نے کہا بنت خیر النساء

لیا پھیر منھ اُسنے خاموش ہو
وہ عابد سے کرنے لگا گفتگو

کہ ہی کسکا بیٹا ترا نام کیا
کہا مجکو کہتے ہین زین العبا

حسین ابن حیدر ہی میرا پدر
دھڑا ہی ترے روبرو جسکا سر

پھر بولا یہ بات سن ظالم بے ایمان
عابد تیرے باپ نے ناحق کھوئی جان

خلافت کا دعویٰ نکرتا وہ یون
تو ہوتا مع اقربا قتل کیون

یہ سنتے ہی عابد نے اُسکو کہا
کہ اے حق فراموش کہتا ہی کیا

ذرا منصفی کر کہ قرآن مین
کیا حق نے تطہیر کس شان مین

سپاہی مرے اُسکے تئین مار کر — لے آئے ہین کنبے سمیت اُنکا سر
وہ بولا کوئی شخص اشراف تھا — کہ جسنے امامت کا دعوی کیا
یہودی نے سنکر پھر اُسکو کہا — کہ کیا نام تھا اُسکے ماباپ کا
وہ بولا کہ حیدر تھا اُسکا پدر — وہان فاطمہ بنت خیر البشر
کیا جب یہودی نے اُس سے سوال — کہ تھا یہ تمھارے پیمبر کی آل

پھر یزید بولا کہ ہان تھا فرزند رسول
لیکن میرے حکم سے اُسنے کیا عدول

یہودی نے سنکر کہا پھر اُسے — مجھے خبر ہی دین وداؤد سے
جہانتک مرے جد کے ہین امتی — مری کفش ملتے ہین آنکھون ستی
اُسے دوسری پشت احمد ستی — کہ جس شخص کی تمنے یہ گت کری
مجھے فکر یہ ہی کہ روز حساب — پیمبر کو کیا اسکا دوگے جواب
بتول اسکی امان و با باعلیؑ — وہان جب خصومت کرین تم ستی
تو اُسدم تمھین کون دیگا پناہ — جو فریادرس ہی وہی داد خواہ
یہ سنتے ہی ظالم ہوا پر غضب — کہا اُس یہودی سے چپکا رہ اب
کہ تو اہل زمرہ ہی کریو یقین — وگرنا تجھے قتل کرتا یہین
کرون کیا کہ بیزار ہوگا نبی — ترا قتل ہی اسمین جائز نہین
یہودی نے ہنسکر کہا حیف ہی — جو کافر کی خاطر خصومت کرے
تمھوا اپنی اولاد کا اُسکو غم — کہ جسپر کیا تونے اتنا ستم
یہ کہکر یہودی نے کلمہ پڑھا — نبی کی نبوت کا قائل ہوا

شمر مکر کے فن مین تھا بے نظیر
یہ سنکر کہا مکر سے اے بشیر

تو سر لیکے جا جلد خوشی ستی
یہ کہیو مری تیغ اسپر چلی

کچھ انعام کا ہون مین امیدوار
کہ ایسے ولی کو لیا مین نے مار

کہا جو شمر نے دیا تھا سکھا
وہ سرے سے ظالم کے آگے گیا

ہوا سنکے یہ بات برہم یزید
کہا واجب القتل ہی یہ پلید

تجھے اُسکی عزت تھی معلوم اگر
تو کیون تو نے مارا اُسے جانکر

پھر اُسوقت جلاد کے جلدی بُولا
اُسی وقت بشیر کے ٹکڑے کیا

کہا ہی کہ سبط پیمبر کا سر
دھڑا تھا وہان طشت زرین مین کر

چھڑی ہاتھ مین تھی جو گمراہ کے
وہ دانتونپہ ماری شہنشاہ کے

کہا پھر اُسکو وہ شمر نے جب
کہ کیا کام کرتا ہی ظالم تواب

یہ وہ دانت ہین جنکے تئین بارہا
خدا کے پیمبر نے بوسہ دیا

شمر بولا اے لعین تجسے ہون نا چار
نوکر ہون سرکار کا نہین توڑا لون مار

شمر نے کہا اُسکو سن بے حیا
خدا تجکو اس مکر کی دے جزا

اُسے لیکے صحت مین تعظیم کر
نمارو یہ اسکا ہی لخت جگر

یہ سنکر وہ مردود برہم ہوا
شمر کو وہان ستی باہر کیا

محبان پھر اک شخص تاجر جو تھا
ولیکن وہ بیہودہ یون بول اُٹھا

کہ یہ سر ہی کس شخص کا اے امیر
جو کرتا ہی اُسکو تو اتنا حقیر

وہ مردود بولا کہ اے مدعی
امامت کے دین پر ہوا تھا بغی

وہ بیٹھا تکلف سے سج تخت و تاج
کہا شکر ہی مٹ گئی فکر آج

غرض شہنیت سے یہان جابجا
وہان قیدیون مین عجب حال تھا

کہ اونٹونپہ تھے ہیلیان سب سوار
اور آئے تھا سجا دیکھنے مہار

بھالون پر سب سیس تھے اونٹونکے ہمراہ
یون سبکو دُر دُر ی پھرتے تھے گمراہ

کرون کیا مین اُسوقت کا دکھ بیان
کہ روتی تھین سر پیٹ سب ہیلیان

یہ کہتی تھین ہی ہی ہوا کیا ستم
ہوئے کس بلا مین گرفتار ہم

کوئی دوست ایسا نہین ہی کہ آہ
کرے رحم اتنا برائے خدا

کہا نیزہ دارون سے تاکید کر
دکھاوین نہ ہمکو شہید ونکا سر

ذرا ہم ستی اوٹ مین لے چلین
کہ طاقت نہین دیکھنے کی ہمین

محبان یہ دُکھ مین کہانتک کہون
گھڑے مین سمندر کو کیونکر بھرون

غرض ہر گلی پھر کے ہی ہی فغان
گھڑی چار دن تھا جو پہونچے وہان

وہان اُس ستمگر کا دربار تھا
بٹھایا اسیرون کو ڈیوڑھی پہ جا

کہا جا کے ملعون کے روبرو
کہ حاضر ہین بندونکو جو حکم ہو

یہ سنکر وہ بولا منافق لعین
کہ لاؤ مرے پاس اُنکے تئین

گئے جب کچہری مین لیکر اُنھین
بٹھایا اُنھین ایک دالان مین

دیا در کے آگے سے پردہ اٹھا
لگا دیکھنے پھر سرونکو منگا

دیکھے سب سر پوچھکر ایک ایک کا نام
بولا وہ سر کہان سب کا جو تھا امام

یہ سن عابدین نے مخالف سے جب
کہا ہان تھا علی اکبر اُسکا لقب

وہ بابا کے ہمراہ ہو کر موا
خدا کی رضا سے نہ باہر ہوا

رہا مظلمہ قاتلون کے اُپر
قیامت کے دن تمکو ہوگی خبر

کہا جب ستمگر نے ہو کے خفا
کرو قتل اُس طفل گستاخ کا

بغل مین لیا اُسکو زینب نے جب
کہا ہی مرے ساتھ جان اسکی اب

نبی اور علی کے گھرانے مین آہ
بچا ہی یہی ایک بے دست و پا

کہا عابدین نے پھوپھی چھوڑ دو
مجھے اس سے کرنے دو اب گفتگو

ہمین ڈر دکھاتا ہی مرنے ستی
نہین جانتا ہی ہمین یہ شقی

اس دکھ مین مرنا ہمین راحت عین مراد
سمجھینگے دن حشر کے ہم کر کر فریاد

یہ سنکر ہوا مست ابن زیاد
رفیقون سے کہنے لگا بدنہاد

کہ جلدی یہان سے نکالو انھین
کچہری کے باہر بٹھاؤ انھین

گئے لیکے باہر اُنھین بدگہر
بٹھایا کسی اور جاکے اُپر

کئی روز رکھا اُنھین شہر مین
مرخص کیا شام کو پھر اُنھین

شمر اور کئی شخص لے کر چلے
ہزارون سوار انکے ہمراہ تھے

کئی روز کے بعد کر قطع راہ
گئے شام کو لے اُنھین روسیاہ

لکھا ہی کہ وہ قافلہ جسگھڑی
گیا شام کو شہر مین غل پڑی

کہ آئین نبی ہادیان قید مین
شہیدونکے سر انکے ہمراہ ہین

خبر اُنکے آنے کی سنکر یزید
بہت خوش ہوا اسنکے ظالم پلید

اونٹ پر سب بیبیان سر برہنہ پرہائے
دروازے ابن زیاد کے پہونچے بندوی جائے

کہا اس لعین نے کہ جلدی کرو — یہان سبکو لاؤ مرے روبرو
گئے لوگ جلدی سے لے کر انھین — بٹھایا ستمگر کے دربار مین
کسی نے کہا سنکے اُسکا سخن — کہ زینبؑ ہی شبیرؑ کی یہ بہن
کہا جب ستمگر نے زینبؑ ستی — کہو اب کہان ہی تمہارا اخی
جو کچھ انکو ہم ساتھ مذکور تھا — سو آگے ہی انکے وہ لایا خدا
جو کہتا تھا وہ سو سراسر دروغ — نپایا کچھ انکے سخن نے فروغ
دیا اسکو زینبؑ نے پھر یہ جواب — کہ اے حق فراموش خانہ خراب
پشیمان کرے ظالمونکو خدا — منافق جو ہین اُنکو دیگا جزا
اُسے فخر تھا اُس شہادت ستی — ہوئے تم دغا باز سب دوزخی
کہینگے قیامت کے دن یہ دروغ — کہ اُسدن ہوگی کسکے سخن کی فروغ
یہ سنکر وہ مردود برہم ہوا — کہا ہی کوئی اسکا دے سر اُڑا

بولا سعد حر کین جب دل مت کر اداس
عورت ہین پھر اس غم سے نہین جو اس

یہ مجبور ہین انسے کچھ مت کہو — مناسب نہین قتل انکا کرو
یہ سنکر لعین ایک دم چپ رہا — پھر اُس بعد عابدؑ کے حق مین کہا
کہ یہ کون ہی جب کوئی بول اُٹھا — علیؑ ہی یہ فرزند شبیرؑ کا
وہ بولا مخاطب ہو سجادؑ سے — سنا ہی کہ مارا خدا نے اُسے

چلے واں سے ناچار بے بس غریب
یہ کہتے ہوئے ہائے کیسے نصیب

غریبونکی لو تھونکے تئین چھوڑ کر
چلے یک بیک ہائے منہ موڑ کر

نہ کچھ کر سکے انکی خدمت ادا
بغیر از کفن سبکو چھوڑا پڑا

یہ کہتی تھین افسوس آپسمین سب
ولے بس نہ چلتا تھا ہی ہی غضب

کبھی کر کے لو تھونکا دل مین خیال
کبھی دیکھ عابد کا آنکھون سے حال

جو دل جوش کرتا تو کرتا خروش
پھر اعدا ڈراتے تو رہتے خموش

عجب کشمکش مین گرفتار تھے
مصیبت مین جاتے تھے بے بس چلے

نیا دکھ تھا منزل بمنزل انھین
پھر آخر اسی شکل کے روز مین

دکھیاری داخل ہوئین کوفے کے درمیان
دھوم پڑی اس شہر مین آئے بندی وان

کمر باندھ لشکر کوچہ بندی کرین
جو بلوہ نہ ہووے کسی شہر مین

غرض پھیکر جا بجا چوکیان
بٹھا کر کے اپنے بہت سے جوان

ہزار آدمی کو کیا حکم جب
کہ لاؤ مرے پاس بندونکو اب

انھین لے گئے شہر مین جس گھڑی
قیامت سی اسدم نگر مین پڑی

کہ ماتم مین تھے دشمن و دوست سب
یہ کہتے تھے ہی ہی ہوا کیا غضب

پیمبر کے گھر پر یہ نوبت ہی آج
شفیعان امت کی یہ گت ہی آج

کہا دیکھکر انکو عابد نے جب
کہ اے کوفیو کیا ہوا تمکو اب

ہمارا تمھین اسقدر غم ہوا
کہو ہمپہ یہ ظلم کسنے کیا

یہ سنکر ہوئے منفعل شیخ و شاب
دیا پھر نہ اسکا کسی نے جواب

زن و مرد آئے تماشے کے تئین
کہ انکا یا خوار یکمین کہین

خبر سنکے بندون کی ابن زیاد
بہت خوش ہوا دیکھ وہ بدنہاد

کیا حکم یون اپنے لوگون کے تئین
کہ باہر نہ نکلے سپاہی کہین

کہا روکے دکھیانے اے بیبیو
مرے بیر کی لوتھ ہی دیکھ لو

چہیتر شہر بانو کی سرکار ہی یہ
سکینہ پیاری کا بابا ہی یہ

رسول خدا کا جگر بند ہی
علی مرتضی کا یہ فرزند ہی

یہ خاتون جنت کا ہی نور عین
یہ بھائی حسن کا ہی چھوٹا حسین

مرا اور کلثوم کا ہی یہ بیر
دو عالم کا سردار اسکا پیر

ستر ہی یہی خاک و خون مین پڑا
نہ ابتک کسی نے دیا ہی گڑا

کرے جسکی خاطر خدا اور رسول
اسے ہائے است کرے یون ملول

یہ کہتی تہین رو رو کے زینب وہان
کھڑی پیٹتی تہین سبھی بیبیان

لگی پیٹنے لیکے ہر اک کا نام
ہوا ماتم آباد جنگل تمام

لگے تھرتھرانے زمین آسمان
کہون کیا قیامت تہی ہر دم عیان

وحشی طائر پانی پیوین مجر شجر گلزار
حور پری جن و ملک سب تھے ماتم دار

دو عالم تھا اس غم سے بیکل مگر
نہ تھا فوج ظالم کے دل پر اثر

عجب سنگدل قوم تھی بے رحم تھا
کہ دل بھر کے انکو نہ رونے دیا

جھڑکنے لگا ایک چیکی رہو
چلو جلد اونٹون کے تئین ہانکو

یہ سنکر گئے سہم اہل حرم
سوے لعبت غیر بون لے چلا دوم

روایت ہی جسوقت اہل حرم
چلے قید ظالم مین ہی ہی ستم

کوئی اُنکا والی نہ وارث رہا
جو اُس بندسے انکو لیوے بچا

نکوئی تھا اُنکا مہربان کہ جو
دلاسا کرے ایک دو بار کی دو

بہت بیکسی مین گرفتار تھین
خرابی سے قسمت کے ناچار تھین

ہر وقت تھین بس وہان جاتی زار و نزار
کہتی تھین کہنا مواد کھاے نرد ہا ر

وہ جنگل تھا اور کوفیونکی جفا
زمین سخت اور آسمان دور تھا

یہ کہتی تھین آپسمین دُکھیا غریب
کہ اب کیا دکھاویگا ہمکو نصیب

چلے ہین ہمین لیکے ظالم کدھر
رہین قید کب تک نہین یہ خبر

مدینہ کہان ہم کہان آئے ہین
جو وارث ہمارے بیابان نشین

تو ہمکو یہان بھی نرہنے دیا
کہ قبرو نکا ہوتا ہمین آسرا

شب و روز رہتے تھے اس دھیان مین
عمر کاٹتے اس بیابان مین

کرین کیا کہ تقدیر سے بس نہین
سبھی حسرتین جی کی جی مین رہین

شہیدون کے تیجے کا دن آج ہی
کفن کا ہر اک شخص محتاج ہی

ہمین دست قدرت کہان اسقدر
کہ تیجا کرین اُنکے تئین گاڑ کر

اسی فکر اور ذکر کے درمیان
مصیبت مین جانی تھین زاری کنان

جو اُنکا ہوا قتل گہ پر گذر
پڑی تھین جہان لوتھ سب خاک پر

زینب دیکھ حسین کو پیٹ اٹھی اکبار
اونٹ پر سے گر پڑی روئی زار نزار

کہ جسوقت لوٹے تمہے سب آنکر — اُدھر تیغ کھینچے کھڑا تھا شمر
یہ کہتا تھا عابد کا سر کاٹ لون — اسے بھی شہیدون مین داخل کرون
حمید ابن مسلم نے اُسکو کہا — نکر قتل اس طفل بیمار کا
یہ آگے ہی مرتا ہی آزار سے — نہین ہوش اپنے بدن کا اُسے
بچارے کا کنبا بھی کٹ گیا — رہا ہی یہی ایک بیدست و پا
نہین قتل اس بے گنہ کا صواب — کہ دینا ہی آخر خدا کو جواب
تجھے کیا مزا پڑ گیا ظلم سے — کہ در پی ہی اب تک اسی کام کے
حمید ابن مسلم کا سنکر کلام — شمر نے لیا ہاتھ سے قتل تھام
حمید ابن مسلم جو مانع ہوا — کری اُسکو عابد نے دل سے دعا
لٹیرون سے اُسوقت بولا شمر — کہ رانڈون کے سر سے نہ چھینو چدر
لیا ہو جو کچھ اُنکا سب پھیر دو — سر انچون کے اندر سے باہر چلو
یہ سنکر لٹیرے ہٹے لوٹ سے — اور آگے جو لوٹی تھے سب دیگئے
شہیدونکی لوتھونکو ہی فغان — اسی طور جنگل مین چھوڑا وہان
وہ سر اُنکے بھالونکی انیو پہ دھر — کر اسوار بیوونکو اونٹون اُپر
حوالے کری عابدین کے مہار — کہ اونٹونکو تو کھینچتا چل قطار
پیمبر کی عترت کے تئین گھیر کر — چلے شام کو لے کے بیداد گر
مصیبت کے درجے جو باقی رہے — سو اُس قید کی کشمکش مین سہے
کرون یہ حقیقت جو ساری بیان — تو اس مختصر مین سماوے کہان
سناتا ہون جو کچھ ضروری ہی اب — سنو اور کرو عبرت ملکے سب

نہ تھی اوٹ بیبیونکے خیمے مین جا — منہ اپنا چھپاتی تھین آنچل سے ہا
یہی بات کہتی تھین رو رو انھین — نبی کے تو خیمے کو لوٹو نہین
ہمارے اُپر اب ستم مت کرو — بہت کر چکے ہو خدا سے ڈرو

ہم بیتا کی ماریان سر پہ رہا نہ کوے
والی وارث مر گئے کھیت رہے گھر کھوے

یہی ایک سجاد ہی رہگیا — نہین اب ہمارا کوئی اس سوا
سو تو نے بھی اسکے ہی جی کے اُپر — کہ اب تم کرو ظلم سے درگذر
نہ ماروا سے چھوڑ دو ہی یتیم — کئی دنکا بھوکا ہی پیاسا سقیم
ہم اُسکے ہین جسکے ہو تم کلمہ گو — ذرا شرم اسبات کی تم کرو
بھلا غازیون سے کیا سو کیا — نہین خوب رانڈون سے اب یہ جفا
تمھارمی جو کچھ ہمنے تقصیر کی — تو ہمکو کرو قتل اکبار گی
ہمین اب نہ دنیا مین رسوا کرو — کرو رحم مت سر سے ننگا کرو
یہ کہتی تھین بیچاریان عجز کر — لعینون کے دل پر نہ تھا کچھ اثر
نہ آئے ستمگار تعدی سے باز — کیا دست غارتگری کا دراز
ستم اور دیکھو پھر اُسحال مین — کہ رونے نہ دیتے تھے ظالم انھین
یہ کہتے تھے چپکی رہو اسگھڑی — نہین تو کرین قتل سبکو ابھی

جو دکھ انپر ہوا ہو تا نہین بیان
تھا گھر پہ شبیر کے آفت کا طوفان

محبان نہ پوچھو کہ پھر کیا ہوا — غریبونکا اسدم عجب حال تھا

کرون سجدۂ آخری جب ادا
تو اُسوقت کریو مرا سر جدا

شمر یہ سخن شاہ کا گوش کر
وہ ملعون چھاتی سے بیٹھا اتر

ہنوز اسقدر شاہ مین زور تھا
کہ مُنھ اپنا قبلے کی جانب کیا

نماز اپنے مولا کی پڑھنے لگے
لکھا ہی کہ سجدے مین پہلے ہی تھے

نماز اُنکی ہونے نپائی تمام
کہ آخر کیا اُس کشندہ نے کام

ہاے شمر بے رحم نے دھر خنجر پر ہاتھ
سجدے مین اس شاہ کے سر کو لیا اتار

قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

مجلس سیزدہم در بیان قتل اہلبیت در قید بعد قتل امام حسین مع اقربا و وفات بی بی سکینہ در شام

محبان سنو اور دُکھ کی کتھا
مصیبت مین ہی اب حرم شاہ کا

ہوا انکے تئین غم اُپر اور غم
کہ ہوتا ہی جسکے اُپر یہ ستم

چلے ہین سرانجون مین بیداد گر
نہین کچھ خدا اور محمد کا ڈر

کیا قتل سب وارثون کے تئین
ستاتے تھے بیوہ ونکو اہل کین

وہ اپنے ہی دُکھ مین گرفتار تھین
کہ جسپر گئے لوٹنے کو لعین

گئے بیٹھ خیمے مین ہی ہی لعین
چلاتے تھے عابد کے پھر تیر کین

کوئی مستعد لوٹنے کا ہوا
کہ لین چادرین بیبیون کی چھپا

نہایت تعدی ہوئی جسگھڑی
سرانجون مین فریاد غل کی پڑی

ہوا بیبیونکا جو دل بے ہراس
رہے تھے نہ قائم کسی کے حواس

جو اک تیر ماتھے مین آکر لگا — اُسے کھینچ ڈالا لہو بہ چلا
ملا خون کے منہ پہ اور یون کہا — یہ منہ اب دیکھاؤن گا نانا کو جا
کہونگا کہ نانا مجھے دیکھ لو — مین آیا ہون امت سے ہو کر رہا
پھر اسپر چلائے دریغی نے تیغ — لگی شاہ کے ہاتھ مین وا دریغ
پھر اُس بعد دوڑا شتابی بیجا — کیا وار بھالے کا سر پر جا
لگا پشت پر گر پڑے شاہ دین — لگی کانپنے کربلا کی زمین
کوئی کاٹنے سر جو آیا وہان — اسے دیکھ بولے امام زمان
کہ افسوس آتا ہی مجکو یہی — مجھے مار کر تم نہ ہو دو زخی
وہ رویا کہ اے سرور محترم — تمھین اب تلک ہی ہمارا ہی غم
غرض سعد کے ہاتھ لڑ کر موا — بہتّر تنون مین جو داخل ہوا

راوی کہتا ہی یہان شمر چھری پہ نہان
چڑہا چھاتی اوپر سر کو کاٹے ہائے

شمر کے تئین شاہ نے یون کہا — کہ تو اپنی چھاتی و چہرہ دکھا
دکھایا جو اُسنے ملا وہ پتا — کہا جب تصدق ہو یا مصطفےٰ
وہی داغ چھاتی پہ ہی برص کا — وہی دانت ہی خوک کا سا بھرا
دیا تھا جو قاتل کا میرے نشان — وہی اُسکی تصویر دیکھی عیان
کہا پھر کشندہ سے سن اے شمر — جمعے کا ہی یہ وقت تک صبر کر
مجھے چھوڑ اکدم جو پڑھون نماز — کرون کچھ خدا ساتھ راز و نیاز
مرے باپ سے مجکو میراث ہی — کہ سجدے مین تلوار سر پہ چلے

کہا سعد نے فوج سے گھیر لو | اسے طرف پانی کے جانے نہ دو

شیر خدا کا پوت ہی پیاسا ہی بیتاب
مار یگا سب فوج کو اگر ہوا سیراب

یہ سنتے ہی اکبار گی سب سپاہ | ہوئی شاہ مظلوم کے سد راہ
غرض تین صف کے تئین تور کر | گیا پھونج لڑتا ہوا آپ پر
ہوا آب پینے کا مائل جبھی | اُسے پیاس کنبے کی یاد آگئی
یہ اُسکے سوا کوفیون نے کہا | کہ خیمہ سوارون نے غارت کیا
دیا شہ نے ہاتھون سے پانی کو ڈال | گیا ئے کنارے پہ گھوڑا نکال
گیا گھر کو لڑتا ہوا شیر نر | جو دیکھا تو اب تک سلامت ہی گھر
کہا دل مین اُس قوم کا مکر تھا | کہ پانی سے مجکو جدا یون کیا
بہر حال گھر مین گئے شاہ جب | ہوئین مین بیبیان انکے قربان سب
کری سنکے شبیر نے دلبری | چلے پھر سُنا الوداع آخری
ہوئے جا کھڑے کھیت مین تشنہ لب | کیا کوفیون سے مبارز طلب
کہا سعد نے اپنے یارونکے ساتھ | کہ یہ شیر ہی یون نہ آنے کا ہاتھ
ابھی چار صد نوجوان ڈالے مار | کسی کو نچھوڑے گا یہ زینہار

دم مت لینے دو اسے گھیر و سب اکبار
اسپر چارون اور سے کرو اُسے وار

محبان مین اب کیا کہون ماجرا | غرض شاہ کو چور زخمی کیا
گرا ہائے گھوڑے سے بیتاب ہو | وہ بیٹھا تھا دل باخدا قبلہ رو

ترے یار بھائی ہوئے سب قلم | اکیلا ترا رہگیا ایک دم
ہزارون سے لڑنے کو ہی مستعد | عبث جان کھونے کو کرتا ہی جہد
کہا ابن حیدر نے اے کوفیو | تم آئے ہو لڑنے کو باتین کرو
مجھے تمنے گھیرا ہی یعنے تمھین | کہو کون طالب ہی اسبات مین
کیے قتل تمنے مرے اقربا | مین جی کے بتاؤ کرون عیش کیا
نصیحت سے اپنی زبان بند کر | مرا اب ارادہ ہی تلوار پر
جو تجکو ہو کچھ تیغ بازی مین دھب | تو کرلے مرے سامنے آکے اب

یہ سنکر وہ بد گھر آیا لے تلوار
ابن علیؑ کی تیغ سے پہونچ گیا فی النار

اُسے مار کر سرور دو جہان | گئے بیٹھ اُس فوج کے درمیان
ہوئے گرم شمشیر بازی مین جب | مقابل سے کوفی گئے بھاگ سب
کہا شہ کو البطی نے جب آنکر | اکیلے سے لڑتے ہو کیون آنکر
ذرا کام غیرت کو فرمائیے | ندے ہاتھ سے نام رہ جائیے
وہ مردود دست فوج کو تھام کر | مخیر ہوا شاہ کے قتل پر
مقابل ہوا آکے شبیر کے | کہا شاہ نے اے لعین بھاگ لے
نہین جانتا ہی تو سبط نبی | ہوا اسقدر بے ادب مجھ سے تی
دیا کچھ نہ کافر نے ہرگز جواب | کیا آکے سرور پہ حربہ شتاب
شہنشاہ نے وار اُسکا بچا | اُسے مار دوزخ مین داخل کیا
پھر اُسپر جو غالب ہوئی تشنگی | چلا طرف پانی کے ابن علی

اگر ہمکو مارین یہ قوم یزید — تو ہو وین تری راہ مین ہم شہید
دیا شہ نے جعفر کو پھر یہ جواب — کہ تو نے شہادت کا پایا ثواب
خدا تجکو دیوے گا اسکا ثمر — ولیکن تو اسوقت جا اپنے گھر
مرے ساتھیون نے یہان سر دیا — یہ کیا لطف جو مین اکیلا جیا
مری آرزو ہی شہادت کی اب — کوئی دم توقف ہی تیرے سبب
غرض ہو کے رخصت وہ گھر کو گیا — کھلا وہ اندھیرا جو آندھی کا تھا
لگے سو جھنے سبکو آپسمین سب — کہا سعد نے اپنے لوگون سے جب
کہ یارو ن یہی ایک رہا ہی حسین — اسے مار لین تب تو ہو جی کو چین
زمانے کی گردش سنو مومنان — کہ آیا نظر ریت اُڑتا وہان
جو تھا غیر جنس اُسکا یہ اعتقاد — یہ کہنا پدر کا رکھا اُسنے یاد
سر اپنا کٹانے کو تھا مستعد — ہوا جانفشانی کے اوپر بجد
عجب ہی جو ہمجنس تھا ظاہرا — عمر سعد فرزند اصحاب کا

رحم نہ کرتا تھا ذرا وہ ظالم بدذات
شہزادے کا مرتبہ بھول گیا ہیہات

غرض اُسنے جسوقت دیکھا اُسے — نصیحت مری کچھ نہین مانتے
خدا کی نظر پہ نظر کر کے جب — کیا کوفیون سے مبارز طلب
لکھا ہی بن قسطۂ بے حیا — نعم اُس ستمگار کا نام تھا
وہ امراؤ تھا شامیون کا لعین — لگا کہنے یہ بات شہ کے تئین
کہ اے ابن حیدر ارادہ ہی کیا — لڑائی سے ابتک نہین دل بھرا

مرے یار بھائی ہوئے سب قلم | اکیلا مرا رہگیا ایکدم
کہان ہی وہ قسمت کہ اس گھر مین آ | کوئی آج ہو پاس میرے کھڑا
وہ بولا کہ اے دو جہان کے امام | یہ عاجز ہی تیرے ہی گھر کا غلام

جعفر زاہد نام ہی پریون کا ہون شاہ
لیکن تیری ذات کا مین بندہ واللہ

مری جان تمپر سے قربان ہی | تمھارا مرے سر پہ احسان ہی
کہ بابا علی ہی ہمارا ولی | امیر عرب مصطفے کا وصی
وہ جسوقت بیر العلم مین گیا | وہان دیو زادون کو مومن کیا
کیا سب نے مہتر مرے باپ کو | خبر اسکی ہی یا نہین آپ کو
وہ مجکو وصیت جو ہی کر گیا | کہ اس گھر کا خادم تو رہیو سدا
تمھارے اپر سنکے یہ واردات | نظر کرکے آیا ہون اپنی نجات
کہ لاؤنگا خدمت تمھاری بجا | تو ہوئے مری عاقبت کا بھلا
مسلح کھڑی ہی مری اب سپاہ | کہو تو کرون کو فیون کو تباہ
کہا شاہ نے آفرین مرحبا | خدا صبر کی تمکو دیوے جزا
ولیکن اجازت تمھین جنگ دی | بڑے ہین زبردست عالم ستی
اور اُسکے سوا تم نہ آؤ نظر | کرو قتل تم اُنکے تئین دیکھکر
ہماری شریعت مین یہ ظلم ہی | کوئی ہمکو اسبات مین کیا کہے

جعفر زاہد نے کیا اُنکی شکل بنائے
کرین جنگ اُس قوم سے ہمکو وہ فرمائے

ہمارے اُپر یہ ستم مت کرو — خدا کے غضب سے ذرا تم ڈرو
یہی مجکو افسوس آتا ہی اب — کہ ہمپر نہین تم پہ ہی یہ غضب
خبر شرط ہی کہدیا کھول کر — ہدایت سے مطلب ہی مانو اگر
یہ سنکر عمر سعد نے یون کہا — کہ ہم آپ مجرم ہین کہتے ہو کیا
ولیکن نہین تمکو اب تک خبر — کہ ہم جہد کرتے ہین کس بات پر
ہمین شان اپنی کا پاس آپڑا — ہمین حکم آقا کا لانا بجا
خلیفہ سے جب تک نہ بیعت کرو — نچھوڑین تمھین جیوتا کچھ کہو
یہ سنکر کہا ابن جید رنے جب — کہ راضی ہو نہین جو رضا حق کی اب

اپنے آقا کا کہا تم مت کرو عدول
مین اپنے حق کی رضا سر پہ کرین قبول

پھر اب دیر کیا ہی جو کچھ ہو سو ہو — کسیکو مرے سامنے بھیجدو
جو مجھسات آکر لڑائی کرے — مجھے کھیت مین مارے یا مرے
روایت ہی یارو کہ ابن علی — یہ کہتے تھے اسوقت منکر ستی
کہ جنگل مین آندھی اُٹھی ناگہان — کسیکو نہ کچھ سوجھتا تھا وہان
اسی حال مین ایک بندہ عجیب — نپٹ سخت صورت نہایت مہیب
ہوا آکے وارد جہان تھے امام — کیا شاہ کو سر جھکا کر سلام
کہا اسکو شہ نے کہ اے حق شناش — تو اس وقت مین کیون آیا بیکس کے پاس
بتا کون ہی اور ترا کیا ہی نام — کیا کسکے دھوکے مین مجکو سلام
مین ایسا ہون مظلوم نا آشنا — کہ ہر گز نہین حال پرسان مرا

جب تک سر تن پر رہا اُسے نہ آیا چین

پھر اس بعد عابد سے بولے حسین — بتا کر محلے کے لوگونکا چین
کہ اے جان من کیجیو ایک کام — مری طرف سے سبکو کہیو سلام
غرض کر کے بیٹے کو اپنا وصی — کہی کان مین بات اسرار کی
امامت کی رمزون سے کر اطلاع — کہا لو چلے الوداع الوداع
حوالے تمہے اب یہ گھر بار ہی — چلے ہم ترا حق نگہدار ہی
یہ سنتے ہی عابد نے کھائی پچھاڑ — لیے ہاے کر بال اپنے اُکھاڑ
لگین اپنا سر پیٹنے بیبیان — سبھی رو اُٹھے گھر کے خرد و کلان
شہ دین بھی اُسوقت گریان ہوئے — نپٹ مضطرب سخت حیران تھے
کہا ہاے قسمت مین یون تھا لکھا — کہ اسطور ہونگا یہان سے جدا
غرض چار ناچار ہو کر سوار — چلے رن کو روتے ہوئے زار زار
ہوئے کھیت مین جا کے تنہا کھڑے — ہزارون ستمگر جہان جمع تھے
پھر اُنکو نصیحت کری آخری — یہ اُسکے گھرانے کی آئین تھی

کہا سنو اے کوفیو اب بھی مانو بات
ڈرو خدا کے قہر سے چاہو اگر نجات

محمدؐ کے گھر پر نہ باندھو کمر — ہوا سو ہوا اب کرو درگذر
عیان ہی کہ دنیا نہین دیرپا — ندیکھا بھروسا گھڑی ایک کا
ندو اسکی لذت مین دل اسقدر — کہ ہی تلخ تر عاقبت کا ثمر
مصیبت نہین ہمکو راحت ہی یہ — ہمین عیش تمکو قباحت ہی یہ

تجھے حق تعالے سلامت رکھے — تری نسل کو تا قیامت رکھے
مرے لال جا تو اب آرام کر — ذرا لیٹ اپنے بچھونے اُپر
مرا نام ہی اب تری نسل پر — کہ اولاد اشرف کا تو ہی پسر
مرے بعد امت کا ہو گا امام — تو ہی ہے مرا پوت قائم مقام

نبیؐ علیؑ کا خاندان تجھسے ہی آباد
جاری ہو گی حشر تک عابد کی اولاد

مری جان ہی تو مرا جانشین — نبیؐ کا جگر قبلۂ مومنین
پھر اک بات کہتا ہون سن لیجیو — مرے بعد اُسپر عمل کیجیو
کہ چلیو وہی باپ دادے کی راہ — طریق محمدؐ یہ رکھیو نگاہ
بہر حال رہیو خلیق و رحیم — یقین سے مقام رضا کا مقیم
سدا اپنے کنبے کا غم کھائیو — کسی ایک کے دل کو مت ڈالیو
چچی پھوپھیونکو نکرنا ملول — جو کچھ وہ کہین کیجیو سب قبول
کبھی اپنی ماکو نہ کریو خفا — خوشی سے کہا اُسکا لانا بجا
دلاسے مین اما کے رہیو مدام — نکریو کبھی تلخ ہو کر کلام
جو مقدور ہو کھیت کو جھاڑ یو — اُٹھا سبکی لوتھونکو تم گاڑ یو
اگر تو مدینے مین جاوے کبھی — تجھے قید سے چھوڑ دین مدعی
مری طرف سے جد کے روضے مین جا — بجا لائیو بندگی سر جھکا
اور احوال سارا بیان کیجیو — یہ امت کی خونی سنا دیجیو

کہیو اپنے قول پر ثابت رہا حسینؑ

شتابی سے پانی پلاؤ مجھے — کہ اسوقت میرا بُرا حال ہی
اے بابا مین صدقے گئی جلد جا — کہین سے مرے واسطے آب لا
یہ سنتے ہی شبّیرؑ رونے لگے — لگا کر سکینہؑ کو اپنے گلے
کہا جان بابا ذرا صبر کر — مین لاؤنگا پانی ملیگا اگر
نکر ہٹ مرا چھوڑ دامن ذرا — تو اب اپنی اُماں کی گودی مین جا
کہا شہر بانو سے لو تو اسے — کسی طور بہلا کے رکھو اسے
مین جاتا ہون پانی کو ڈھونڈھون کہین — جو دیونگے فرصت مخالف کہین
یہ کہکر چلے آب لانے کو شاہ — تو بستر سے عابد نے اُٹھکر کے آہ
کیا شاہ کو سر جھکا کر سلام — تصدق ہوا باپ کے وہ امام
کہا ہاے بابا نجاؤ ذرا — تماشا مرا دیکھ لو اولا
مرے بعد مرنے کو تم جائیو — سر اپنے کے تئین جا کے کٹوائیو
بدن مین مرے جب تلک جان ہی — مخالف ہین اور مین ہون میدان ہی

جانے نہ دونگا جب تلک جائے نہ میری جان
میرے جیتے تم مرو مجکو نہین ارمان

یہ کہکر بچارا مسلح ہوا — حمائل کری تیغ بھالا اُٹھا
چلا جلد گھوڑے پہ ہو کر سوار — گرا ضعف سے ہاے بے اختیار
کہا لے مرے عابد بین ناتوان — ابھی اسقدر تجھ مین طاقت کہان
کہ اول تو تپ نے ستایا تجھے — پھر اُسکے اُپر بھوک اور پیاس ہی
تجھے آفرین عابد بین مرحبا — مرا دل بہت تجھسے راضی ہوا

کرین کیا ترے بعد ہم بیکسان — ستاوین ہمین جب ستمگر یہان
کسی کو نہو گی ہماری خبر — کہو تمکو اسوقت ڈھونڈہین کدھر
یہان جان بیکس ستمگار سب — سرانیجون کو لوٹینگے ہی ہی غضب

تم تو سیس کٹائے کر پہونچو بابا پاس
ہم دکھیا واری ہوئین نہین کسی کی آس

دیا اُنکو شبیر نے یہ جواب — کہ اسوقت لازم نہین اضطراب
خدا کی رضا پر رہو مستقل — توکل پہ رکھیو قوی اپنا دل
مصیبت مین ہی صبر کرنا بھلا — کہ ہی صبر والون کا ساتھی خدا
مرے بعد سب خیر ہی مت ڈرو — خدا پر رہو فکر کچھ مت کرو
مرے جی پہ لوٹے ہین سب مدعی — نہو پھر مزاحم تمہارا کوئی
مصیبت مین مت خوف کریو ذرا — جو اس سے زیادہ پڑیگی تو کیا
کوئی مشکل ایسی نہین ہی کہ جو — رہے ایک حالت پہ آسان نہو
بہرحال جاوینگے یہ دن گذر — نہین آبرو کو تمہاری خطر
نبی اور علی کی یہ ہی آبرو — خدا آپ اسکا نگہبان ہو
بچاویگا اس قوم بدذات سے — سو تم وہم کرتے ہو اسبات سے
یہی بات کہتے تھے سرور کھڑے — دلاسے مین کنبے کے مشغول تھے
کہ بی بی سکینہ جو تہین لاڈلی — وہ بابا کے دامن سے آ لگی

رو رو کر کہنے لگی دیکھو بابا جان
سوکھ گئی ہی پیاس سے میری ابھی زبان

ملک دنیا سے کرین اُسدم سفر — چھوڑ کر سب کو بدشت کربلا
روایت ہی جسوقت اصغر موا — نہایت قلق سب کے دل پر ہوا
عجب حال تھا شاہ کا اُسگھڑی — کہ تھمتی نہ تھی آنسوؤنکی جھڑی
کبھی کرکے اصغر کی جانب نظر — کبھی اپنے یارون کے تئین دیکھکر
یہ کہتے تھے ہی ہی وہ کیا تیر تھا — کہ لگتے ہی جسکے غضب ہو گیا
وہ اصغر کی گردن کے تئین پار کر — مرے پانوؤنکو توڑ نکلا اُدھر
نپٹ جان شیریں سے ہوکر اُداس — بلا گھر کے لوگون کے تئین اپنے پاس
کہا ہاے کیسا ہوا یہ ستم — کہ اصغرؑ علی نے دیا غم یہ غم
نہین لطف کچھ زندگانی کا اب — کہان تک اُٹھاؤن یہ سر پر غضب
کہ بیٹے بھتیجے برادر و یار — سبھی کر چکے جان اپنی نثار
بلا مین اکیلا رہا مین غریب — یہ دکھ سر پہ سہنے کو ہی ہی نصیب
نہ طاقت کہ لوتھونکی کچھ گت کرون — نہ جرأت کہ جیتون کے تئین آب دون
غرض سوچکر دل مین یہ سب صلاح — کہا اب ہوا مجکو مرنا صلاح

پیٹ اُٹھین سب بیبیان سن سرور کے بین
ایک ایک سے ملکر گلے رخصت ہوئے حسینؑ

چلے شاہ میدان کو جگھڑی — ہوئی سامنے آکے بانو کھڑی
کہا ہاے سائین چلے تم کہان — نجاؤ مجھے چھوڑ تنہا یہان
مری بیکسی پر کرو ٹک نگاہ — کہ تم بن مرا کسطرح ہو نباہ
کٹانے چلے تم تو سر کے تئین — سنبھالونگی کسطور گھر کے تئین

کئی روز ترسے وہ پانی کے تئین | کیا ذبح احمد کے جانی کے تئین
اے یزید بے حیا پر جفا | تو نے اولاد نبی سے کیا کیا
آہ اتنی زندگی کے واسطے | یہ وبال سخت کیون سر پر لیا
ہائے لے مردود تو یہ سمجھا نہ تھا | ہے حسین ابن علی خاص خدا
راحت جان محمد لاکلام | قرۃ العین علی شیر خدا
راکب دوش نبی لاریب فیہ | جان جسم حضرت خیر النسا
فخر دنیا فخر دین فخر زمان | عجز زیب و رونق ارض و سما
سید عالی نسب والا حسب | شاہ عالیجاہ میر دوسرا
عابد و زاہد کریم و بردبار | عارف و عالم شریف و باحیا
کان فضل منبع جود و کرم | سرور و سردار جملہ اولیا
عاشق و معشوق رحمن و رحیم | صاعد درجات نہات العلی
ہائے ایسا شخص یون محبوس ہو | درمیان قوم بیدین بیوفا
تشنہ لب خستہ جگر آشفتہ جان | نے کس و بے یار و بے برگ و نوا
بان بچے پیاس سے اُسکے تمام | آہ یون تڑپین بصد رنج و عنا
قتل ہون آنکھون کے اسکے روبرو | سب برادر یار و خویش و اقربا
اصغر شش ماہہ کا حلق ضعیف | اسطرح زخمی ہوا تیر بلا
اپنے بابا کی تڑپ کر گود مین | دم مین بس راہی ہوا راہ بقا
اور سکینہ بھی بلک کر یون کہے | ہائے میرا چھوٹا بھائی کیا ہوا
رنج پھر یہ دیکھکر وہ شاہ دین | ہون مقابل خنجر قوم دغا

وہ مظلوم بیکس بیچارا غریب — اُسے کربلا مین لے آئے نصیب
ستم ظالمونکا اُٹھانے کے تئین — مع اقربا سر کٹانے کے تئین
یہ ہی وہ محمدؐ کا پیارا حسینؑ — وہ زہراؑ کی چشمونکا تارا حسینؑ
یہ وہ لاڈلا ہی کہ جسکا مقام — محمدؐ کے کاندھے پہ رہتا مدام
سدا پیار سے جسکو رکھتے نبیؐ — نکرتے دل آزردہ اُسکا کبھی
کیا ہائے اُمت نے اُسکو ملول — نجانا کہ ہی یادگار رسول
محمدؐ نے جس حلق پر لب ملے — شمر نے دھرا ہائے خنجر تلے
وہ تن جو علیؑ کی بغل مین پلا — دیا خاک مین ظالمون نے ملا
وہ سر جسکی کھاتی تھین زہراؑ قسم — علم پر دھرا کاٹ ہی ہی ستم
وہ زلفین کہ دن رات خیر النساؑ — سنوارا ہی کرتی تھین اُسکو سدا

خاک لہو مین مل گیا ہی ہی وقار
آج نہین ہین فاطمہؑ دیوین کیون دیدار

نہین آج نانا نبیؐ سر پر — نہ بابا علیؑ ہین جو لیوین خبر
حسنؑ بھی نہ جیتا رہا ہی غضب — کہ کرتا یہان غور بھائی کی اب
مدینہ کہان یار و بھائی کہان — اکیلا مسافر تھا ہی ہی فغان
ہوا کربلا کے بیابان مین — کئی دن رہی لوتھ میدان مین
نہ اُسکو کفن تھا نہ غسل و دفن — وہ جلتا تھا دھوپون مین بن بین تن
یہ ایسا ستم کوفیون نے کیا — کہ اُسدم سے ابتک نہ ایسا ہوا
کہ جنگل مین سب اہلبیت نبی — اُتارے بلا کر مدینے سے تئی

والی ہم اس حال مین رکھیو اپنی اوٹ

پھر اُس بعد بچے کو گودی مین لے سر انجون کے اندر سے باہر چلے
زمانے کی گردش پہ کر یو نظر بنی کا نواسا علی کا پسر
یہان بوند پانی کو محتاج ہی دریغا یہ کیسا ستم آج ہی
روایت ہی اُسکی کہ جسدم امیر گئے مانگنے کو فیون پاس نیر
کھڑے ہوکے اُنکے مقابل کہا کہ تمنے یہ ہمپر کیا جو کیا
کرو اور جو کچھ کہ منظور ہی ولیکن یہ انصاف سے دور ہی
کہ یہ چھ مہینے کا اصغر صغیر مرے پیاس ہی اور نہ دو اسکو نیر
کرو ٹک رحم اِسکے احوال پر کہ پانی دو اُسکو ذرا بوند بھر
یہ سنکر لعینون نے شہ سے کہا کہ ہم تو ندین بوند پانی ذرا
یہ کہکر جو اک تیر مارا اُسے ہوا پار اصغر کے حلقوم سے
پھرے شاہ روتے ہوئے گھر کے تئین لہو بہ چلا اُسکے اوپر کے تئین
کہا جاکے بانو سے اصغر کو لو یہ آیا ہی اسطور سیراب ہو

لے اصغر کی لوتھ کو بانو روئی زار
پیٹ اُٹھین سب بیبیان ہی ہی کر ہر بار
قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون

مجلس دوازدہم در بیان شہادت حضرت امام حسین شہ زمان علیہ السلام

سنو مومنان آخری داستان کہ اب ختم ہوتا ہی قصہ یہان
یہ اُنکی شہادت کا ہی ماجرا بہتر تنون مین جو تنہا رہا

جو کچھ اوکرنے نباوے کلام — ابھی یار پیدل ہوئے تھے تمام
رحم کچھ نہ کھایا غرض شاہ پر — اکیلے کو نرغا کیا گھیر کر
وہ مظلوم بیکس بچارا غریب — ہزارون سے لڑتا تھا ہی نصیب
لڑا اسقدر شاہ غازی و بان — کہ مارے بہت کوفیون کے جوان

پڑی فوج مین کھلبلی بھاگے سب نامرد
عمر سعد کا ہو گیا دہشت سے منھ زرد

لڑائی مین وہ شیر مشغول تھا — جو خیمے مین اک بارگی غل پڑا
یہ سنکر ہوا شاہ کو اضطراب — چلے وانسے خیمے کو آئے شتاب
لکھا ہی کہ سب رو اُٹھین بیبیان — لگے کہنے اصغر کی جاتی ہی جان
ہوا ہی گلا خشک معصوم کا — نہین دو دھ دو دن سے اُسکو ملا
جو تھوڑا سا پانی اسے مانگ دو — تو اسکی تسلی کوئی دم کو ہو
گری شہ کے قدمون پہ اصغر کی ما — کہا شاہ جاؤ برائے خدا
لے آؤ ملے جسطرح تمکو آب — مرے لال کی اب خبر لو شتاب
یہی وقت ہی مت کرو دیر اب — کہ آئی ہی اُس طفل کی جان لب
یہ سنتے ہی شبّیر نے رو دیا — فلک کی طرف دیکھ نعرہ بھرا
کہا ہائے تقدیر اب کیا کرون — کہان تک یہ بیداد سر پر سہون
کہ باہر عزیزون کا یہ حال ہی — یہان گھر مین دیکھو تو جنجال ہی
نہ انکو کفن ہی نہ پانی اُنھین — اور اُسیر ہزارون بداندیش ہین

مین کہتا ہون اپنی ہی قسمت کی کھوٹ

عمر اور شمر اور کئی بد گہر — وہان سب کھڑے ہو رہے دیکھکر
ہوئے اپنے دل مین نہایت حزین — لگے مکر سے پند کرنے لعین
کہ یارون شریعت سے پھرتے ہو کیون — ہوا ہی محمد کا فرمان یون
کہی اپنی امت کے حق مین خبر — نہو جمع ہرگز ضلالت اُپر
ہمارا یہ اجماع بیجا نہین — یہی عین حکمت ہی کر یو یقین
کوئی بول اُٹھا واجبی ہی خبر — ولیکن نہ احمد کی اولاد پر
مصیبت مین اُسکی خدا کا کہا — عداوت کو جانو سراسر خطا
دیا پھر لعینون نے اُسکو جواب — کہ مجتہدین کی خطا ہی صواب
یہی حق مین بولا خدا کا حبیب — کہا مجتہد کو ہی تجھسے نصیب

غرض بات جانے ندی مسئلہ بہت سنائے
اپنی باتون مین لیا اُنکے دلکو ہائے

غریزان اُسی آن کو کیا کہون — مین ایسی شریعت سے حیران ہون
عجب مجتہد امتی تھے کہ واے — کیا دین دار و نکا پورا نباہ
کہون کیا جو کچھ چاہیے تھے نبی — اگرچہ نہین ہاشمی مدعی
لکھا ہی کہ جب ہاشمی جلیے — جو بیدل ہوئے تھے سو کیون دل ہوئے
لگے کہنے جب شاہ سے وہ لعین — کہ ہم جانتے ہین تمہارے تئین
ولیکن نچھوڑینگے جیتا تمہین — کرین ذبح پیاسا اسی کیت مین
ہمارا خلیفہ جو ہی وقت کا — کہ اسطور سے حکم اُسکا ہوا
یہ کہکر اشارہ کیا فوج سے — کہ ہان جلد تیرون سے مارو اُسے

کیا اُسنے گھوڑے کے تئین بیشتر — وہ بابا مرا ہی اگر ہو خبر
علی ساقی کوثر تھا اُسکا وصی — مرا باپ ہی وہ خدا کا ولی

مانز ہمرا بھائی حسن اور حسین مظلوم
حرمت میری اسطرح تمپر ہی معلوم

ولے مجکو آتا ہی اسکا عجب — کہ یہ ظلم ہمپر کیا بے سبب
بلا کر مدینے سے رسوا کیا — نکی اپنے قولون کے اوپر وفا
کیا قتل کنبا مرا تشنہ لب — مجھے کر کے بیکس ستاتے ہو اب
پیمبر کی امت ہو آخر ستی — پڑیگا تمھین کام اُنسے کبھی
اگر آج ہمکو ستاؤگے تم — تو کل اُنکو کیا منھ دکھاؤگے تم
یہ حق مین تمھارے نہین کچھ بھلا — خبر شرط ہی کہدیا بر ملا
مجھے کچھ نہین اپنے مرنے سے ڈر — تمھارے ہی ایمان کا ہی خطر
پڑے تمسے اس ظلم کا انتقام — تعجب کرینگے سبھی خاص و عام
سواب اُن سوا دوسرا پھر گناہ — نہین ہی جو ہو اسقدر روسیاہ
تو اُسوقت بابا مرا ہو ملول — مجھے سب مین ہوئیگی خفت حصول

یعنی میرے واسطے تمپر ہی تقدیر
حال تمھارا دیکھکر ہوتا ہون دلگیر

یہ سنتے ہی سب سرنگون ہو گئے — لکھا ہی کئی شخص رونے لگے
ہوا اُنکے تئین اسقدر انفعال — کہ ہرگز نہ تھا دل مین قصد قتال
ہوئی ملکے یہ بات نزدیک تر — لگے تیر و تلوار یا کید کر

کہ تم اس مصیبت مین چھوڑ دو ہمین — بھٹکتے پھرین اس بیابان مین
کرو بیکسی پر ہماری نظر — نجاؤ ہمین اسطرح چھوڑ کر
کرون کیا غرض ذکر اُسوقت کا — کہ بانو اور شہ کا عجب حال تھا
اور اُسوقت روتے تھے شبیرؑ بھی — کسی طور دل کو تسلی نہ تھی
اُنھین دیکھ رونے لگے گھر کے لوگ — پڑا سب کے مرنے کا آگے ہی سوگ
سرانجون سے ازبس قیامت ہوئی — فلک تھرتھرایا زمین ہلگئی
غرض ملکے روتے تھے خرد و کلان — گئی اُنکی عرش بریں پر فغان
فرشتے ہوئے درد سے بیقرار — یہ اک بار سب رو اُٹھے آہ مار
نبیؐ اور علیؑ فاطمہؑ اور حسنؑ — ہوئے روضۂ خلد مین نعرہ زن
لگے کہنے آپسمین ہی ہی نصیب — گئے کربلا مین ہمارے نصیب

رانڈون کے سر پر رہا اب تو ایک حسینؑ
جلادون کے ہاتھ سے نہین اُسے بھی چین

کھڑے ہین ستمگار ہی ہی دریغ — کوئی دم مین اُسپر چلا دینگے تیغ
غرض سنکے گھر مین جو یہ غم ہوا — دو عالم مین اُسوقت ماتم ہوا
مگر کوفیونکا نہ تھا کچھ خیال — بغیر از تعدی یہ درد و قتال
عجب سنگدل تھے لعین نابکار — خدا سے نہ ڈرتے تھے وہ زینہار
کھڑے تھے سرانجون کو وہ گھیر کر — کیا شور میدان مین اسقدر
کہ سب رونے والو لگا جی ڈر گیا — نہ تھا ہوش قائم کسی ایک کا
مگر سرور دین کا تھا دل قوی — سرانجون سے باہر گیا اُس گھڑی

اے بھینا تم جانیو جاتا ہون ناچار
سب کنبا سونپا تمھین تم جانیو گھر بار

سکینہ کو پھر گود مین لے لیا — بہت پیار اُس لاڈلی پر کیا
لگا کر گلے پھیر کے سر پہ ہاتھ — لگے دیکھنے اُسکو حسرت کے ساتھ
کہا ہائے افسوس کیسے کرون — نہین بس کوئی دم کا مہمان ہون
اجل نے کیا مجکو ناچار اب — پڑا یہ جدائی کا مجھپہ غضب
کوئی دم مین پھر مین کہان یہ کدھر — یہ دیدار آخر ہی کریو نظر
کریگا مرے بعد پھر کون پیار — قیامت پہ جا کر یہ ٹھہرا قرار
ہوے بسکہ رقت شہنشاہ پر — نپٹ درد سے رو اُٹھے آہ بھر
کوئی دم اُسی حال کے درمیان — رہے شاہ غمناک زاری کنان
کیا شہر بانو سے پھر یون پکار — کہ اے مونس جان مری غمگسار
مین ہوتا ہون ناچار تجھسے جدا — مرے بعد والی ہی تیرا خدا
مصیبت مین رہیو خدا کے اُپر — بہر حال رکھیو خدا پر نظر
جو کچھ دُکھ پڑے کیجیو سب قبول — یہان صبر کریو برائے رسولؐ

زینبؑ اور کلثومؑ سے جوڑے رہیو ہاتھ
بہت محبت کیجیو سب کنبے کے ساتھ

یہ سنتے ہی بانو ہوئی بیقرار — لگی پیٹنے سر کو بے اختیار
کہا ہائے شبیرؑ کہتے ہو کیا — یہ ہرگز نہین شرط مہر و وفا

کیا شاہ نے جب نظر اُنکا حال — ہوا اُنکے دل پر نہایت ملال
بہت ولے ویلا مناسب نہین — کہ ہنسکر کہینگے مخالف لعین
اسی بات کو کیجیو اعتبار — کہ ظالم مرے سر کو جب لین اتار
کہ جب تک بنے صبر مت چھوڑیو — خدا کی رضا سے نہ مُنھ موڑیو
مرے غم مین مت نوچیو سر کے بال — تمانچون سے مت کیجیو مُنھ کو لال

چھاتی سر مت پیٹیو کر کے شور فغان
رویا کریو جب تک رہے تمھاری جان

گریبان کو پھاڑیو زینہار — سرون پر سے چادر نہ لیجو اُتار
مرے عابدین اور سکینہ اُپر — نکریو کوئی بیدلی سے نظر
اُسے پیار سے دیکھیو ہر گھڑی — کہ ہوتا ہی نازک یتیمو نکا جی
اور اصغر کے تئین دل سے مت ڈالیو — بہت پیار شفقت ستی پالیو
اگرچہ پلیگا تو آویگا کام — غلامی کی شرطین کریگا تمام
نہ تھی ہاے شبیر کو یہ خبر — کہ بابا سے پہلے مرے گا پسر
کہا پھر یہ کلثوم زینب ستی — کہ بیٹھو مرا وقت ہی آخری
سبھون کے تئین بات کہتا ہون مین — کہ دشمن کھڑے ہین مری گھات مین
نہ چھوڑینگے جیتا مجھے زینہار — مرے سر کو لیوینگے تن سے اُتار
مرے بعد لازم ہی یہ کیجیو — کہ بانو کا دل ہاتھ مین لیجیو
تم اُس ساتھ رکھیو بہت اتفاق — کہ اُسکو ستاویگا میرا فراق
سوا اسکے ہی یہ ستم پر ستم — کہ ہوگا اسے راندیٹی کا غم

نہ دیکھی کہین آجتک یہ جفا — جو کچھ کوفیون نے کیا بر ملا
کہ مارے محمد کے فرزند سب — کیا صاحب وحی پر یہ غضب
کہ اصغر جو فرزند شبیر کا — نپٹ مانیو چھ مہینے کا تھا
اُسے بھی نچھوڑا کیا قتل آہ — کہو اُس بچارے کا کیا تھا گناہ
روایت ہی اُسکی شہادت کی بات — لکھی ہی سو کہتا ہون سب واردات
کہ جسوقت اکبر علی مر چکا — وہ بابا پہ سر کو فدا کر چکا
ہوا شاہ کے دل پر از بس فراق — ہوئی زندگی ایک ساعت کی شاق
اسی درد مین زار گریان تھے — نپٹ مضطرب سخت حیران تھے
یہ کہتے تھے کیسے کرون یا خدا — کوئی اب نہ غمخوار میرا رہا
ہوا سارا کنبا مرا قتل عام — تڑپتے ہین سب خاک اُوپر تمام
جلے کسکا دل اب مرے حال پر — کرے کون اس بیکسی پر نظر

ساتھی سارے چل بسے جنگل کے درمیان
مجھ پردیسی پر کون کرے دکھ مین اب احسان

نظر کرکے سرور نے اُنکا الم — لگے رونے اس غم سے اہل ستم
یہ کہتے تھے ہی ہی ہوا کیا غضب — کہ بیکس ہوئے آہ شبیر اب
مددگار غمخوار سب مر چکے — رفاقت کی شرطین ادا کر چکے
ہمارا جو تھا ایک والی رہا — سو اُسپر بھی چاہین گرین یہ جفا
اگر ایک دم مین اُسے مار لین — تو ہم اس بیابان مین پھر کیا کرین
یہ کہکر سبھی رو اُٹھین بیبیان — ہوا اُنکے خیمے مین شور و فغان

اکبر اب تم ہوگے کوثر سے سیراب

یہ کہکر چھوڑائی بہت پیار کر — لگی تھی جو خاک اُسکے رخسار پہ
منگا کر پیمبر کی انگشتری — تبرک طریق اُنکے گھر مین جو تھی
شتابی سے لیکر کے دی مُنھ مین ڈال — مٹا اک ذرا پیاس کا اختلال
کیا حکم پھر اُسکے جانے کے تئین — چلارن کو وہ سر کٹانے کے تئین
پھر اُسوقت رونے لگین بیبیان — ہوا گھر مین ماتم کا شور و فغان
غرض سب کو روتا ہوا چھوڑ کر — چلا رن کو اکبر شہ نامور
ہوا جاکے میدان مین وہ کھڑا — لکھا ہی کہ طارق لعین آ لڑا
بہر حال اُسکے تئین مار کر — گیا فوج مین ڈوب للکار کر
جہنم کو داخل ہوئے ساتھ اور — سبھی فوج مین جب پڑا اُسکا شور
چلے وار اُسپر جو اک بار گی — لگے زخم اتنے نہ گنتی رہی
گرا ہاے گھوڑے سے وہ چور ہو — پکارا کہ بابا مجھے لیجیو
شتابی سے بابا جو پہونچے وہان — لے آئے اُٹھا گود کے درمیان

بسمل اُسکی لوتھ پر کرتے تھے فریاد
احمدؐ ثانی اُٹھ گیا ہی ہی اب بیداد

قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

مجلس یازدہم در واقعۂ شہادت حضرت علی اصغر بن حسین بن علی
صلوات اللہ علیہ وعلیہا السلام

سنو مؤمنان یہ ذرا ماجرا — نیا ظلم اس فوج جلاد کا

وہی جسم تھا مصطفیٰ کا نشان — کہ ایسی بلا مین رہا شاد و ان
وہ گر نہ بجز اہل سبط نبیؐ — نہین تاب و طاقت کسی اور کی
کہ سر پر اُٹھاوے ستم اور کا — کرے صبر راضی رہے بر رضا
نبیؐ نے علی کو وصیت جو کی — مقدم یہی صبر کی بات تھی

آگے ہی سے تھی یہی اُسکے گھر کی چال
مزا حق کی راہ مین ٹھہرا ہی جنجال

غرض وہ جوان مرد ایسا لڑا — کہ تنہا ہزارون مین غالب پڑا
ولیکن اُسنے جرأت سے مارے لعین — ہراسان ہوئے جنگ سے اہل کین
کئی تکمیت سے بھاگ چارون طرف — کھڑا رہگیا شاہ دین کا خلف
جو دیکھا کہ میدان خالی ہی اب — مقرر کیا اپنی خاطر مین جب
یہ اُسوقت چاہا کہ گھر کو چلون — ذرا اپنے کنبے کو پھر دیکھ لون
نہین یہ خبر پھر خدا کیا کرے — گھڑی ایک مین کون جیوے مرے
یہی سوچ کر دل مین وہ شیر نر — چلا وان سے داخل ہوا اپنے گھر
کیا جاکے خیمے مین شہ کو سلام — کیا اپنے بابا سے یون کلام
کہ بابا نہین پیاس سے جی کو چین — بُرا حال ہی اب مرا یا حسینؑ
اگر مجکو پانی ملے ایک جام — تو ان کافرون کا کرون قتل عام
یہ سنتے ہی بابا نے بس رو دیا — لگے کہنے بیٹے کو چھاتی لگا
کہ پانی کہان ہائے جان پدر — نہین دیر بانی ذرا صبر کر

دادا تیرا مرتضیٰؑ پیاسے کھڑا ہی آب

اُسے دیر ہوتی ہی جانے کے تئین
قضا آچکی ہی بولانے کے تئین

روایت ہی اکبر جو میدان مین
کھڑا تھا وہان جنگ کے دھیان مین

بڑی دیر سے تھا اُسے انتظار
کہ آیا مبارز کوئی روبکار

بچارے نے ہرچند نعرہ کیا
نہ آیا کوئی سامنے بے حیا

کہا جب کہ سنتے ہو اے کوفیو
لڑائی ہی یا صلح کھل کر کہو

اگر جنگ ہی مین بھی تیار ہون
اگر راستی ہی نہین کچھ زبون

دیا ظالمون نے یہ اُسکو جواب
کہ اب آتشین کا نہین کچھ حساب

لڑین جسطرح سے کہ معلوم ہو
وہ عالم مین جس جنگ کی دھوم ہو

ولیکن نہ آیا کوئی روبرو
کھڑے صف مین کرتے تھے یہ گفتگو

اکبر نے یہ بات سن گھوڑے کو للکار
صف کے اندر پیٹھکر خوب کری تلوار

بہت نابکارون کو گھائل کیا
بہت کو جہنم مین داخل کیا

ہوا معرکہ یہ عجب طور کا
اکیلے کو گھیرا ہزارون نے آ

رلبس دوڑتے تھے ہزارون سوار
زمین سے گیا آسمان تک غبار

کرون کیا بیان اُس لڑائی کی بات
کہ اُسوقت دان ہوگئی دن کی رات

ہوئی تھی اکیلے کے سر پہ یہ دھوم
کہ تھا چار سو دشمنون کا ہجوم

دلیری سے لڑتا تھا ابن حسین
ولیکن نہ تھا پیاس سے جی کو چین

عیان ہی کہ گذرے اُسے تین دن
شب و روز تڑپا کیے مرد و زن

پھر اُسکے اُپر محنت جنگ ہو
بھلا کسطرح سے نہ وہ تنگ ہو

ثابت ہی قرآن سے کہا خدا نے آپ
نہین محمدؐ مصطفے کسی ایک کا باپ

کوئی شخص قرآن سے یون بول اٹھا
کہا سامنے کسکے ہی یہ روا

کسی نے کہا ہی نبیؐ سے خبر
ہمارا ہی مذہب اُسی کے اُپر

شریعت کے احکام ارکان سب
خلایق مین جاری ہین اُسکے سبب

جو کچھ صدق سے چال میری چلے
وہی شخص بیشک مری آل ہی

محمدؐ کا فرمان یون ہو چکا
خدا نے اولی الامر منکم کہا

بچو گر مسلمان ہو تم اگر
خدا اور محمدؐ پہ رکھیو نظر

ہم اُس چشمۂ فیض کے ہین مرید
کہ ہی ظاہرا جسکا عالم مرید

طریق محمدؐ کا سالک ہی وہ
سریر خلافت کا مالک ہی وہ

بھلا کسطرح ان ستی ہم پھرین
کسی اور کی کیون اطاعت کرین

غرض اپنے مطلب کو پابند کر
حدیثان آیت سے دی ہی خبر

نجات نے دیا ہاتھ سے وہ طریق
اُسی راہ بد مین رہے سب غریق

بہر حال قائم رہے اہل پر
شرارت سے آخر نہ کی درگذر

یارون مین حیران ہون کر یو ٹک انصاف
اتنے پر ایمان کا کرے نکو ئی لاف

کہان تک کرون اسکی جرأت بیان
کہ جو کچھ ہی سو ہی سبھی ہی عیان

اُسی بات کا ذکر کرتا ہون اب
کہ اکبر کھڑا ہی شہادت پر اب

وہ دادا کے ملنے کا مشتاق ہی
کوئی دم توقف بہت شاق ہی

کیا جھک کے اپنے بڑونکو سلام — دعا کرکے چھوٹونکو لے حق کا نام
پلارن کو رونا ہوا باگ موڑ — اُسی طور رکنے کو ماتم مین چھوڑ
ہوا آکے میدان مین جب کھڑا — کری فوج ظالم پہ حجت ادا
نمانا کسی نے کہا اُسکا تب — کیا کوفیون سے مبارز طلب
کہا کچھ نہین اختیار اب مرا — مجھے چار ناچار لڑنا پڑا

کہنا تھا سو کہ چکا حجت ہوئی تمام
آؤ کیا اب دیر ہی کر ہو اپنا کام

اُسے دیکھکر سب تعجب مین تھے — کوئی دم تحیر سے چپکے رہے
لگے کرنے آپسمین سب قیل و قال — کہ تحقیق اُس نوجوان کا جمال
محمدؐ کی تشبیہ سے بالیقین — یہی ہی کہ وہ کچھ تفاوت نہین
کوئی رو اُٹھا کر محمدؐ کو یاد — کوئی ہو گیا دیکھ کر اُسکو شاد
کہا آج آئے محمدؐ نظر — کیا جب ستی اس جہان سے سفر
کوئی اپنے فعلون پہ نادم ہوا — کوئی طعنہ تشنیع کرنے لگا
کہ اے بے وقوفون یہ کیا بات ہی — ہمارے پیمبرؐ کی یہ ذات ہی
کہ اُسکے برابر نہین دوسرا — نہین ہمکو یہ وہم ہرگز روا
کرو اپنے ایمان مین مت خلل — محمدؐ کی ایسی ندو تم مثل
کسی نے کہا نے خرد ہو تمھین — ذرا بات سے اُنکے واقف نہین
کہ سب یہ محمدؐ کے اعضا ہین — حدیثون سے معلوم گر ہو تمھین
کوئی بول اُٹھا ہمپہ قرآن ہی — وہان حق کا اسطور فرمان ہی

ہوا اُنکو معلوم قسمت کا پھیر — کہ ہرگز نہ ٹلیگا یہ بات غیر
یہ تقدیر اپنی سے ناچار ہی — اسی واسطے جی سے بیزار ہی
مقرر کیا اپنے دل مین یہی — کہ جو کچھ رضا ہی وہی سو سہی
قضا اسکی آئی ہی تقدیر سے — کوئی روک سکتا ہی تدبیر سے
کیا پیار بیٹے کو چھاتی لگا — کہا ہائے اکبر مجھے مار جا
موا تجکو دیکھو لگا کس آنکھ سے — ترے بعد اکبر کہو لگا کسے
اُٹھارہ برس کی تری عمر ہی — بُرا اس جوانی کا غم ہی مجھے
غرض کیا کہون جسطرح ہو سکا — اُسے چار ناچار رخصت کیا
مرخص ہورن کو لگا جانے جب — سنی اُسکی اماں نے یہ بات تب
کہا رو کے اے جان مادر نجا — مجھے چھوڑ کر تو کہان اب چلا

ہی ہی اکبر لاڈلے مت جارن کی اور
ظالم تجکو مارلین چلے نہ میرا زور

مری جان مجھسے نہو تو جدا — مرے پاس رہ از برائے خدا
پکڑ اُنکا دامن کھڑی ہو رہی — یہ کہتی تھی جانے ندونگی کبھی
حمی پھوپھیان اور سبھی بیبیان — کھڑی گھیر کر اُسکو زاری کنان
علی اکبر اسطرف رونے لگا — جو شبّیر نے آہ بھر کر کہا
نگہبر و اسے چھوڑ دو جلد تر — کہ درپیش ہی آخرت کا سفر
یہ سنتے ہی سب رو اُٹھین ایکبار — لگے رونے سرور بھی زار و نزار
بلا اکبر اُسوقت تیار ہو — شتابی سے گھوڑے پہ اسوار ہو

رہے شاہ اکبر یا اصغر بچے
سوا انکے عابد جو بیمار تھے

نظر کرکے سرور نے یہ ماجرا
بہت غم کیا اور کہا جو رضا

حاضر ہون تقدیر پر حاضر ہی یہ جان
حق کی مرضی سے پھرون تو کیا ہی امکان

یہ کہکر ہوے شاہ تیار جب
چلے رن کے تئین ہوکے تیار جب

علی اکبر آیا کمر باندھکر
کہا ہاے بابا چلے تم کدھر

نچھوڑونگا ہرگز تمھاری رکاب
مرے جیوتے تم مرو کیا حساب

کہینگے سبھی لوگ مجکو برا
کہ بابا کی خدمت نہ لایا بجا

اسی بات مین ہی مری آبرو
جو بابا مرون مین ترے روبرو

کہا روکے سرور نے انکے تئین
کہ اے جان بابا مناسب نہین

نہین یون مری جان دنیا کے ساتھ
کہ بیٹے کو دے آگ مین باپ ہاتھ

کہینگے مجھے کون اسمین بھلا
مرے سامنے تو کٹاوے گلا

ہوے سنکے یہ بات اکبر حزین
کہ ہرگز نہ مجھے رن کی رخصت نہین

لگا رونے اور پانو پر سر دھرا
کہ بابا نرو کو برا اے خدا

شتابی نہ مجھے رن کو رخصت کرو
یہ ہونا نہین مین جیون تم مرو

مرے بعد مختار ہوے پدر
مرے ہون مین جب تک نہ باندھو کمر

بابا تم جیتے رہو سب گھر کے سردار
جو ہمسے لاکھون مرین تو بھی نہین شمار

یہ سنتے ہی بابا ہوے بیقرار
لگے رونے اسوقت بے اختیار

کہ عباس بھائی جو تھا اک رفیق — مصیبت مین ہم بیکسونکا شفیق
سو وہ بھی چلا چھوڑ تنہا مجھے — یہان اب مرا کون غمخوار ہی
پیادہ ہوا اُس مکانسے روان — کنارے پہ دریا کے پہونچا وہان
کہ عباس ابن علی تھا بڑا — لگا پیٹنے لاش پر ہو کھڑا

وا اے ستم ہی ہی غضب ہوگیا ہے عباس
کٹنا سا رہگیا پانی کی کر آس

فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

مجلس دہم در واقعۂ شہادت حضرت علی اکبر ابن امام حسن صلوات اللہ علیہما السلام

محبان یہ احوال سینو ذرا — سناتا ہون اور ایک غم کی کتھا
کہ جاتا ہی مرنے کو ابن امام — غریزان علی اکبر ہی اُسکا نام
نبوت کے گلشن کا ریحان ہی — ولایت کا سرو رچراغان ہی
خدا نے جسے نور سے سربسر — بنایا محمدؐ کی تصویر پر
ہوئی یون روایت سے معلوم بات — کہ اکبر پیمبرؐ کے بعد از وفات
مدینے کے لوگونکا دستور تھا — تمامی زن و مرد چھوٹا بڑا
پیمبر کا ہوتا تھا غم جسکے تئین — تو وہ دیکھتا آنکر اُسکے تئین
غرض کچھ پیمبرؐ کی تصویر سے — تفاوت نہ تھا ایک ذرہ اُسے
سو اُسکی شہادت کا آثار ہی — سر اپنا کٹانے کو تیار ہی
روایت ہی عباس جب مر چکا — برادر پہ سر کو فدا کر چکا

نصیبون نے جانا فراغت کے تئین — غنیمت کیا وقت فرصت کے تئین
کنارے سے پانی کے رکھا قدم — لیا ہاتھ مین تیغ کو کر علم
اُتر اپنے گھوڑے سے پانی بھرا — دھڑی مشک کاندھے کے اُوپر چلا
وہ پانی لگا آپ پینے جسبھی — اُسے پیاس کنبے کی یاد آگئی
کہا حیف تنہا پیون آب مین — مرے گھر کے سب لوگ پیاسے مرین
نہ سیراب جب تک ہو کنبا تمام — یہ پانی ہوا مجکو پینا حرام
غرض اُسنے پانی نہ ہرگز پیا — وہ پیاسا ہی گھوڑے کے اوپر چڑھا
سنو مومنون اُسکی قسمت کا پھیر — کہ دنیا مین پیاسا رہا وہ دلیر
لکھا ہی کہ نکلے وہ جب مشک بھر — کیا اُنکو پھر ظالمون نے نظر
چلا لیکے وہ آب گھر کے تئین — ہوئے گرد اُسکے ہزارون لعین
اکیلے کو پھر گھیر لینا غضب — لگے مارنے تیر تلوار سب

تنہا اُنمین کھڑا ہوا کہتا وہ دریغ
نوفل نے ایمان نے اُسکے ماری تیغ

گھوڑے پر سے اُسکا گیا ہاتھ کٹ — دھڑی مشک جب دوسرے پر پلٹ
پھر اُس بدگہر نے جو حربہ کیا — کٹا اُس بچارے کا وہ بھی کھوا
پکڑ مشک دانتون سے لی بیچ پر — چلا ہانک گھوڑے کو وہ جلد تر
لگا نا گہان مشک پر ایک تیر — ہوا چھید سب بہ گیا ہائے نیر
لگے اُسکے تن پر بہت گھاؤ جب — گرا رن مین گھوڑے سے ہی وہ غضب
نظر کرکے شبیر نے اُسکی گت — کہا ہائے کیسی پڑی یہ بپت

یہ سنتے ہی مردود ظالم ہنسے — اُسے طعن و تشنیع کرنے لگے
کہ اے سخت نادان بکتا ہی کیا — یہان بوند پانی نہین بھاگ جا

دھر کر سر زانو پہ روئے جب عباسؑ
کہا سکینہ اب موئی پانی کی کر آس

گیا مدعا مجھسے اب دور تر — کہ پانی ہی تلوار کی دھار پر
بچارا اسی فکر مین غرق تھا — کہ اتنے مین یہ ظلم ہونے لگا
پیادے کماندار پانصد جوان — کھڑے تھے مقابل جو اسکے وہان
لگے مارنے تیر سب نابکار — برسنے لگی مینھ کی کسی پھوار
ہوا مستعد دیکھ یہ ماجرا — گویا نیند سے شیر غرّان اُٹھا
لیا ہاتھ نیزہ سپر سر پہ دھر — اُٹھا باگ گھوڑے کی للکار کر
گیا ڈوب اس غول مین آنکھ موند — ملا اُنمین جیسے سمندر مین بوند
کیے قتل اک دم مین کتنے لعین — گئے بھاگ باقی جو تھے اہل کین
ہوئی راہ کی جب صفائی کمال — دیا جلد گھوڑے کو پانی مین ڈال
ارادہ کیا مشک بھرنے کا جب — لیا گھیر آکر سوارون نے تب
سوارونکے تئین شیر نر دیکھکر — نکل اپنا گھوڑا کنارے اُپر
ہوا سامنے جب پلندون کے جا — اکیلا ہزارون مین غالب ہا

حملہ کرتا جسطرف جاتے تھے سب بھاگ
پانی سے تلوار کے سرد ہوئی وہ آگ

کھڑا ہوکے چارون طرف کی نظر — نہ تھا کر دا اسکے کوئی بدگہر

یہی ذکر آپسمین تھا اُسگھڑی — کہ خیمے مین فریاد غل سی پڑی
شتابی سے عباس گھر مین گئے — کہا کیا ہوا سب یہ کہنے لگے
کہ ہین جان بلب تشنگی سے سبھی — خصوصًا سکینہ کا جاتا ہی جی
اور اصغر بھی اسوقت بے ہوش ہی — ہوا سُست رو رو کے خاموش ہی
کہان بوند پانی میسر ہمین — جو اس جان کنی مین پلاوین انھین
یہ سنتے ہی عباس روئے پکار — کہا زندگی کا نہین کچھ وقار
جو پانی لے آوین تو جینا بھلا — نہین تو مین اپنا بھی دون سر کٹا

مشک اُٹھا کر ہاتھ مین حلبدی ہوئے سوار
پانی لینے کو گئے کنبے کے غمخوار

روایت سے ثابت ہوئی ہی یہ بات — نہ تھا آب اُسوقت مین جز فرات
وہان تو پڑے تھے بہت اہل کین — مؤکل تھے اُسپر ہزارون لعین
جو دیکھا تو آتا ہی وہ شہسوار — ہوئے سد راہ اُسکے وہ نابکار
کہا اُنکو عباس غازی نے جب — کہ یارون سنو ہی روا تمکو کب
جو ہر نوع جاندار سیراب ہو — پیمبرؐ کے کنبے کو پانی نہ دو
یہ ہرگز نہین شرط اسلام کی — مسلمان ہو آخر کرو منصفی
وہ ہی اُس محمدؐ کا لخت جگر — کہ ایمان ہی جسکے کلمہ اُپر
ہوا تمکو یہ آب پینا حرام — کہ پیاسا رہے تین دن سے امام
تڑپتے ہین اُسکے صغیر و کبیر — نہین ایک قطرہ ملا اُنکو نیر
نگہبر دمری راہ لینے دو آب — کہ ہوگا تمھین حشر کے دن ثواب

اپنے فعلون پر نادم ہوے سب ظالم بدذات

مگر شمر ملعون باغی جو تھا — شمر بد گہر دو سرا بے حیا
عجب سنگدل تیرہ و نا بکار — پڑے اُنکے دل مین غضب کے شرار
گئے صف مین عباس ابن علی — نہین سرکشی تمکو ہمسے بھلی
جو کرتے اطاعت ہماری قبول — تو اس دکھ سے ہرگز نہ ہوتے ملول
اگر اب بھی یہ بات منظور ہی — تو بہتر ہی ہمکو یہی چاہیے
نہین تو اگر سب جہان آب ہو — ندین ایک قطرہ تمھین جو پیو
اگر کوچ کرنے کا ہووے خیال — نہین بچکے جانا تمھاری مجال
یہی خوب ہی جو اطاعت کرو — ہوا سو ہوا اب یہ دکھ مت بھرو
کہو اپنے بھائی سے جا کر یہی — اسی بات مین ہی تمھین بہتری
پھرے سنکے عباس مذکور یہ — دیا سب یہ احوال بھائی سے کہ
یہ سنتے ہی سرور ہوے پر غضب — کہا کچھ ہماری نہین چوک اب

کہنا تھا سو کہہ چکے اب ہین ہم ناچار
پکڑے اُنکو حشر مین قادر ہی مختار

مجھے فکر یہ ہی نہ ہون دوزخی — کہ نانا کی امت مین ہین یہ شقی
مرا تو نہین زور تقدیر پر — یہی کام تھا کر چکا مین خبر
مجھے اپنے مرنے کا خطرہ نہ تھا — تردد جو تھا اُنکے ایمان کا
یہ کہکر لگے رونے شبیر جب — کہ عباس بھائی کرو جنگ اب
پڑا چار ناچار مرنے سے کام — کہ مین کر چکا اپنی حجت تمام

یہ احوال سب کہہ چکے جب امام — چلے رن کو عباس لیکر پیام
کھڑے ہوکے اُس فوج کے روبرو — پکارے کہ سنتے ہو اے کوفیو
ہمین آج تھوڑا سا پینے دو نیر — کہ ہین جان بلب سب صغیر و کبیر
نہ دو دین دنیا کی خاطر بباد — کرو تشنگی کو قیامت کی یاد
بسینگے کسی اور ہی دیس مین — کرو راج یہ ملک چھوڑا تمہین
خدا کیا کریگا نہین ہی خبر — کہ وہ آپ قادر ہی سب چیز پر

یہ تمہارا مدعا خلقت ہو گمراہ
مانو یا مت مانو کرتے ہین آگاہ

جب اُن ظالمون کے مقابل ہوئے — کھڑے ہو رہے باگ گھوڑے کی لے
نبیؐ کا نواسہ علیؑ کا پسر — خدا کا ولی فاطمہؑ کا جگر
شہنشاہ دین و جہان کا امام — حسنؑ کا برادر حسینؑ اُسکا نام
لکھے تھے جسے تمنے خط بارہا — بلا کر وطن سے مع اقربا
اُتارا ہی اس دشت کے درمیان — تمہارا کئی دن سے ہی میہمان
سو تمنے عجب قدر دانی کری — بڑی دھوم سے اُنکی خاطر کری
کہ مارے سبھی اُسکے خرد و کلان — رہے ہین سو ہم پیاس سے نیم جان
بھلا کسکے مذہب مین ہی یہ روا — کرے اسطرح سے بلا کر دغا
مجھے اُسنے بھیجا ہی تم پاس اب — کہا ہی سو کرتا ہون اظہار سب
غرض اپنے بھائی کا اُسنے پیام — مفصل سنایا پھر اُنکو تمام

شعور پڑا اُس فوج مین سنتے ہی یہ بات

تمہارا عجب حال ہی یا حسین
کہ ہرگز نہین فکر سے تمکو چین

مجھے زندگی اب سہاتی نہین
بجز مرگ کچھ بات بھاتی نہین

یہ سنتے ہی شبیر رونے لگے
کہا ہاے عباس تم بھی چلے

بڑی تقویت تھی مجھے تم سے تی
کہ عباس بھائی ہی قائم ابھی

کسی بات کا خوف دل مین نہ تھا
کہ ایسا بہادر ہی بھائی مرا

سو تمنے بھی مرنا مقرر کیا
مصیبت مین مین ہی اکیلا رہا

نہین مجکو تقدیر کی کچھ خبر
کٹینگے مرے آگے کس کسکے سر

خدا کی رضا ہی اسی مین اگر
تو مین بھی ہون راضی اُسی کے اُپر

مبارک ہی جاے مرے غمگسار
ولیکن مرا تجھسے ہی یہ قرار

کہ اول نہ کھیو لڑائی سے کام
مرا کوفیون سے یہ کھیو پیام

جواب اُسکا مجکو سنا دیجیو
پھر اُس بعد جو کچھ کہون کیجیو

یہ کہیو کہ کہ بھائی نے یون ہی کہا
کہ ہم ساتھ لازم نہین یہ جفا

وحشی طیر سیراب ہون ہم تڑپین بن آب
تین روز گذرے ہمین کب تک سہین عذاب

ہمارے اُپر اب ستم مت کرو
بہت کر چکے ہو خدا سے ڈرو

کرو رحم پانی پلاؤ ہمین
کہ ساقی کوثر کے فرزند ہین

اگر راہ دو تو بہت خوب ہی
کرین کوچ ہم جسطرف منھ پڑے

ہمین پھر خدمت نہین تم سے تی
تمہاری خطا ہمنے سب عفو کی

پھر اب ہمکو تم ساتھ دعوی نہین
خدا اسکا شاہد ہی کریو یقین

ابن حسن جب مر چکے باقی رہی نہ آس
دکھیا روتے چھوڑ کر کیا خلد مین عباس

قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون

مجلس نہم در بیان شہادت حضرت عباس علی ابن شاہ مردان کرم اللہ وجہہ

مجھان ذرا کان رکھیو ادھر — یہ احوال سن لیجیو دھیان کر
کہ جب قاسم ابن حسن مر چکا — گئی اور مارے گئے اُس سوا
لگے کہنے عباس ابن علی — کہ اب تو نہین زندگی کچھ بھلی
مناسب یہی ہی کہ مین بھی مرون — یہ سر اپنا بھائی پہ صدقے کرون
غرض زندگی سے وہ ہو کر اداس — گیا وہ مگر باندھ بھائی کے پاس
علم کے تئین ہاتھ سے رکھدیا — کھڑا ہو کے بھائی کے آگے کہا
کہ بھائی نہین مجکو ہرگز قرار — پڑے ہین مرے دل مین غم کے شرار
مری یہ علمداری آخر ہوئی — قیامت کے دن پر مقرر ہوئی
لڑائی کی بخشو اجازت مجھے — ہوا ہون بہت سیر اس جاے سے
کئی نوع کے غمسے ہون مین حزین — مجھے اس بلا کا تحمل نہین
خرابی سے چھوٹون اگر مین مرون — کہان تک یہ احوال دیکھا کرون
کہ اک طرف بھائی بھتیجے اور یار — پڑے ہین موے خاک پر بے وقار

ایک طرف کنبا سبھی مرتا ہی بن نیر
تین روز گذرے ہین اصغر کو نا شیر

کیا آکے باہر چچا کو سلام
کہا میرا لائی قضا اب پیام

کہ کر جان اپنی چچا پر فدا
تمھاری نگہبان ہی اب قضا

یہ کہکر کیا قصد میدان کا
نہ تھمتا تھا آنسو چچا جان کا

گیا فوج مین پیٹھ گھوڑا اُٹھا
جہنم کو پہونچے بہت نے جیا

ہوا تیغ بازی مین گرم اسقدر
کہ آیا نہ ہرگز کوئی داو پر

کھڑے ہوے سب لعین بھاگ دور
بدن انکا زخمون سے تھا چور چور

دیکھ عمر کہنے لگا یارون سنو کلام
پوتا ہی اُس شیر کا حیدر جسکا نام

نہین مصلحت تم جواک اک لڑو
سبھی ملکے اک بار حملہ کرو

غرض متفق ہوکے سب پر دغا
ہوئے گرد قاسم کے سب بے حیا

لگے مارنے تیر تلوار سب
اکیلا اُسے کرکے ہی ہی غضب

بدن اُسکا زخمون سے قیمہ کیا
یہی اُسکے گھوڑیکا احوال تھا

اسی حال مین شیث نے دور کر
کیا وار بھلے کا اُسکے اُپر

ہوا لگ کے قاسم کی چھاتی سے پار
گرا خاک پر ہاے وہ شہسوار

گرا جب زمین پر کہا آہ کر
کہ لیجو چچا جان میری خبر

یہ سنتے ہی شبیر پہونچے وہان
بھتیجا پڑا تھا جہان نیم جان

جو دیکھا تو ہی شیث ملعون کھڑا
ارادہ ہی اُسکا کرے سر جدا

امام اُس ستمگار کو مار کر
بھتیجے کو لائے اُٹھا اپنے گھر

لگی پیٹنے دیکھ دولھن اُسے
کہ ہی ہی ہوئی رانڈ دن بیاہ کے

کہ جسکے کہنے ہو بہت ملک و مال — رفیقون کو بخشش سے کر دے نہال
تمھاری جو بیعت کرین کیا کہو — نہین آب و دانے سے محتاج ہو
ہم اُس چشمۂ فیض کے ہین مرید — کہ لیتے ہین سب نام اُسکا نرید
ہمارے رفیق اُسکے ہین کامیاب — نہین اُس سے برعکس ہونا صواب
تمھین قطرۂ آب ہرگز ندین — یہی حکم ہی اُسکا ہم کیا کرین
اگر بیعت اُسکی کرو تم قبول — تو ہووین تمھارے مطالب حصول
تبسم کیا سنکے قاسم نے جب — پھرے واں سے آئے چچا پاس تب
کہا تشنگی سے تڑپتی ہی جان — نہین بات کہنے کی تاب و توان
کبھی اب ملے بوند پانی اگر — تو اپنے کرون اک ذرا ہونٹ تر
کہا روکے سرور نے پانی کہان — شہادت کا شربت کرو نوش جان
کرو صبر اسدم وہین ایک دم — پھر اُس بعد راحت ہی اے جان عم

لیکن اماکو تیری تجھ بن نہین قرار
خیمے مین جا کر ذرا دکھا اُسکو دیدار

پھر اُسوقت قاسم جو گھر مین گیا — تسلی ہوئی بیبیونکی ذرا
کوئی دوڑا اُسکے تصدق ہوئی — بلائین کوئی اُٹھکے لینے لگی
اُسے دیکھ اما کو جی آگیا — لیا اُسکو رو کر گلے سے لگا
نظر کر کے دونون نے اُسکا جمال — کیا شکر دل مین ہوئے شاد حال
پڑا رن کی جانب تو اتنے مین شور — سمجھکر چچا پر غنیمون کا زور
چلا رن کو پھر قاسم نوجوان — سبھی گھر مین روتی رہین بیبیان

کہ تو شامیون مین بڑا مرد ہی — تجھے کیا ہوا آج کیون سرد ہی
عجب ہی کہ دیکھا کرے یون کھڑا — کہ اس ہاشمی کا کرے سر جدا

بولا وہ مردود جب مجکو کیا ہی ننگ
اس لڑکے سے کیا کرون بھلا گھٹ مین جنگ

مگر تین بیٹے مرے شیر ہین — نہایت جری اہل شمشیر ہین
کوئی ایک بیٹے سے جاوے اگر — کہ ہی قتل اس طفل کا سہل تر
غرض وہ جو ناپاک طالع زبون — کہ تینون لعینو نپہ لعنت کہون
ہوا سامنے شاہ قاسم کے جب — جہنم کو پہونچے پس و پیش سب
اٹھا آخر شہ جب پلید و لئیم — مقابل ہوا شاہزادے کے آپ
ہوا شاہزادے کے حملے ستی — جہنم کو پہونچا وہ مردود بھی
اسے مار کر قاسم ابن حسن — عمر پاس آیا کہا یہ سخن
کہ سنتا ہی اے سعد کے بدگہر — ارے ٹک تو کر حق کی جانب نظر
کہ تم اپنے گھوڑے کے تئین آب دو — ہمین قطرہ پانی میسر نہو
ہمارے اوپر ہوگئے تین دن — کہ ہونٹون پہ آیا ہی جی آب بن
ہوئی ہم غریبون ستی کیا خطا — جو کرتے ہو یہ ظلم ہمپر روا
ترا باپ خادم اسی گھر کا تھا — نہین تمکو اس بات کی کچھ حیا

نبی علی کے جگر مین پیاسا ہمین مارو
محشر کے دن پیاس سے ہوگا تو ناچار

عمر نے کہا راستی ہی کلام — ولیکن ہمین چاہیے وہ امام

بہت واے ویلا ہوا جب گھڑی — قیامت سے بدتر قیامت ہوئی
اُنھین روتے چھوڑا اُسی طور پھر — سرانچون سے نکلا کمر باندھکر
یہی آرزو تھی مجھے بیشتر — کہ مین بھی چلون سب کے پیچھے مین جا کر
سنے جب چچا نے بھتیجے کے بین — ہوئے سرنگون اشک بھر لائے نین
کہا دل مین افسوس اب کیا کرون — یہ دُکھ اُسکی دولھن کا کیونکر بھرون
اُٹھایا بہت دیر کے بعد سر — بہر حال راضی ہو تقدیر پر
لیا پیار سے اُسکو چھاتی لگا — کہا جو یہی تھا ترا مدعا
کہ رن مین سر اپنا کٹا دیجیے — چچا کے تئین دُکھ نہین دیجیے

کہا یہی ہیگا پتا کرو اسپر دھیان
اس پھاٹی آستین سے بھیجو مجھے پہچان

چلے اپنی باتون سے تم گور مین — مصیبت مین چھوڑا اکیلا ہمین
پھر اس بعد کر نعرۂ سوزناک — گریبان کیا اس نو یلی کا چاک
کفن کی طرح اُسکو پوشش بنا — کہا مرنے جاتا ہی اس طور جا
کری تیغ اپنی عنایت اُسے — کیا رن کو اس طور رخصت اُسے
چلا وہ جوان فرد میدان کو — یہان روتا چھوڑا چچا جان کو
گیا بیٹھ لشکر مین شیر غیور ین — جہنم کو پہونچے بہت سے لعین
ہوا فوج اعدا کو ازبس ہراس — کسی کے نہ قائم رہے تھے حواس
نہ آیا کوئی سامنے اُسکے پھر — بہت دیر تک وہ رہا منتظر
عمر سعد ملعون شش در ہوا — وہ ارزق جو شامی تھا اُسکو کہا

یہ آواز سنتے ہی قاسم اُٹھا — وہ خیمے کے باہر نکلنے لگا
پکڑ اُسکے دامن کو دولھن نے تب — کہا ہائے سائین یہ ہے کیا غضب
مجھے چھوڑ کر اب چلے ہو کدھر — مری کون لیوے گا تم بن خبر

چھوڑ چلے دن بیاہ کہو کہان کی ریت
وہی کھانا کر چکے جو کی کسکی میت

دیا اُسکو نوشہ نے رو رو جواب — کہ تقدیر کا میں نا کیا حساب
ہمارے نصیبون مین تھا یہ لکھا — کہ اسطور آپسمین ہووین جدا
مرا چھوڑ دامن کہ ہوتی ہے دیر — چچا کو کیا ہے غنیمون نے گھیر
چچا اس مصیبت مین حیران ہے — اُسے دُکھ ندون جب تلک جان ہے
کرون جان اپنی جو اُسپر فدا — کہے مجکو بابا امر امر حبا
چچا ہم غریبون کا سردار ہے — خدا اُسکے دم کا نگہدار ہے
اُسی ذات کا ہے ہمین آسرا — وہ جیتا رہے گو کہ مین مر گیا
مجھے رن کو جانا ضروری ہے اب — سر اپنا کٹانا ضروری ہے اب
نرد کو کہ ہین مدعی منتظر — قیامت مین ہوگی ملاقات پھر

یہ سنتے ہی دولھن ہوئی بے حواس — کیا ملکے دولھا سے یون التماس
کہ مجکو بتاؤ کچھ ایسا نشان — پہچانون گی مین کسطرح سے وہان
شتابی سے دولھا نے اسبات پر — دکھائی اُسے آستین پھاڑ کر
سنا یہ سخن جسگھڑی دردناک — گریبان کیا اپنا دولھن نے چاک
یہ احوال دونون کا کر کے نظر — سبھی رو اُٹھے پیٹ کر اپنا سر

کہا پھر یہ زینب نے تب ای بہن — بھتیجی کو جلدی بناؤ دلہن
کہا مانے قاسم کی جا کے یہی — کہ ہے آج شادی ترے پوت کی
اُسے سہرہ باندھو دولھا بنا — کہ بھائی حسن نے یہی ہے لکھا
سنی بات بھائی کی زینب نے جب — کیا بیاہ کا ٹھاٹ موجود سب
ولیکن نہ پانی جو شربت کرے — نہ کھانا جو کچھ اُنکے آگے دھرے
بجز غم وہان اور کھانا نہ تھا — نہ شربت ماتون دل کے سوا
نبی کے جو گاتے تھے بسمل سہاگ — سرانچو مین ہوتا تھا نوحے کا راگ
وہان آہ کے تھے ہوائی انار — برائی چھوڑاتے تھے بے اختیار

چھاتی اور سر پیٹنا کرتا تھا یہ شعور
جیسی یہ شادی ہوئی ایسی ہوئی نہ اور

غرض کیا کہون جسطرح ہو سکا — بھتیجے کی شادی سے ہو کر ادا
گئے اُٹھ کے خیمے کے باہر حسین — جگر سوختہ دیدۂ تر حسین
لیا ہاتھ مین اپنی بی بی کا ہاتھ — نظر کرتا تھا اُسکو حسرت کے ساتھ
تصور جو دل مین بچھڑنے کا تھا — نیٹ غم مین بیٹھا تھا گردن جھکا
اُسے دیکھ دولھن ہوئی بیقرار — وہ گھونگٹ مین روتی تھی زار و نزار
یکایک اسی حال کے درمیان — مقابل ہوا لشکر کوفیان
پکارا کہ ابن علی کیا ہوا — لڑائی مین کیونکر توقف کیا
کہو رات سے کیا ہوا ہے تمھین — نکلتے نہین اب جو میدان مین
مبارز کو تم مین ہے کوئی نہین — ہوئے کس ارادے پہ گوشہ نشین

تجھے سب بنے سو کیجیو تو ہی مختار

تجھے دیکھ ہوتا ہی دل کو قرار — کہ میرے برادر کا ہی یادگار
نہین داغ بھائی کا دل سے گیا — کہ تو داغ دیتا ہی اُسپر نیا
ہوئے سنکے یہ بات قاسم حزین — کہ ہرگز نہ مجھے رن کی رخصت نہین
گیا بیٹھ مغموم خیمے مین جا — اسی بات کی، فکر مین غرق تھا
اُسے بات بابا کی یاد آگئی — رہے اُسکے مرنے کے دن تھے کمی
یہ ہی وہ وصیت کہ جان پدر — پڑے جس گھڑی تجھپہ دکھ بیشتر
یہ تعویذ اُسوقت پڑھ لیجیو — لکھا ہی جو اُسپر عمل کیجیو
غرض وہ جو تعویذ بازو پہ تھا — اُسے کھول جلدی سے پڑھنے لگا
یہ مطلب تھا اُسکا کیا جو خیال — کہ ہو جس گھڑی کربلا مین قتال
چچا کے اُپر جان کر یو فدا — وہ جو کچھ کہے اُسکو لانا بجا
یہ مضمون پڑھتے ہی تعویذ کا — چچا پاس جلدی سے دوڑا گیا
لکھا ہی مرے باپ کا دیکھ لو — کہا اے چچا جان اسکو پڑھو

پڑھکر بھائی کا لکھا سرور آہین مار
بھائی اپنا یاد کر روئے زار نزار

لیا پھر بھتیجے کو چھاتی لگا — کہ بھائی نے مجھکو بھی ہیگا لکھا
تری بات پر مجکو یاد آگیا — ارادہ ہی اب اسکو لاؤن بجا
یہ کہکر بھتیجے کو ہمراہ لے — شتابی سے خیمے کے اندر گئے
کیے جمع سب بچے کے چھوٹے بڑے — جو مرنے سے اُسدم تلک تھے بچے

یہ سنکر شہ دین نے شفقت کے ساتھ
کہا پھیر کر حُر کے پھر سر پہ ہاتھ

کہ اے یار خوش رہ تو ہی با وفا
مرا دل بہت تجسے راضی ہوا

ہوا تجسے بس اب ضا مند مین
خدا اور محمد بھی راضی رہین

سب باتین کانون سنی جو کچھ بولے شاہ
کلمہ پڑھکر حُر نے لی جنت کی راہ

قَالُوْا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مجلس ہشتم در بیان واقعہ شہادت امام قاسم صلوات اللہ علیہ

غرض دن سنو یہ نیا ماجرا
کہ دنیا مین اب تک نہ ایسا ہوا

گئے بیاہ کے دن جو نوشہ کا سر
بنے ماتم آباد شادی کا گھر

تواریخ مین یون لکھا ہی بیان
کہ ابن حسن قاسم نوجوان

چچا پاس آیا کمر باندھکر
کیا عرض خدمت مین با چشم تر

نہین اب مجھے صبر کرنے کی تاب
کہان تک مین دیکھا کرون یہ عذاب

کہ حضرت کے بھائی بھتیجے و یار
سبھی کر چکے جان اپنی نثار

کرو حکم اب مجکو میدان کا
تو مین بھی کرون جان اپنی فدا

کہ مارے پڑے اقربارن مین سب
جیا دیکھنے کو اکیلا مین کب

سنی شاہ نے جب بھتیجے کی بات
کیا اُسکے اوپر بہت التفات

بدل پیار اُسپر بہت سا کیا
گلے لگ کے چشمون پہ بوسہ دیا

کہ اے قاسم اسبات سے درگذر
مرے جیوتے یہ ارادہ نکر

میرا جب سر کاٹ لین ظالم بدکردار

لکھا ہی کہ غازی شہادت طلب — گیا فوج کے قلب مین بیٹھہ جب
اکیلا ہزارون مین کرتا تھا جنگ — پڑے جسطرح آہو نمین پلنگ
وہ شمشیر بازی مین مشغول تھا — اکیلا پڑے تھا وہ سو سو مین جا
کیا آکے چھاتی پہ نیزے کا وار — سنان ہو گئی پیٹھہ کو توڑ پار
چلی حُر کی جب تیغ اُسکے اُپر — گئی فرق سے پشت زین تک اتر
اُدھر وہ گرا اور اُدھر وہ گرا — لیا حُر نے تب نام شبیر کا
شہ دین سے گئے جلد گھوڑا چلا — لے آئے اُسے کھیت مین سے اُٹھا
دھرا شاہ نے گود مین اُسکا سر — رومال اپنا باندھا جراحت اُپر
پڑی تھی جو رخسار پر اُسکے خاک — کری آستین ساتھہ شفقت سے پاک

کہیو چھوڑا راہ مین اُسے نہایت اب چین
ابھی سب کے ساتھہ آئے جلد حسین

کہا حیف صد حیف ہی ہی فغان — غریبون کا مہمان تھا یہ جوان
ہماری جو قسمت مین ہی بیکسی — تو اُسکی بھی آتے ہی یہ کت ہوئی
عجب حال تھا شاہ کا اُس گھڑی — کہ تھمتی نہ تھی آنسوون کی جھڑی
غرض اُنکا دل اُسپہ مصروف تھا — دل و جان سے کرتے تھے اُسکو دعا
کہ یارب اسے بخشیو لاکلام — بحق محمد علیہ السلام
لکھا ہی کہ وہ غش مین بیہوش تھا — کہین کھل گئی آنکھ اُسکی ذرا
وہ اُسوقت ٹک آگیا ہوش مین — نظر کرکے سر شہ کے آغوش مین
ہنسا اور کہا یا شہنشاہ دین — کہو مجھسے راضی ہوئے یا نہین

گھسکر بائین داہنے خوب کری تلوار
پڑا نہ کوئی سامنے اُسکے پھر زنہار

جو دیکھا لڑائی مین وقفہ پڑا — ارادہ کیا شہ کے دیدار کا
یہ چاہا کہ ٹک دیکھ لون اک جمال — یہی تھا بچارے کے دل مین خیال
پڑی کان مین غیب سے یہ ندا — کہ اے حُر تو میدان سے اب نجا
کھڑی ہین ترے لیے حورین تمام — شہادت کے شربت کا لائی ہین جام
سنی حُر نے جب پھر یہ آواز غیب — ہوا ہجر کی فکر سے سر نجیب
کہا دل مین افسوس قسمت کا پھیر — نہ دیکھا شہنشاہ کو خوب سیر
نہ کچھ اُنکی خدمت ادا ہو سکی — جدائی کی ساعت ابھی آ گئی
پھر اُس بعد قائم ہو تقدیر پہ — شہ دین کی جانب سے مُنھ موڑ کر
مؤدب ہو کہنے لگا یا امام — کہ جنت کو ہوتا ہی رخصت غلام
ولیکن بلا ہی تمہارا فراق — نہایت مرے دل کے اوپر ہے شاق
شہ دین نے سنکر دیا یہ جواب — کہ اے حُر آ تا ہون مین بھی شتاب
نہین دیر سچ جانیو یہ کلام — مرا جا کے کہنے سے کہیو سلام

اُسکی یہ گت دیکھکر غمگین ہوئے حسین
چھاتی پھاٹی درد سے آنسو آئے نین

شہ دین سے کر کے یہ گفت و شنود — محمد کی اور اُنکی کر کے درود
چلا اپنے گھوڑے کو وہ شیر دل — گیا فوج اعدا کے پھر متصل
کیا میمنہ میسرہ ترک و تاز — نہ نکلا کوئی سامنے نیزہ باز

اگرچہ گنہگار ہون رو سیاہ — ولے ذات اپنی پہ رکھونگا نگاہ
کرو یہ مری معذرت سب قبول — کرم سے برائے خدا و رسول
جو پہلے تمہارے مقابل ہوا — وہ مین ہی بداندیش نااہل تھا
ارادہ ہی اب سب ستی پیشتر — کٹاؤن تمہاری رفاقت مین سر
خوشی سے مجھے حکم ہو جنگ کا — کرون تیغ بازی مخالف پہ جا
کہا حر سے یون سرور دین نے جب — کہ واللہ راضی ہون مین تجسے اب

لیکن میری جیوتی مرنے کا کیا کام
تو میرا مہمان ہی کرلے ٹک آرام

کوئی دم مین آخر وہی وقت ہی — اسی کھیت مین سب جماعت کٹے
کیا حر نے پھر اُن ستی التماس — ہوا شاہ کو اُسکی خاطر کا پاس
شہ دین کے ہرچند دل مین نہ تھا — اُسے چار ناچار رخصت کیا
چلا رن کو ہو شاہ سے سرخ رو — شہادت کی رکھتا تھا وہ آرزو
بہت زور کے ساتھ گھوڑا اٹھا — ہوا جا کے میدان مین وہ کھڑا
کیا کوفیون سے مبارز طلب — نہ آیا کوئی سامنے اُسکے جب
گیا پیٹھ اُس فوج مین ایک بار — جہنم کو پہونچے بہت نابکار
بڑھا تیغ بازی مین جب وہ دلیر — لگا کے چپ و راست مردون کے ڈھیر
مخالف کا لشکر ہراسان ہوا — پیادون نے اتنے مین پیچھے سے آ
یہ احوال شبیر نے کر نظر — دیا بھیج گھوڑا اُسے جلد تر
لگا اپنی آنکھون سے اُسکی رکاب — چڑھا حر پھر گھوڑے کے وہ شتاب

کہ تو مرد عاقل ہی جلدی سے جا
اُسے کر کے معقول مجھ پاس لا

یہ سنتے ہی صفوان نے گھوڑا چلا
مقابل ہوا حُر کے اور یہ کہا

کہ یہ کیا حماقت ہی اے بیخرد
کوئی حکم آقا کا کرتا ہی رد

مناسب ہی جسکا نمک کھائیے
اُسی کی رفاقت مین مر جائیے

ترے حق مین یہ بات بہتر نہین
کوئی جرم اسکے مقابل نہین

دیا حُر نے اُسکا پھر ایسا جواب
کہ صفوان نے کھا کر بہت پیچ و تاب

کیا وار نیزے کا اُسکے اُپر
ہنر سے اُسے حُر نے بھی روک کر

شتابی ستی اپنا گھوڑا چلا
اُسے خانہ زین سے لے گیا

گھوما کر جو مار ا زمین کے اُپر
جہنم کو داخل ہوا بدگہر

عمر سعد کی فوج مین غل پڑا
کہ صفوان بن حطیہ اب مر گیا

سپاہی عمر کے ہراسان ہوئے
نہ آیا کوئی حُر کے پھر سامنے

بھائی نے جب حُر کا دیکھا یہ احوال
بھائی کا سب کھلگیا اُسپر صدق مقال

یقین اب ہوا اُسکو بے اشتباہ
کہ بھائی چلا دین احمدؐ کی راہ

کہا اپنے دل مین مقرر یہی
کہ بھائی کی اب مین کرون ہمرہی

لڑائی کے حیلے سے گھوڑا اُٹھا
ہوا پاس بھائی کے آکر کھڑا

پھرا دین کی راہ پر باک موڑ
دیا اُس ضلالت کے رستے کو چھوڑ

وہان سے چلا حُر جو بھائی کو لے
گرا آکے قدمون پہ شبیر کے

کہا عرض ہی سرور نامدار
غلامی مین حاضر ہی یہ جان نثار

ارے ہم سپاہی ہین زر کے غلام
ہمارا نکلتا ہی پیسے سے کام
ہمین اپنا دنیا سے کرنا نباہ
نہین عاقبت پر ہماری نگاہ

سنکر باتین عمر کی حر ہوئے بیزار
غصے سے اُسکا بدن کانپ اٹھا اک بار

ہوا ایک بیک حر کا لبریز احوال
کیا اُسکے بھائی نے تب یہ سوال
کہ بھائی بتا کیا ہوا اب
ترے دل مین لرزہ ہوا کس سبب
شجاعت تری سب کو معلوم ہی
تری تیغ کی ملک مین دھوم ہی
تعجب ہوا مجکو اسبات پر
کہ دل مین ترے خوف ہو اسقدر
سراپا سے جو بید لرزان ہی تو
ہراسان نہو فر دمیدان ہی تو
دیا حر نے اُسکے تئین یون جواب
کہ بھائی مجھے خوف کا کیا حساب
وے مجکو غالب ہی خوف خدا
مرے دل مین لرزہ ہی اس بات کا
کہ سنتے رہے ابن حیدر حسین
دو عالم مین بہتر سے بہتر حسین
جو اُسپر ستم کیجیے بے گناہ
تو ہوگا قیامت کے دن روسیاہ
مرا دل ہی اسبات پر بیقرار
کہ اُسپر کرون جان اپنی نثار
جو دوزخ کی آتش ہو مجھپر حرام
ملے مجکو خلد برین مین مقام
برادر کو دل کی حقیقت سنا
نکلکر ہوا صف سے باہر کھڑا

حر نے گھوڑے کو چلا جا لیا میدان
دیکھا اُس مردود نے دل مین ہو حیران

ہوئی حر کے جب عزم کی پھر خبر
مخاطب ہو صفوان سے بولا عمر

یہ سنکر دیا شہ نے اُنکو جواب — کہ پینا ہی اب حوض کوثر کا آب
نہین دیر باقی کہ وقت آ چکا — چھڑاتا ہی اب اس بلا سے خدا
یہ مذکور ہی لشکر شاہ کا — کرون اب بیان فوج گمراہ کا
کہ جب سے کیا گوش گفتار شاہ — اُٹھاتا نہ تھا سر عمر روسیاہ
اور اسبات کا تھا انھین الفعال — کیا محو خاطر سے قصد قتال
عمر نے جو دیکھا رفیقو نکا حال — کہ ہی اور کچھ اُنکے دل پر خیال
ہوا دل مین اسبات سے فکرمند — شتابی کیا سب رفیقون کو پند
کہ یارون نمک کا بڑا حق یہ ہی — سعادت ہی یہ جو ادا ہو سکے

پھر ظالم مردود نے چھوڑ کمان سے تیر
پھینکا طرف امام کے اور بولا نے پیر

کہ اے دوستو اسپہ رکھیو نگاہ — مری پند سنکر کے رہیو گواہ
سُنا حر نے اُس سے سخن جس گھڑی — کہا اے عمر بات کہ راستی
مقرر ترے دل مین یہ قصد ہی — کہ ابن علی سے لڑائی کرے
کہا عمر نے حر سے کہتا ہی کیا — نہین تجکو معلوم اب تک ہوا
کرون یہ لڑائی جو اس آن مین — کئی تن پڑے رن مین کٹکر رہین
کہا حر نے اُسکو کہ خاموش رہ — سخن یہ تو اپنی زبان سے نہ کہ
محمد کا دلبند ہی یہ حسین — علی شیر نر کا ہی وہ نور عین
نہین ان سے جنگ کرنی روا — جو مطلوب ہی عاقبت کا بھلا
عمر نے دیا حر کو تب یہ جواب — کہ اے سخت نادان خانہ خراب

گوش مبارک مین پڑی دھونسے کی آواز

رفیقون سے بولے کہ باندھو کمر — کہ آئے مخالف تمھارے اوپر
ہوا اُنکے حق مین یہ فرمان جب — سنگاتی ہوئے لے کے ہتھیار سب
یہ دسوین محرم کا ہی ماجرا — بیان مختصر کرکے مین نے لکھا
یکایک اسی حال کے درمیان — مقابل ہوا لشکر کوفیان
اعین چھا گئے آنکر چارون اور — لگے کرنے ہل من مبارز کا سور
شہ دین نے گھوڑے کی لی باگ اُٹھا — کہا اے عمر سعد ہی مرحبا
ذرا غور کر یہ تو اسبات پر — کہ آیا ہی کس پر کمر باندھ کر
ترا باپ تھا جس محمدؐ کا یار — مین اُسکا نواسہ ہون انجام کار
یہی دینداری کا آئین تھا — جو کچھ دل مین تو نے مقرر کیا
نہین اپنے مرنے سے کچھ غم مجھے — تری عاقبت کا بھلا سوچ ہی
وہ مردود سنکر ہوا منفعل — اور اُسکے سپاہی ہوئے سب خجل
نصیحت کے تئین کر چکے جب تمام — پھرے اپنے لوگون کی جانب امام

اپنی صف مین آنکر داخل ہوئے حسین
تین روز کی پیاس سے نہ تھا کسی کو چین

کیا عرض خدمت مین سب نے یہی — کہ غالب ہی ہمپر بہت تشنگی
سنین ہی ذرا ہمکو تاب و توان — گلا سوکھتا ہی تڑپتی ہی جان
جو تھوڑا سا پانی میسر ہو آج — تو پھر تین دن تک نہین احتیاج
لڑین فوج اعدا سے خم ٹھوک کر — ہمارے مقابل نہو شیر نر

اگر تمکو بستی مین لیکر چلون — کوئی چھین لے مجھسے تب کیا کرون
کرون سر تمہارا جو اُسکی نذر — تو حاکم عنایت کرے مجکو زر

یون کہکے بے رحم نے اُنکو ڈالا مار
دونون سر تن سے جدا ہی کیا اُتار
قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون

فمجلس مفتم در بیان واقعہ شہادت حضرت حر رحمۃ اللہ علیہ در دشت کربلا

مجھان سنو قصہ کربلا — یہ وہ ماجرا ہی بلا در بلا
کہ سنکر جسے سنگ ہوتا ہی آب — نہ کہنے کی طاقت نہ سننے کی تاب
مگر شرح کرتا ہون یہ بیش و کم — کہ مجکو ضرورت ہی اسکا رقم
یہ لکھتا ہی راوی کہ ابن علی — مع اقربا جب مدینے سے چلی
کئی روز کے بعد پہونچے وہان — وجنگل جو تھا مقتل بیکسان
گذر اُس زمین پر جو اُنکا ہوا — وہانسے نہ آگے کو گھوڑا چلا
رفیقونسے کہنے لگے وہ امام — کہ ظاہر کرو اس بیابان کا نام
کسی نے کیا عرض خدمت مین آ — کہ ہی مار یہ نام اس دشت کا
شہنشاہ نے یہ سخن گوش کر — اُسی جا پہ گھوڑے سے بیٹھے اُتر
کہا ساتھیون سے کہ اُترو یہان — ہماری شہادت کا ہی یہ مکان
رہو اب خدا کی رضا کے اُپر — مجھے اپنے بابا سے یون ہی خبر
اسی حال مین صبح صادق ہوئی — وضو کرکے تازہ اذان جب کہی

دونون جگ کا پیشوا پڑھ چکا نماز

چھرا انکی مشکین ستمگار نے — بیابان کو لے چلا مارنے
سبھی لوگ گھر کے ہوئے اُسکے ساتھ — کوئی پانون پڑتا کوئی جوڑے ہاتھ
یہ کہتے تھے اے سنگدل رحم کر — یتیمون پہ مت باندھ ظالم کمر
یہ بابا موے سخت ناچار ہین — بلا در بلا مین گرفتار ہین
جفا ان پہ کرنا نہین کچھ صواب — کہ دینا ہی آخر خدا کو جواب
دکھانا ہی منھ اُس نبی کو کبھی — کہ ہو مغفرت جسکے خاطر ستی
نہ خاطر مین لایا کسی کا کہا — ارادے پہ وہ اپنے قائم رہا

لیکر کیا فرات پر اُنکو وہ جلاد
تیغا کھینچا ظلم کا ہی ہی اب بیداد

چلائی ستمگار نے اک تیغ جب — لیا ہاتھ بی بی نے تھام اسکا تب
پڑا وار خالی جو مردود کا — خفا ہوکے بی بی کو زخمی کیا
نظر کرکے بیٹی نے بابا کے تئین — کہا اے پدر صد ہزار آفرین
نہوگا کوئی تجھسا دنیا طلب — کہ اپنے ہی گھر مین کرے ہی غضب
ہوا بس کہ مردود کو انفعال — دیا مار کر تیغ بیٹی کو ڈال
پھر اُس بعد مارے کنیزک غلام — کیا ذبح کافر نے کنبا تمام
پھر ان یتیمون کے تئین مارنے — اُٹھایا جو تیغا ستمگار نے
وہ مظلوم بولے نکر قتل تو — ہمین لے کے حاکم کے چل روبرو
جو کچھ مرضی ہو اُسکی سو کیجیو — وہ سر کو جو چاہے تو سر لیجیو
یہ سنکر وہ ملعون برہم ہوا — کہا مجکو احمق مقرر کیا

مین بھی دیکھا یہ ہی جب تھی آخر رات

صبح ہمکو مارینگے اہل ستم
ملین اپنے باباسے اس طور ہم

یہ کہکر بچارے اُٹھے آہ مار
گلے ملکے آپسمین روئے پکار

سنی جب کہ ہارثن نے انکی صدا
وہ مردود سوتے سے جلدی اُٹھا

کہا اپنی بی بی سے مجکو بتا
کہ حجرے سے آتی ہی کسکی صدا

وہ بی بی بچاری ہراسان ہوئی
نکچھ کر سکی پانوٗن پر گر پڑی

سیہ رو لعین ایک مشعل جلا
شتابی سے حجرے کے اندر گیا

کہا اُنکو اُسنے کہ تم کون ہو
یہان تمکو لایا اُسے سچ کہو

وہ بولے کہ مسلم کے فرزند ہین
یہان لے کے تقدیر آئی ہمین

کہا واہ واہ اب ہوا اعتبار
کہ لڑکا بغل مین شہر مین پکار

جو مین جانتا تم کہ ہوگے یہان
تو گھوڑے کو کیون مارتا رائیگان

پھر اُس سنگدل نے پکڑ اُنکا ہاتھ
بچارونکو مارا طمانچون کے ساتھ

کیا قفل سے بند حجرے کا در
کہا تمکو سمجھونگا ہوشک فجر

بی بی نے اُس ظلم کو دیکھ کر ی فریاد
ظالم کے پیرون پڑی کہا نکر بیدار

دیا جب ستمگر نے اُسکو جھڑک
کہ پھو پھیگی اپنی سزا کو نہ بک

وہ بولی مین راضی ہون اسبات پر
مجھے اُنکے بدلے جو چاہے سو کر

غرض رات گذری ہوئی صبحگاہ
وہ بیٹھا جو تھا مستعد روسیاہ

اُٹھا لیکے تلوار بیداد گر
نکالا اُنھین کوٹھری کھول کر

پھر اس بعد انکو کھلایا طعام — کری خوب خدمت بصد احترام
ہوئی شام جب روز آخر ہوا — دیا ایک حجرے مین انکو بٹھا
ذرا دیر گذری تھی اسبات پر — کہ بی بی کا شوہر تھا جو بدگہر
سیہ رو کا تھا نام ہارث لعین — وہ باہر سے آیا بہت چین جبین
کیا اُسنے شوہر سے یون التماس — کہ باہر سے کیون آج آئے اُداس

بولا کیا اسبات کا تمسے کرون بیان
ناحق میرا ہوگیا آج بہت نقصان

کہ مسلم کے بیٹے جو تھے قید مین — نگہبان نے رات چھوڑا اُنھین
گئے بھاگ وہ چور سرکار کے — نہین کچھ خبر کس طرف کو گئے
کیا حکم حاکم نے سب فوج پر — کہ لاوے کوئی اُنکا سر کاٹ کر
مین اُسپر بہت سی رعایت کرون — جو کچھ اُسکو درکار ہو سو مین دون
پھر اس توقع مین ہر چند مین — موا آپ ہرگز نہ پایا اُنھین
کہا سنکے بی بی نے چپکے رہو — خدا سے ڈرو یہ سخن مت کہو
کرو مت محمدؐ کے گھر پر جفا — کہ اُسمین نہین عاقبت کا بھلا
وہ ملعون بولا کہ نادان ہی — یہان عاقبت کا نہین دھیان ہی
ہمین عیش دنیا کا منظور ہی — قیامت کا عرصہ بہت دور ہی
یہان اب روایت مین یون ہی لکھا — اُٹھا دیکھکر خواب بھائی بڑا
کہا چھوٹے بھائی کو بیدار کر — کہ بھائی بلاتا ہی تجکو پدر

بولے ابراہیم جب سنو محمد بات

تعجب کیا اور رہو سہمگین — لگے جھانکنے ہر طرف کی زمین
ہوئی ناگہان اُسطرف کو نگاہ — جہان چھپکے بیٹھے تھے وہ رشک ماہ
کہا اُس ضعیفہ نے تم کون ہو — سب احوال اپنا مفصل کہو
بچارون نے اُسوقت کھولی زبان — کہ سنتے ہی اے مادر مہربان
یتیمان مسلم ہین دونون غریب — مصیبت مین لائے ہین ہمکو نصیب
اب اپنا بتا نام ہی کون تو — کہ آتی ہی تجھسے محبت کی بو
ضعیفہ نے سنکر کیا پھر شکر — تصدق ہو اُنکے گہری پانو پر
کہا تمپہ یہ جان قربان ہی — یہ لونڈی تمھاری ثنا خوان ہی
پھر اُس بعد آنکھون سے آنسو بہا — کہی شاہزادون سے یہ التجا
خدا ایک ہی اور محمد برحق — ازل سے یہی مین نے پایا سبق

آؤ میرے گھر چلو یہ منت لو مان
بی بی میری صدق سے تمپر ہی قربان

محمد کے گھر کی ہی وہ دوستدار — نہین بات جھوٹی کرو اعتبار
یہ سنکر غریبون مین جی آگیا — ہوئے ساتھ اُسکے نہ پھر کچھ کہا
غرض جاکے داخل ہوئے اُسکے گھر — کنیزک نے بی بی کو دی جب خبر
اُنھین دیکھ وہ مومنہ خوش ہوئی — وہ لونڈی اُسی وقت آزاد کی
کہا شاہزادون کے پیرون سے لاگ — نہین شک ہی جاگے مرے آج بھاگ
کیا رحم تمنے مرے حال پہ — نہین مجکو کچھ عاقبت کا خطر
لگی رونے لے نام مسلم کا بھی — گئے ملکے لڑکون کے روتی وہ تھی

گئے پاس حاکم کے لیکر انھین — دیا بھیج ظالم نے زندان مین
تقید کیا اُنکے آزار کا — کہ اُنپر نہ ہووے رعایت ذرا
روایت ہی اُسکی کہ زندان کا — نگہبان تھا مومن بے ریا

اُنکے غم سے ایک پل اُسکو نہ تھا قرار
ہر دم تھا وہ صدق سے اُنکا خدمتگار

غرض کیا کہون اُسنے ایسا کیا — کہ بستی سے باہر اُنھین لے گیا
بتا کر کہا قدسیہ کی ہی راہ — نہو گم ذرا اسپہ رکھیو نگاہ
بہر طور تم پہونچیو اس مکان — مرا ایک بھائی ہی رہتا وہان
کریگا غلامی کی شرطین ادا — مدینے مین دیویگا تمکو بٹھا
یتیمون کی کر کے بہت دلبری — اور اپنی اُنھین سونپ انگشتری
کیا اُنکو رخصت اُدھر کے تئین — پھرا وانسے مشکور گھر کے تئین
ہوا راہ گم ہائے کھوئے نصیب — بھٹکتے تھے جنگل مین دونون غریب
اسی حال مین ہو گئی جب فجر — لگے کہنے آپسمین جاوین کدھر
مخالف ہمارے بہت لوگ ہین — اگر دیکھ پاوین نچھوڑین ہمین
اسی بات کا ڈھونڈھتے تھے سراغ — جو دیکھا لب آب خرمے کا باغ

اُنمین سے اک پیڑ کو جڑ سے خالی دیکھ
دونون بھائی جا چھپے گر کے یہی سیکھ

قضا را وہان ایک عورت نے جا — اُسی پیڑ نیچے سے پانی بھرا
وہ جسوقت کوزہ اُٹھانے لگی — اُسے اُنکی جھائین نظر آ گئی

کہا شاہزادون سے جیتا ہو نمین
مدینے مین داخل کرونگا تمھین

بلا کر کہا اپنے بیٹے کو جب
کہ جا اے اسد اُنکے ہمراہ اب

ہی اک قافلہ شہر باہر پڑا
مدینے کو عازم ہی دیکھو ذرا

جو کوئی جماعت مین ہو دیندار
چھپا کر اُنھین انکا عز و وقار

اِنھین اُنکے ہمراہ کر دیجیو
خبردار کچھ اور مت کیجیو

یہ کہکر جو قاضی نے رخصت کیا
اسد اُن غریبونکو لیکر چلا

گیا اُس مکان پر تو دیکھے ہی گیا
جبھی قافلہ کوچ تھا کر گیا

مگر راہ کا رہگیا تھا غبار
اُسے خوب ہی دل مین کر اختیار

پتا بتا اُس گرد کا کہا چھوڑ کر ہاتھ
وہ جاتا ہی قافلہ دوڑ کے ہو لو ساتھ

یہ کہکر اسد اپنے گھر کو چلا
غریبون کا رخ قافلے پر کیا

چلے راہ تھوڑی سی ہی ہی فغان
کہ غائب ہوا قافلے کا نشان

کہان قافلہ تھا کہان تھی وہ بات
بیابان تھا یا اندھیری تھی رات

بچارے بھٹکتے تھے جنگل مین آہ
نہ ملتی تھی اُنکو گذارے کی راہ

نہایت مصیبت مین حیران تھے
کہ چوکی کے لوگ اُنکے تئین مل گئے

کہا کون ہو تم و کیا نام ہی
یہان اب جو پھرتے ہو کیا کام ہی

یتیمون نے اُنکو دیا یہ جواب
کہ مسلم کے بیٹے ہین خانہ خراب

گئے ہین اندھیرے مین ہم راہ بھول
بتا دو کوئی از برائے رسول

لیا اُنکے تئین باندھ پوچھا نہ کچھ
کیا عجز ہر چند مانا نہ کچھ

قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون

مجلس ششم در بیان وقعہ شہادت فرزندان حضرت مسلم بن عقیل صلوات اللہ علیہ

روایت ہی یارون کی مسلم کو مار — لیا سیس ہانی کا تن سے اُتار
ہوا حکم مردود حاکم کا جب — کرین قتل بیٹون کو مسلم کے اب
منادی کری شہر کوفے مین یون — کہ مسلم کے فرزند جن پاس ہون
اُنھین مار غارت کرو خانمان — نچھوڑو لگا دنیا مین اُنکا نشان
جو حاضر کرے اُنکے تئین ڈھونڈھ کر — قسم ہی کہ بخشون اُسے گنج وزر
کری یہ ندا شہر مین چار سو — یتیمون کی ہونے لگی جستجو
لکھا ہی کہ قاضی جو تھا شہر کا — شریح اُس خدا ترس کا نام تھا
اُسے خاندان مین نبوت ستی — نہایت کے درجے مین تھی دوستی
یتیمون کے احوال پر رحم کر — چھپائے تھے اُس شخص نے اپنے گھر
منادی کو سنکر ہراسان ہوا — یتیمون سے احوال سارا کہا
یہ سنکر بچارے اُٹھے آہ مار — ہوئے باپ کے غم ستی بیقرار
کہا شاہزادون سے قاضی نے جب — کہ رونا مناسب نہین تمکو اب

کوئی چارون اور سے دشمن بد کردار
سن پاوین تمکو کہین پل مین ڈالین مار

یہ سنکر بچارے ہوئے بے حواس — دلون سے گئی ٹوٹ جینے کی آس
ہوا خوف جب سے نہ پھر کچھ کہا — ولیکن نہ تھمتا تھا آنسو ذرا
اس احوال پر قاضی کر کے نظر — غریبون کی خاطر کری بیشتر

اُسے کوفیون نے کہا بیشتر | کہ بیعت کرین تمسے آؤ اگر
اِسی بات پہ مجکو ثابت کیا | کہ مری آحرش موذیون نے دغا
یہ سنکر ہوا پر غضب نابکار | کہا ہی کوئی اسکالے سر اُتار

بولا پوت کفّار کا میرا ہی یہ کام
بدلا اپنے باپ کا کرون تو ہو آرام

دیا اذن پھر اُسکو بدکار نے | وہ مسلم کو لیکر چلا مارنے
اُسے بام کوشک پہ جب لیگیا | تماشے کو تھا ایک عالم کھڑا
کہا اُسکو مسلم نے اے کوفیو | مری اک وصیت کو سن لیجیو
کہ جب کر چکین قتل میرے تئین | مری لوتھ کو ڈال دیوین کہین
تو اک کام کیجو بر اے خدا | کہ ملبوس میرا لہو کا بھرا
مدینے مین پہونچائیو ایک بار | یہ کہیو کہ مسلم کا ہی یادگار
کر آئے مدینے کی جانب سلام | لگا رونے شبیر کالے کے نام
کہ بھائی مجھے آرزو تھی کمال | کہ پھر آکے دیکھون تمھارا جمال
ولیکن نہ تھا زور تقدیر کا | قیامت پہ ٹھہرا مرا مدعا
خدا اور محمّد کو پھر یاد کر | جھکا سر گیا پیٹھ مرنے اُپر
لکھا ہی کہ جلاد بے رحم جب | لگا مارنے اُسکے تلوار تب
ہوا ہاتھ خشک اُس ستمگار کا | جو اک شخص شاقی جو ملعون تھا

آیا تیغا کھینچکر وہ مردود پلید
ایسا مارا کھینچکر مسلم ہوا شہید

نہ لائے دغا باز جب تاب جنگ — لگے مارنے چڑھ کے کوٹھے پہ سنگ
کسی طرف سے ایک پتھر چلا — بچارے کے ماتھے مین جا کے لگا
لگا دو سرا اُسکے دندان پر — سراپا ہوا خون مین تر بتر
کئی زخم تن پر جو کاری لگے — گیا بیٹھ دیوار کے آسرے
مدینے کے جانب اُٹھا کر نظر — کہا یا حسین اب تمھین ہی خبر
کہ مسلم تمھارے پہ گذری ہی کیا — سنوگے کہ تم پر تصدق ہوا
لکھا ہی کہ مسلم کا یہ حال تھا — جو ابن عمر نے پکڑ گھر مین لا
چلائی بچارے پہ تلوار جب — کٹا ہونٹ مسلم ہوا پر غضب
کیا وار اِس زور سے اُس اُپر — کہ تن سے جدا ہو گیا اُسکا سر

اور ایک آمر دود نے پیچھے سے للکار
بھالا مارا پیٹھ مین کیا وار سے پار

پھر اُسکو نہ کچھ تاب و طاقت رہی — گیا بیٹھ غالب ہوئی تشنگی
کہا پیاس سے سوکھتا ہی گلا — کوئی مجکو پانی پلاؤ ذرا
نمانا کسی نے یہ اُنکا کلام — مگر لا دیا بھر کے طوعہ نے جام
جب ہی ہاتھ مین لے کے پینے لگا — گرے دانت اُسمین لیا جب اُٹھا
وہین پھینک بولا کہ پایا سبب — بجز جام کوثر نہین آب اب
ہوا درد بھاری گرا خاک پر — لعینون نے پکڑا اُسے دوڑ کر
مخاطب ہو مسلم سے بولا شقی — ہوا کیون امام زمان سے بغی
کہا اُسکو مسلم نے اے بدگمان — حسین علی ہی امام زمان

پھر بولا وہ نا خلف حق کی ہی سوگند
جسمین ہی تیری رضا مین بھی ہون سند

کیا ماں سے بیٹے نے اقرار جب — دیا کھول طوعہ نے اسرار سب
کہ مسلم نے اس گھر مین لی ہی پناہ — تجھے اب مناسب ہی اسکا نباہ
جو کچھ اسکی لاؤ گے خدمت بجا — خدا تمکو دیویگا اسکی جزا
ہوا سنکے مرد و دل مین خفا — یہ ظاہر کیا آفرین مرحبا
پھر اُٹھ گھر سے باہر ہوا بدگہر — کری جا کے حاکم سے اُسکی خبر
ہوا اُسنکے خرسند حاکم لعین — کری قتل کو اُسکے فوج اک تعین
چلے ہوکے رخصت جو بیداد گر — لیا گھیر طوعہ کا بس آکے گھر
وہان وہ بچارا مسافر جو تھا — لگی تھی ذرا دو نہی آنکھ اُسکی ذرا
پڑا اُسکے تئین خواب مین کچھ نظر — کہ روتا اُٹھا یا دکنبے کو کر

کٹی رات باقی اسی حال پر — پھر اُس بعد پڑھکر نماز سحر
وہ بیٹھا تھا غمگین بنے تھا اُنکو چین — یہی درد تھا ہائے بھائی حسین
جو اتنے مین گھوڑون کا آہٹ ہوا — وہ سنکر مصلے سے جلدی اُٹھا

اسے جائے مدعی مرنا بسوے بیس
باندھ کمر مرنے چلا کٹوانیکو سیس

تکلکہ مقابل ہوئے فوج کے — لعین دوڑ کر گرد اُسکے ہوئے
لگے چلنے سب کے اکیلے پہ وار — یہی شور تھا ہر طرف مار مار
کروں کیا بیان اُس جوانمرد کا — دیا مار کر اُسنے سب کو بھگا

مسافر بچارے نے پانی پیا — کری اُس ضعیفہ کے حق مین دعا
پھر اُسوقت سائل ہوئی پیر زن — کہ اے شخص تیرا کہان ہی وطن
کہا کون ہی کیا ترا نام ہی — طلب کسکی رکھتا ہی کیا کام ہی
کہ اسوقت ہوتا ہی گلیون مین خوار — سراسیمہ پھرتا ہی بے اختیار
دیا اُسکو مسلم نے پھر یہ جواب — نپٹ درد سے کہکے چشم پُر آب

وطن مدینہ شہر ہی مسلم کہتے نام
دین نبیؐ کے کام نے مرنا میرا کام

اور احوال سب کوفیون کا کہا — جو کچھ اُسنے دیکھا تھا جور و جفا
یہ سنتے ہی طوعہ کو رقت ہوئی — تصدق ہو مسلم کے کہنے لگی
کہ اس شہر کے لوگ بد ذات ہین — مناسب یہ ہی آپ اندر چلین
کوئی دم مرے گھر مین تنہا رہو — کسی پر یہ احوال ظاہر نہ ہو
کرون بندگی کے مراتب ادا — کہ ہووے مرا عاقبت مین بھلا
سنی بات شفقت کی طوعہ سے جب — ہوئی اک تسلی بچارے کو تب
کیا شکر حق گھر کے اندر گیا — بٹھایا ضعیفہ نے گوشے مین لا
شتابی پکا کر کے تھوڑا طعام — کہا کھائیے یا اخی الا نام
وہان سے اسی حال کے درمیان — ضعیفہ کا بیٹا جو آیا وہان
کہا اپنی اماّ سے ہی کیا سبب — کہ ہر بار حجرے مین جاتی ہو اب
کہا اُس ضعیفہ نے خاموش رہ — کہین کیا نہین بات کہنے کی یہ
اگر تجھسے یہ بھید ظاہر کرون — مبادا ترے دل مین گذرے زبون

ہوئے ساتھ اُسکے سب اہل وفا — نہ تھی اصل مین جنکے ہرگز وفا
لیا جاکے آپسمین مسلم کو گھیر — نہ تھا اُسکو معلوم قسمت کا پھیر
کہ انجام کیونکر ہی اس کام کا — بہرحال طالب رہا نام کا
اِس احوال کو دیکھا ابن زیاد — ہراسان ہوا خوف سے نامراد
رفیقون سے پوچھا کہ اب کیا کرون — چلون شام کو بھاگ یا مین مرون
یہ سنکر شمر اور کئی بے حیا — پکارے شتابی سے کوٹھے پہ جا
کہ اے کوفیو ہی خطا سر بسر — کرو اس ارادے سے تم درگذر
لڑائی جو کرتے ہو مسلم کے ساتھ — کہ اس بات مین کچھ نہ آویگا ہاتھ
غرض مکر کی سبکو باتین سنا — رفاقت سے مسلم کو بیدل کیا
پھرے دین کی راہ سے بے نصیب — اکیلا رہا ہائے مسلم غریب

دیکھا جو چارون طرف رہا نہ کوئی پاس
بیچارے مظلوم نے ٹھنڈا بھرا اوساس

شتابی وہانسے چلا باگ موڑ — رہا بیٹھ مسجد مین گھوڑے کو چھوڑ
پھر اُس جاسے نکلا ہوئی رات جب — کہ جاکر کرون کونج کوفے سے اب
پھرا رات ساری بیچارا غریب — نہ پائی کہین راہ ہی ہی نصیب
غریب ایک کوچے مین وارد ہوا — بہت پیاس نے اُسپہ غلبہ کیا
کھڑا ہوکے اک گھر کے در پر کہا — کوئی مجکو پانی پلاؤ ذرا
یہ سنتے ہی اس بے وطن کا سخن — اٹھی گھر کے اندر سے اک پیرزن
کہ طوعہ تھا اُس نیک سیرت کا نام — دیا بھرکے مسلم کو پانی کا جام

بھلا خوب ہی جو ہوا سو ہوا — رضا سے کسی کا نہین بس چلا
ولے مجکو ہر دم یہی فکر ہی — کہ جب مجہہ تیغہ جفا کا چلے

میرے دونون لاڈلے بیچارے مظلوم
کیا کیا ظلم سہینگے نہین ہائے معلوم

یہی گفتگو اپنے دل سات کر — گیا اٹھ کے اُس جا سے ہانی کے گھر
کئی دن وہان جا کے مخفی رہا — بجز صبر کچھ اور دل مین نہ تھا
ہوئی بس کہ حاکم کو اُسکی تلاش — ہوا آخرش ایک دن مرتفاش
کری جا کے حاکم کے تئین یہ خبر — کہ مسلم ہی تحقیق ہانی کے گھر
یہ سنتے ہی برہم ہوا کینہ جو — بلا جلد ہانی کے تئین روبرو
کہا غیر حاضر تھا کیون سچ بتا — مگر جان کا خوف تجکو نہ تھا
وہ بولا کئی دن سے بیمار ہون — مجھے عفو کیجو کہ ناچار ہون
یہ مردود سنتے ہی تیوری چڑہا — ہوا پر غضب لے کے لاٹھی اُٹھا
کہا جھوٹ کہتا ہی خانہ خراب — بہانا ہی آزار کا کیا حساب
چھپایا ہی مسلم کے تئین اپنے گھر — کیا ہی یہان مکر یون آن کر
یہ کہکر لگا مارنے لکڑیان — یہان تک کہ سر سے ہوا خون رواں

پھر ظالم مردود نے دیا قید مین ڈال
مسلم کے کارن ہوا ہانی کا یہ حال

سنا جب کہ مسلم نے ہانی کا حال — نہایت ہوا اُنکے دل پر ملال
رگ بس دل مین غیرت کا شعلہ اٹھا — شتابی کمر باندہ کر وہ چلا

کری آکے مسلم سے بیعت شروع — ہزارون دغا باز آنے رجوع
لکھا شہ کو مسلم نے انجام کار — کہ بیعت مین آئے ہزارہ ہزار
سوا انکے بہتون کو ہی آرزو — کہ شہ کی اطاعت مین ہون ہمدرد
مناسب ہی تشریف فرمائیے — محبون کو دیدار دکھلائیے
نہین ہاے مسلم کے تئین یہ خبر — کہ ہی کوفیون کی دغا پر نظر
ہوا واقف اس بات سے جب یزید — کہ کوفہ ہوا شاہ دین کا مرید
ڈرا اسکے اس بات سے بدنہاد — دیا بھیج ظالم نے ابن زیاد

بہت فوج کو ساتھ لے آیا وہ بدذات
مسلم کا سر کاٹنے کوفے مین ہیہات

منادی کری شہر مین جا بجا — کہ مسلم کا ہوگا کوئی آشنا
وہ پہونچیگا اپنی سزا کا ندان — اُسے مار کر لوٹ لون خانمان
جو چاہی کوئی اپنے حق مین بھلا — رفاقت سے مسلم کی ہو کر جدا
ہماری اطاعت مین ہو مستفید — کہ دیگا زر و ملک اُسکو یزید
یہ سنتے ہی سب پھر گئے خاص و عام — کیا محو خاطر سے مسلم کا نام
یہ احوال مسلم پہ جسدم کھلا — کہ آخر کری کوفیون نے دغا
نہایت ہراسان ہوا وہ غریب — سراسیمہ ہو کر کہا یا نصیب
کہان اب مدینہ کہان ہی وہ چین — کہان مین کہان ہی وہ بھائی حسین
کہان لاکے قسمت نے ٹالا مجھے — یہان تک وطن سے نکالا مجھے
کوئی یار یاور نہ غمخوار ہی — اور ہی جو کوئی سو ستمگار ہی

کرون پانچوین سر گذشت اب رقم — حسینؑ ابن حیدر کا ہی درد و غم
وہ مظلوم الیاع اقربا — سو وہ کربلا مین پیاسا ہوا
فدا جو ہوا اول اُنکے اُپر — وہ مسلمؑ ہی اور اُنکے دونون پسر
روایت ہی اُسکی کہ بعد از حسنؑ — رہا پنجتن مین حسین ایک تن
خوارج کے دل پر نپٹ شاق تھا — کہ یہ دین کا خار قائم ہوا
نبوت کا آباد ہی خاندان — ولایت کا سرسبز ہی بوستان
یہی فکر تھی اُسکے تئین دن و رین — کہ کیجے کسی طور قتل حسینؑ
لعینون نے آخر یہ تدبیر کی — کہ شہ کی طلب کو کتابت لکھی
لکھا یہ جو کوفے کو آوشتاب — کہ بیعت کو حاضر ہین سب شیخ و شاب
اسی بات مین خط لکھے بیشمار — ولیکن نہ شہ کو ہوا اعتبار
زیادہ ہوئی حد سے تکرار جب — لکھا شاہ دین نے جواب اُسکا تب
کہ بھائی ہی مسلمؑ مرا ابن عم — شرافت مین ہرگز نہین مجھسے کم

آتا ہی تم پاس اب میرا بھائی جان
اس سے بیعت کیجیو ثابت کر ایمان

لکھی حسنؑ خدمت تمھاری اگر — تو پہونچو لگا مین بھی وہان جلد تر
یہ مضمون اُسکے وکیلون کے ہاتھ — دیا لکھ کیا اپنے بھائی کو ساتھ
غرض ہو کے رخصت جو مسلم چلے — گئے دونون بیٹون کو ہمراہ لے
کئی روز کے بعد پہونچے وہان — وہ کوفہ جو تھا مقتل بیکسان
کیا آکے مختار کے گھر مقام — ملے ظاہرا اہل کوفہ تمام

کہا بہن سے نہین مجکو چین | کہو جلد منہ پاس آوے حسین

بھائی کا احوال سن آئے بھائی جان
دونون بھائی گل ملے روئے کر ارمان

لگے پوچھنے جب حسن سے حسین | کہ بھائی تمھین کیون نہین جی کو چین
کہا ہی مرا کوچ دنیا سے اب | کہ نانا نے مجکو کیا ہی طلب
سنایا مفصل بیان خواب کا | اور احوال ظاہر کیا آب کا
حسین اپنے بھائی کا سن ماجرا | جو پانی تھا کوزے مین پینے لگا
حسن نے دیا پھینک اُسکے تئین | پڑا جب مین ہر گئی پھٹ زمین
پھر اُس بعد بھائی کا سن ماجرا | حسن نے وصیت کری شہ کو آ
کہ قاسم تمھارے حوالے ہی اب | دلاسے سے رکھیو اسی طور سب
اسے کیجیو اپنے گھر کا تخذا | تری گود ہی یہ بھتیجا ترا
پھر اُس بعد بھائی کو چھاتی لگا | امامت کا احوال مخفی کہا
ہوا پھر جو اتنے مین درد شکم | زمین پہ گرے لوٹ ہی ہی ستم
اسی طور پھر رات گذری انھین | صبح جب ہوئی قے کری طشت مین
کلیجے کی ٹکڑے گرین بوٹیان | ہوئی اُنکے چہرے پہ زردی عیان

گذری آدھی رات جب کلمہ بولے شاہ
قالب چھوڑا روح نے لی جنت کی راہ
قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

مجلس پنجم در بیان واقعہ شہادت حضرت مسلم صلوات اللہ علیہ

وہ اک روز دیکھے تو منظر ستی — شتابی کہ سوتے ہین سبط نبی
اور اُسوقت سب گھر کے چھوٹے بڑے — وہان نیند مین بے خبر سے پڑے
وہ اُسوقت جلدی ستی وقت پا — چلی وہ گئی منھ پہ کوزے کی جا
پڑی چھٹ کے پانی کے اندر گئی — مُہر جیسی تھی ہندو لیسی رہی
کیا کام اسمانے اِس داؤ سے — کہ ہرگز نہ دیکھا کسی نے اُسے
پھر اتنے مین سرور نے بیدار ہو — جگایا بہن کو کہ زینب اُٹھو

میری بات سنو ذرا اُٹھکر بھینا جان
دیکھا جو کچھ خواب مین اُسکا کرون بیان

کہا رو کے زینب نے بھائی کہو — مفصل کہو خواب کی گفتگو
حسن شاہ نے جب بہن کو بلا — کہا سر بسر خواب کا ماجرا
کہ نانا محمد دبا یا علی — اور اُنکے برابر ہین اماں کھڑی
وہ جنت مین بیٹھے ہین سب ایک جا — لیا ہی مجھے پاس اپنے بلا
یہ کہتے ہین آ اے حسن ہی خوشی — ہوئی دشمنون سے تری مخلصی
کوئی دم مین تم پاس آتا ہون مین — عیان ہجر کا حال کرتا ہون مین
یہ کہکر کہا اے بہن جلد جا — کرو نگا وضو اُٹھ کے پانی تو لا
بہن اُٹھ کے پانی کے خاطر گئی — جو بھائی کو غالب ہوئی تشنگی
اُٹھا ہاتھ مین اپنے کوزہ لیا — لگا منھ سے جسوقت پانی پیا
حلق کے اُترتے ہی بولے کہ ہا — کہ پانی تھا کوزے مین یا کچھ بلا
کہ پیتے ہی حلقوم سے تا بناف — کلیجے کے اندر ہوا ہی شگاف

سنے پھر جو اسما نے کتنی کے بول — لگی اُس سے کہنے گرہ دل کی کھول
کہ راضی ہون مین بات تمھری جو مانو — مری طرف سے جاکے مروان سے کہو
چلی وان سے کتنی پٹ شاد حال — کری آکے مروان سے یہ قیل و قال
یہ سنتے ہی مروان بہت خوش ہوا — دیا اُسکو انعام راضی کیا
یہ کہیو کہ صاحب کو اپنے کھلا — جو اسمین ہو حاصل نرا مدعا
وہان سے جو ناپاک کتنی چلی — پھر اسما سے یہ سب حقیقت کہی
چھپاکر بڑی زہر کی دی اُسے — کیا قتل سرور پہ راضی اُسے
لگا بات کو انسونیہ جب اُٹھی — اُسی طور اسما نے تدبیر کی
غرض زہر دو بار شہ کو دیا — کوئی دم جو باقی تھا پائی شفا
وے جو کہ تدبیر کی تھی ہوئی — شرارت جو اسما کی تھی کھل گئی
اُسی روز سے گھر نجاتے امام — کہ کھاتے تھے قاسم کی لاکے طعام

ماقاسم گھر مین رہی باہر رہے وہ شاہ
لیکن اُسکے کید سے رہتے تھے آگاہ

ہوئی شیث مروان ستی جب خبر — کہ یہ وار خالی پڑا سر بسر
وہ اسما کا بھید اُس پہ سب کھل گیا — نہ کچھ اعتماد اُسکا باقی رہا
جب انسونیہ کو بلا رو برو — کئی دن کے بعد اُسکے بھیجا کہ تو
دیا زہر اسما کے تسکین حال حال — یہ کہیو کہ پانی مین دے اُسکو ڈال
وہ بد ذات لیتے ہی مروان ستی — شتابی سے اسما کے تسکین دے گئی
شب و روز رہتا یہ اُسکو خیال — کہ دیجے کسی طور پانی مین ڈال

کہ ذرہ نہ باقی رہا کچھ خلل
رگون سے گیا زہر سارا نکل

امام زمان کو جو صحت ہوئی
ہوئی دوستون پر نہایت خوشی

ہوا دشمنون کا جگر جل کباب
کہ جیتا رہا نائب بوتراب

جو دکھ سہے غریب نے کیا کیا کروں بیان
غرض مدینے شہر مین آیا دینے جان

یہ سنکر خوارج کے سردار نے
لگا ہاتھ زانو اُپر مارنے

یہ پہونچا مدینے مین صحت سے جا
نہ اُسپر گئی پیش میری دغا

لکھا عذر خط مین بصد مکر و فن
کہ قاتل نے اُسپر کیا جو جتن

تمہارے رفیقو نکا یہ تھا سلوک
نہین کچھ ہوئی مجھسے خدمت مین چوک

مری طرف سے جمع خاطر رکھو
نظر ہے یہ سرلی جو منظور ہو

اور اپنے عزیزون کو بھیجا پیام
کہ جس سے بنے کام کریو تمام

ہوا فکر مردود اس بات کا
دیا چھوڑ آرام دن رات کا

اسی کام کی ہے اُنھین جست و جو
کسی طور ابن علیؑ قتل ہو

مقرر کری ایک کٹنی بلا
کہ نام اُسکا مشہور النو یہ تھا

کہا اُسکو جا ابن حیدر کے گھر
کسی طور اسما کو پھندے مین کر

وہ کٹنی جب اسما سے جاکر ملی
لیا کھینچ اپنی طرف اُسکا جی

کہا جان دیتا ہے تجپر یزید
تیرے عشق کی ضرب لاگی شدید

اِس گھر مین کیا ہے تجھے بھوکی ہے محتاج
اُس گھر مین کیون نا چلے کرے جگت کا راج

خوارج کو جو نہی ہوئی یہ خبر — ہوئے متفق شہ کی ایذا پہ سر
لگے ذکر کرنے سبھی خاص و عام — کہ جیتا نہ جاوے یہان سے امام
دمشقی جو اک شخص ناکام تھا — چلا قتل سرور پہ بیڑا اُٹھا
بجھا کر عصا کی سنا زہر مین — جہان شہ تھے آیا اُسی شہر مین
بظاہر ہوا معتقد شاہ کا — ولے دل مین تھی اُس لعین کے دغا
نماز ایک دن شاہ کر کے ادا — ہوا آ کے مسجد کے در پہ کھڑا
وہ یارون سے باتون مین مشغول تھا — کہ اندھے نے رکھ پشت پا پر عصا
کیا زور ایسا کہ ساری سنان — گئی پاؤن مین بیٹھ ہی ہی فغان
شہ اُس درد سے آہ کر گر پڑا — لہو پانون کے زخم سے بہ چلا
پکڑ شہ کے یارون نے اندھے کو جت — کہا اسکو یارین کہا شہ نے مت

جانے دو کچھ مت کہو حق پر رکھو بات
محشر مین اسکی جزا پاویگا بذات

رضا پر ہے دل سے راضی حسن — چلے اپنے جد و پدر کا چلن
سہا ظلم ظالم کا اپنے اُپر — نہ دے اُسکو ایذا کہ ہے بے خبر
کہا پھر کے جلدی مکان پہ چلو — بہت درد ہی کچھ علاج اب کرو
لگے یار کرنے بہت سا خروش — کسی کا نہ اُسوقت قائم تھا ہوش
یہ کہتے تھے یا شاہ آرام کو — تم آئے تھے اس جا پہ اس کام کو
سبھی مانگتے تھے دعا حق سے تی — کہ ہو شہ کو صحت کی جلدی گھڑی
غرض ایک جراح کامل جو تھا — علاج اُس طریقے سے اُنکا کیا

کہا ابن حیدر خبر ہی تمھین — تمھارے نہین وہ جو تم پاس ہین
دیے بھیج خط سب جو اُسکے کہنے — کہ تھے مستعد شاہ کے قتل کے

سرور نے اسبات پر ہو کر نپٹ اداس
غرض اسما کو دیکھکر ٹھنڈھا بھرا اوساس

کئی شخص کنبے کے تھے مسر دبد — کہ باطن مین تھا جنکا مکر و حسد
لگے عرض خدمت مین کرنے تمام — کہ ہی مصلحت صلح اب یا امام
شہ دین کر اُس قوم سے آشتی — مدینے کو عازم ہوئے وان سے تی
عزیزان یہ احوال ہی راہ کا — جو کچھ شہ کے ہمراہ تھے بے وفا
چلا وان سے اک تیر سرور پر — زرہ سے نہ اُسپر ہوا کارگر
پھر اُس صلح کرنے کا حیلہ اُٹھا — لگے کہنے خیمے کو غارت کیا
یہان تک کہ شہ کا مصلا کیا — مگر کھینچیے دوش پر سے ردا
وہان سے جب آگے چلے شاہ دین — کھڑا ہو رہا راہ پر اک لعین
گئے اُسکے نزدیک جسدم امام — پکڑ اُسکے گھوڑے کی جلدی لگام
جو اُسنے ہی خنجر چلایا وہان — لگا ران مین پھٹ گیا استخوان
عماری مین اُس شاہ زخمی کو ڈال — مدینے مین پہونچایا بے قیل و قال

چند روز ناچار رہو اُسجا کیا مقام
گئے مدینے شہر مین چنگے ہوئے امام

بیان ایک راوی نے یون ہی لکھا — کہ کوفے کی ہی وہ موافق ہوا
کیا شہ نے تیار روان پر مکان — کہ شاید ہوا معتدل ہو یہان

یہی حاضرون ساتھ کرتے کلام
یہی حق مین تھا عاملون کے پیام

خدا اور محمدؐ کا جو تھا مطیع
اُسے صدق سے جان اپنا تھا شفیع

مگر جو منافق دغا باز تھے
نبیؐ اور علیؑ جنسے دُکھیا گئے

بصورت اطاعت کا بھرتے تھے دم
بہ معنی کیا چاہتے تھے ستم

خلافت پر اُسکی حسد لے گئے
ہوئے متفق جب کہ چھوٹے بڑے

لعین مشورہ کرکے با یکدگر
ہوئے مستعد شاہ کے قتل پر

غرض پھر گئے حق سے بے وفا
اسی حق مین اجماع تھا جا بجا

پانصد فوجین بایکدگر پھیلین چارون اور
فتنے کو برپا کیا پڑا ملک مین شور

امام زمان نے سنی یہ خبر
کیا کوچ کو نے سے جلد تر

خوارج کے تئین پھر کے نامہ لکھا
کیے سب نصیحت کے درجے ادا

لعینون کی خاطر مین آئی نہ پند
نہ چوکے شرارت سے وہ خود پسند

کیا نابکارون نے ایسا جتن
کہ بیدل ہوئی سب سپاہ حسن

لگی چھوڑ سرور کو اُٹھنے سپاہ
کسی نے نہ کی طرف حق کے نگاہ

زر و ملک کا بسکہ لالچ ہوا
پلید و نکا دل دین سے پھر گیا

شہ دین کے لشکر سے اکثر اُٹھے
ہوئے جا کے شامل اُسی قوم کے

تفرقہ پڑا فوج مین اسقدر
کہ چالیس مین چار آئے نظر

سو اُنمین بھی اکثر بد اندیش تھے
دغا ساتھ کرنے کو شہ کے رہے

خوارج کے سردار نے اُس گھڑی
امام زمان کو کتابت لکھی

مجلس چہارم دربیان وفات شہادت امام حسنؑ صلوات اللہ وعلیہ السلام

غزیزان یہ چوتھی حکایت سنو — حسنؑ شاہ دین کی شہادت سنو
نبیؐ کا نواسا علیؑ کا پسر — وہ ہی بنت احمدؐ کا لختِ جگر
حسینؑ ابن حیدرؑ کا بھائی رفیق — خدا کا پیارا ہمارا شفیق
لکھا ہی جب انکو خلافت ہوئی — خلافت نہ تھی سخت آفت ہوئی
کوئی جو اطاعت کرے ذکر کیا — وہ قوم دغا فکر مین انکی تھا
جو نانا و بابا سے کرتے بدی — تو کرنے لگے ساتھ انکے وہی
بچھوڑا لعینون نے ارث دغا — یہ میراث پر اپنی قائم رہا
انھین تھا اذیت شقاوت سے کام — یہان تھی ہدایت عنایت سے کام
زبان انمین کرتی نہین یاوری — کرون جو مصیبت بیان شاہ کی
جو گذری ہی انپر تو کیونکر لکھون — مگر ہی ارادہ کہ کمتر لکھون
جلے دل کے خون سے سیاہی بنا — پکڑ ہاتھ اپنے قلم آہ کا
کرون صفحۂ حال پر مین رقم — ہوا ہی جو مظلوم پر کچھ ستم

سنو یارون کان رکھ اسپر رکھیو دھیان
قصہ حسنؑ امام کا جو کچھ کرون بیان

روایت ہی بعد از وفات پدر — ضرورت کو بیٹھے حسنؑ تخت پر
دیا ملک پر بھیج حکام کو — لکھا ایک خط حاکم شام کو
نہ تھا انکا مطلب کہ ہو زر حصول — یہ تھا جسمین قائم ہو دین رسول
یہی نامہ بر کو تقید کیا — یہی مدعا خط کے اندر لکھا

یہ کہتے تھے احمد پہ جاؤنگا اب
منہ اپنے کو انکو دکھاؤنگا اب

ملونگا اسی طور زہرا سے جا
یہی منہ دکھاؤنگا لوہو بھرا

حمزہ اور جعفر کہین دیکھین میرا حال
اے حیدر صد آفرین روز نیا رنگ لال

حسن اور حسین اور سبھی دوستدار
جب اسبات پر رو اٹھے آہ مار

پھر اسوقت ماتم جو ہونے لگا
قیامت پڑی عرش بھی ہل گیا

علی جب پکڑ دونون بیٹونکا ہاتھ
ہوئے گھر مین داخل اسی حال ساتھ

لگے پیٹنے دیکھکر گھر کے لوگ
پڑا اس گھڑی دونون عالم مین سوگ

عمر ابن نعمان جو جراح تھا
بلایا اسے تاکرے کچھ دوا

وہ اس زخم کو دیکھ کر رو اٹھا
کہ ہی ہی نہین اسمین ہوتی شفا

جو کچھ بات ہونی تھی سو ہو چکی
بجھی زہر سے تیغ قاتل کی تھی

یہ سنتے ہی گریان ہوئے خاص و عام
لگے ڈالنے خاک سر پر تمام

کوئی پیٹتا اور کوئی نوچ بال
یہ کہتے تھے یا قادر ذو الجلال

ہمارا نگہبان سر سے چلا
رہین کسکے سائے مین ہا حسرتا

شہ دین نے کرکے سب پر نظر
بہا اشک آنکھون سے اور آہ بھر

کہا الوداع اے مرے بیکسو
تمھین حق کو سونپا سدا سکھ رہو

یہ کلمہ منہ سے کہا اور یہ کیا کلام
روح مبارک نے لیا جنت مین بسرام

قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون

ستمگر جو مسجد مین داخل ہوئے
لعین مکر سے جابجا چھپ رہے

علی جب تہجد ادا کر چکے
تو پھر وقت پڑھنے کو عازم ہوئے

اُٹھا کر کسا اُنکو ٹھوکر سستی
اُٹھو اب یہ ساعت نہین نیند کی

نجانو یہان آکے سونا صواب
یہ مسجد ہی یارون نہین جاے خواب

لیا شاہ نے اپنا قاتل جگائے
دیا جان کو جان کر ہاے ہاے

پھر اُسوقت سنت جو پڑھنے لگے
لکھا ہی کہ سجدے مین جسدم گئے

کہ جب خبیث ملعون نے حربہ کیا
گیا سوت محراب پر خون کا

تلوارین مارن لگے سبھی نبی کے چور
چالا کی دیوار مین بھاگے چارون اور

مگر ابن ملجم رہا بد گھیر
اُٹھایا جو حیدر نے سجدے سے سر

پھر اُس روسیہ نے چلائی جو تیغ
لگی شاہ کے سر مین ہی ہی دریغ

اُسی جا پہ یہ زخم کاری پڑا
جہان جنگ خندق کے دن تھا لگا

دو پارا ہوا شاہ کا سیس جب
کی آواز اُسدم قریب برب

گیا بھاگ مسجد سے قاتل شتاب
ہوئے جمع کوفے مین پیر و شباب

پڑا شور بستی مین چارون طرف
کہ جگ سے چلے آج شاہ نجف

کری آکے حسنین نے جب نظر
کہ محراب آگے پڑا ہی پدر

گریبان کیا شاہزادون نے چاک
عمامے پہ ڈالی مصیبت کی خاک

دھرا سر کو بابا کے پانون تلے
قدم چوم آنکھون سے اپنی ملے

علی اپنے ہاتھون سے لوہو لگا
محاسن کو تلتے تھے اور منھ کو آ

اب دیکھو لگا آن کر جلدی سے دیدار

یہ سنکر حسن نے کہا اے پدر — جلاتے ہو کیون بیکسون کا جگر
ہمین چھوڑا مادر نانا سے گئے — یہ کیسا غضب ہی کہ تم بھی چلے
جدائی سے اُنکے نہ تھا ہمکو چین — کہ رویا ہی کرتے تھے ہم دن و رین
تمھاری ہمین تقویت تھی کمال — کہ اُس دکھ مین جیتے رہے تا بحال
وہی داغ پر داغ کچھ کم نہ تھا — تم اور داغ دیتے ہو تسپر نیا
جو کرتے ہو تم آخرت کا سفر — ہمین کس پہ چھوڑا کہو اے پدر
گلے سے لگا اُنکے تسکین یون کہا — کہ ہی اب نگہبان تمھارا خدا
اسی طور کرتے تھے بیٹون سے بات — نظر کر کے دیکھین تو آخر ہی رات
یہ معلوم کرتے ہی جلدی اُٹھے — وہ مسجد جو مقتل تھا اُسکو چلے
کہا ہی کہ تھین چند مرغابیان — لگین لگ کے دامن سے کرنے فغان
کیا منع لڑکون نے اُنکے تسکین — کہ یہ بدشگونی ہی بہتر نہین

سرور بولے تم نکرو اسپر کچھ بیداد
ہوتی ہین مجھسے جدا کرتی ہین فریاد

غرض آکے مسجد مین پہونچے علی — مبارک زبان سے اذان جب کہی
اذان سنکے قحبہ اُٹھی جلد تر — وہ قاتل جو تھا شام سے اُسکے گھر
جگایا کہ اے یار سوتا ہی کیا — یہی وقت ہی جلد مسجد کو جا
امام آکے مسجد مین داخل ہوا — اندھیرا ہی یہ وقت ہی گھات کا
وہ مردود گھبرا کے جلدی اُٹھا — رفیقون کو ہمراہ لیکر چلا

رضا پر مین بیٹھا ہون بے اشتباہ
شب و روز تکتا ہون مرنے کی راہ

مین روتا ہون لڑکون کے احوال پر
اُبلتا ہی دل اُنکے تیور دیکھکر

کہ اول تو ہو دین بچارے یتیم
پھر اُسپر ستاوینگے اُنکو لئیم

محبان یہی ہی وصیت مری
کرین اُنکے تئین قتل جب مدعی

تم اُنکی رفاقت کو مت چھوڑیو
بہرحال اُنسے نہ منھ موڑیو

سدا اُنکے ماتم مین رکھیو نگاہ
کہ اِسکا عوض تمکو دیگا خدا

تم سب نے یہ سن لیا مین نے کہا سمجھائے
جو اسدم حاضر نہین دیجیو اُنھین سنائے

علی جب وصیت سے فارغ ہوئے
جو کچھ بات کہنی تھی سب کہ چکے

مرخص کیا سب کو تلقین کر
پھر اُس جا سے آئے مکان کے اُپر

کئی روز سے اُنکو یہ شوق تھا
کہ جب وقت ہوتا تھا افطار کا

جو اک روز کھاتے حسن کے طعام
تو اک دن کھلاتے تھے چھوٹے امام

ولیکن نہ کھاتے کبھی سیر ہو
نوالا اُٹھاتے تھے وہ ایک دو

جو فرزند کہتے کہ ہی کیا سبب
کہ کھانے کو کم آپ کھاتے ہین اب

تو کہتے تھے سمجھا کے اُنکے تئین
کہ یہ بات حکمت سے خالی نہین

مری مرگ کا وقت نزدیک ہی
بھلا ہی اگر جسم ہلکا رہے

کرون کوتہ قصہ وہ دن جب ہوا
کہ جسدن پہ یہ ظلم موقوف تھا

کمر باندھ پھرتے تھے آنگن مین آ
یہ کہتے تھے ہر وقت یا مصطفے

کہا تمھارا سانچ ہی مین بھی ہون تیار

یہ سنکہ لگی کہنے قطامہ جب — جو کچھ عین مطلب ہی کہتی ہون اب
ارے شخص سب چیز چھوڑی مجھے — مگر قتل حیدرؑ کا منظور رہی
غرض چار ناچار وہ بدگہر — ہوا پھر رضامند اسبات پر
جو اسبات کی ہو چکی پختگی — ہوئے اُسکے ساتھ اور منافق کئی
چلے کرکے بایکدگر اتفاق — علی پاس آئے سب اہل نفاق
شب و روز رہتے تھے اس گھات مین — اسی بات کا تھا تردد اُنھین
روایت ہی اتنے مین شاہ عرب — رہے متصل شہر کوفے مین جب
ہوئے جمع بستی کے چھوٹے بڑے — شہ دین کے لینے کو آگے گئے
لے آئے بصد عزت و احترام — کیا آکے مسجد کے در پر مقام
پیادہ ہوا اندر سدھارے امیر — ہوئے ساتھ اُنکے صغیر و کبیر
کیا سب نے شامل دوگانہ ادا — پھر اُس بعد منبر پہ خطبہ پڑھا
خدا کی ثنا نعت احمدؐ کی کر — کری سب کے تئین نیک و بد سے خبر

دیکھ حسنؑ کو شاہ جب بولے اے دل سوز
دن رمضان کے گئے کہا شانزدہ روز

کہا پھر حسینا پیارے مرے — بتا اس مہینے کے کتنے دن رہے
کہا روز تیرہ رہے اے پدر — یہ سُن ہاتھ پھیرا محاسن پہ سر
کہا اس مہینے کے اندر شتاب — مرے خون سے اُسپہ ہوگا خضاب
لگے رونے اُسوقت سب خاص و عام — کہا یا علیؑ ہی یہ کیسا کلام
کہا پھر علیؑ نے کہ اے دوستان — نجانو کہ روتا ہون کر خوف جان

لگا کہنے رو رو کے یا بوتراب — قصاص اسکا مجھسے کرو تم شتاب
یہ حاضر ہی سر اسکو لو تم اُتار — وہ حرکت کہ مجھسے نہو زینہار
کہا جب علیؑ نے کہ ہرگز روا — شریعت مین بدلا نہین بے خطا
وہان تک رہے ہاسا تھ شام و سحر — کہ آئے علی پھر وہان فتح کر

وہی بات آئی عیان کہتے تھے جو بات
خبر فتح کی لے چلا کوفے کو بدذات

گیا جب کہ کوفے مین لیکر خبر — سنا یا اُسی بات کو گھر بہ گھر
گذرا ایک کوچے مین اُسکا ہوا — سنی راگ کی اُس مکان مین صدا
زن و مرد بیٹھے تھے پی کر شراب — بجے دف و چنگ و بین و رباب
پکارا کھڑے ہوکے چپکے رہو — یہ بدعت مناسب نہین بس کرو
گئی اُسکی آواز مجلس مین جب — چلی اُٹھ کے خلوت سے قطامہ تب
کھڑی ہوکے اُسکے مقابل کہا — کہ تو کون ہی نام اپنا بتا
وہ ملعون ہوتے ہی اُسکے دوچار — ہوا عشق کے زخم سے بیقرار
کیا اُسنے تزویج کا جب سوال — کہا اُسنے معلوم کر اسکا حال
کہ اسبات پر دل مین راضی ہو نمین — ولیکن مقدم کئی شرطین
کرے بہت دینار از صد ہزار — غلام اور کنیزک بھی ہون گلعذار
علی کو کرے قتل بے قیل و قال — مرا جب میسر ہو تجکو وصال

اُس فتح کی بات سن بولا وہ ملعون
سب کچھ مجھے قبول ہی مگر علیؑ کا خون

علی کی شہادت کا اندکو رہی — کسے شرح کرنے کا مقدور رہی
یہ وہ ظلم جگ مین ہوا بر ملا — کہ ہرگز نہ ایسا سلف مین ہوا
اگرچہ نہین ممکن اُسکا بیان — ولے اختیاری نہین یہ فغان
یہ لکھتا ہی راوی کہ جب مرتضےٰ — پھرے فتح کرکے وہان کی غزا
رفیقون سے اُسوقت کہنے لگے — کوئی یہ خبر جلد کوفے مین دے
کہا ابن ملجم نے قربان ہون — اگر حکم ہووے تو مین جا کہون
کہا شہ نے ہان وقت ہی جلد جا — کہ حاصل ہوا سمین تیرا مدعا
روایت ہی اُسکی کہ دس شخص تھے — جو آئے یمن کی طرف سے چلے
علیؑ سا تھ بیعت کری سب نے آ — اُنھون مین یہ ایک شخص ملجم بھی تھا
کرمے سب نے تحفہ نظر شاہ کی — اور اُس خارجی نے بھی شمشیر دی

شرمندہ ہو چپ رہا اسلم بے ایمان
خلقت مین اسبات کا شکوہ پڑا ندان

کہ یہ تیغ ایسی ہی یا شاہ دین — جو اسکے برابر عرب مین نہین
کیا سب کے تحفے کو تمنے قبول — یہ کیون رد کیا یا اخی رسولؐ
مرے دل مین کھٹکا تھا اسبات کا — مجھے یا علیؑ دو دلی دو بتا
کہا جب علیؑ نے کہ شک تو نہین — یہ ایسی ہی شمشیر ہی بہتیرے
تو وہ کام اس سے کریگا کبھی — کہ دونون جہان مین پڑے کھل بلی
مرے سر پہ سجدے کے اندر چلے — ہوا حکم یون کسطرح سے ملے
یہ احوال سنتے ہی وہ پر وغا — گرے سے زمین کے اوپر گرے

یہ کہکر رخصت ہوئی دکھیاری بیچین
روتے باہر کو گئے حیدر اور حسین

پھر اس بعد اسما کو بھی یون کہا — کہ تو بھی مرے پاس سے دور جا
ذرا ایک دم مین اکیلی رہون — تو کچھ راز اپنا خدا سے کہون
غرض دائے اسما اٹھی اسکھڑی — ہوئی لگ کے حجرے کے پھر کھڑی
سنائی سنے فاطمہ کی بات کو — کہ کرتی ہین حق سے مناجات کو
محمد سے دلدار کے واسطے — علی سے دل افگار کے واسطے
مری معذرت بیکران کے طفیل — حسین و حسن بیکسان کے طفیل
الٰہی مری عرض مقبول ہو — کہ یا با کہ امت گنہگار ہو
انھین حشر کے دن نکر یو خراب — سبھون کے تئین بخشیو بے حساب
یہ کہکر جو بی بی نے کلمہ پڑھا — سنی پھر یہ اسما نے انکی صدا
کھڑی ایک اسما رہی منتظر — پکاری وہ حجرے کے باہر سے پھر
کہا بنت احمد نہ بولین بتول — کہا پھر کہا سخت جان رسول
یہ پھر کر کہا کچھ نہ پایا جواب — وہ اندر گئی جب بصد اضطراب

پھر اسما نے دیکھا یون مقنعہ کھول ندان
تن ہی بستر پہ پڑا گئی خلد کو جان
فَقَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

مجلس سوم در بیان وفات حضرت شاہ مردان مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ

مہان کہانی سنو نیسری — لئے سر سے غم کی پھر آئی گھڑی

ہمین دیکھ بولے خلیل خدا — کہ آئے یتیمان خیر النسا
کہا ہمکو نانا نے کر کے نظر — کہ آئے مری فاطمہ کے جگر
پھر اُس بعد بولے کہ جلدی پھرو — جمال اپنی آقا کا ٹک دیکھ لو
مجھے اُنکے آنے کا ہی انتظار — نہین دیر باقی کرو اعتبار
دیا کھول حیدر نے جب در کے تئین — گئے دونون معصوم اندر کے تئین
ہمارون نے دیکھا جو یہ ماجرا — دلون پر ہوئی اُنکے رقت کمال

رو کر سر پیٹ کر اور قسمت کی کھوٹ
بیدم ہو کر گر پڑے گئے خاک مین لوٹ

کبھی اُٹھ کے پڑتے تھے بابا کے پاؤن — کبھی روتے تھے لے کے اماکا نانون
کبھی آسمان کی طرف منھ اُٹھا — یہ کہتے تھے کیسی بنی یا خدا
نہ تھا درد دوری کا نانا کے غم — ہوا جیسا اما کے مرنے کا غم
ہمارون کا اُسدم عجب حال تھا — نپٹ بیقراری بُرا حال تھا
ہوا گھر مین غل واویلا کا جب — دیا کھول آنکھونکو زہرا نے تب
نظر کر کے بیٹونکا احوال تنگ — علی کا پھر اُس رو سے زرد رنگ
کہا اب نہ بھلاؤ یا شاہ دین — اب اس جا سے لیجاؤ باہر کہین
دم واپسین ہو مرا کیا کرون — بھلاؤ جتن سے کہین تو مرون
بہت پیار الفت سے رکھیو انہین — نپاوین ذرا دُکھ کسی بات مین
مرے بعد دونون رہین یادگار — جگر خستہ نانا کے مین دل نگار
نہین اُنکے سر پر کوئی تم سوا — بجز رحم اپنے نہ کھینچونگا ،

یہ سنکر علیؑ نے کہا یا بتول
جو تمنے کہا ہمکو ہی سب قبول

کہو تو مین اب اپنے دل کی کہون
جو مرضی تمہاری ہو یا چپ رہون

کہا فاطمہؑ نے کہ جلدی کرو
یہی وقت کہنے کا ہی کہ چپکو

توقف مین اک دم کے پھر کچھ نہین
کہ ہی آخری دم یہ کریو یقین

لگے رو رو کہنے کہ جب انبیا
کہ اے بنت احمدؐ ہر اے خدا

جو مجھسے کبھی گر ہوئی ہو خطا
اُسے بخشیو کیجیو یہ دعا

پیمبر کی خدمت مین اے غمگسار
نکریو شکایت مری زینہار

اور اُسکے سوا اپنے بابا سے تی
بصد عجز کہیو مری بندگی

یہ کہیو کہ بابا تمہین تو بلا
پٹے ہجر کے غم مین ہی مبتلا

کہ تم بن انہین چین آتا نہین
خورد و خواب دن رات بھاتا نہین

یہ بی بی نے سنکر کہا یا علیؑ
بہر حال مین تمسے راضی چلی

خدا اور محمدؐ بھی خوشنود ہین
رہو بے فکر محض اسبات مین

حضرت علیؑ اور فاطمہؑ کرتے تھے یہ بین
اتنے مین روتے ہوئے آئے حسنؑ حسینؑ

کھڑے ہوکے حجرے کے در پر کہا
کہ باباجی کھولو کواڑے ذرا

اب اسوقت اتنے دوانہ رہین
جو اماکا دیدار ہم دیکھ لین

کہان پھر میسر ہو اُنکا جمال
کہ دنیا سے کرتی ہین اب انتقال

یہ سنکر علیؑ نے تعجب کیا
کہا تمکو معلوم کیونکر ہوا

حسینؑ و حسنؑ پھر یہ کہنے لگے
کہ ہم جدکے روضے مین جسدم گئے

ہمیشہ سے کھاتے تھے امان کے ساتھ
بغیر اُنکے ہرگز نہ ڈالین گے ہاتھ

پھر اسمانے از حد کیا التماس
نمانا گئے اُٹھ کے امان کے پاس

لگے رونے امّا بھی رونے لگی
کہا فاطمہؑ نے کہو یا علی

جدھر کے روضے مین ذرا جا بیٹھین ایک آن
میری یہ گت دیکھکر رو رو دینگے جان

لگے کہنے بیٹیون سے جب مرتضےٰ
کہ نانا کے روضے مین جاؤ ذرا

ہر امان تمھاری کے تسکین کچھ الم
جو سووین تو آرام ہو ایک دم

گئے سنکے حسنین باہر کے تسکین
کہا فاطمہؑ نے یہ حیدر کے تسکین

مرے سر کو زانو پہ رکھیو علیؑ
کوئی دم مین آخر ہی اب زندگی

یہ وصل آخری ہی مرے مہربان
پھر اک آن مین تم کہان ہم کہان

علیؑ نے جب اُنکے سخن گوش کر
لیا اُنکا سر اپنے زانو پہ دھر

اُنھین غش تھا اُنکا عجب حال تھا
کہ جاتا تھا آنکھون سے دریا بہا

گرے اشک خاتون کے چہرے پہ جب
کہا کھول کر آنکھ بی بی نے تب

کہ ہو وقت رونا مناسب نہین
وصیت کا موقع ہی یا شاہ دین

کہا کیا وصیت ہی بولین بتول
مین کرتی ہون اظہار کر تو قبول

جو تقصیر مجسے ہوئی ہو کبھی
اُسے بخشیو اے خدا کے ولی

مرے لڑکے بالونکا غم کھائیو
ہمیشہ مری گور پہ آئیو

رکھیو مجکو گور مین جب اندھیارا ہوئے
جنی پردے مین رہے منھ ندیکھے کوئے

ذرا دیکھ لون مین تمہارا جمال
کہ پھر اقیامت کے دن پر وصال

مین اسوقت کہتی ہون دم یا علیؑ
جدائی پکارے ہی سر پر کھڑی

پھر اُس بعد منہ دیکھ حسنین کا
نہایت تاسف سے نعرہ بھرا

کہ ہی ہی مصیبت سے دلبر و
تمہارا مرے بعد کیا حال ہو

یہ جسدم سنے والدہ کے بچن
ہوئے زار گریان حسینؑ و حسنؑ

لگے پیٹنے سر کو دونون امام
کہ اماں یہ کیا تم سنایا کلام

جو بیٹونکا احوال دیکھا بُرا
لیا اُنکو چھاتی سے اپنی لگا

دھرا پیار سے سر پہ دونون کے ہاتھ
لیا اُنکا منہ چوم شفقت کے ساتھ

بولی ماواری گئی میری لگین دعاے
بقیع گورستان مین دونون رکھیو جاے

گئے دونون معصوم گھر کے تئین
کہا فاطمہؑ نے یہ حیدرؑ کے تئین

کہ بیٹھو مرے پاس تم آن کر
ہوا وقت رخصت کا نزدیک تر

اُٹھے سنکے یہ بات شاہ نجف
گئے بیٹھ بی بی کے سر کی طرف

بلا کر پھر اسما کے تئین روبرو
کہا اُسکو خیر النسا نے کہ تو

جو لڑکے پھر آوین تو کیجیو یہ کام
کھلا دیجیو اُنکو جلدی طعام

مرے پاس آنے ندیجیو اُنھین
اور بہلا کے رکھیو کسی بات مین

غرض لڑکے آئے تو اسما اُنھین
علحدہ مکان مین اکیلا اُنھین

دھری اُنکے آگے شتابی سے نان
کہا اسکے تئین کیجیے نوش جان

کہا شاہزادون نے اسما کے تئین
کہ یون ہمنے کھانا نہ کھایا کہین

تجھ بن کل پڑتی نہین بن دیکھے ہر آن

کہا مین نے بابا سے جب آہ مار
کہ مجکو بھی تم بن نہین اب قرار

جدائی تمھاری سے بیتاب ہون
اُسی روز سے بے خور و خواب ہون

لگے کہنے ہرگز تو غمگین نہو
تجھے ساتھ لیکر چلونگا نہ رو

نہین دیر باقی کئی پہر مین
کہ بیٹھوگی ہاما کی آغوش مین

یہی گفتگو مجکو بابا سے تھی
تو اکبارگی آنکھ میری کھلی

جو دیکھا تو بابا کہان مین کہان
اُسی دم سے میری تڑپتی ہی جان

یقین جانیو اے مرے سر کے تاج
کہ رخصت کا دن ہی مرا تمسے آج

اسی واسطے مین نمگا یا طعام
کہ ہو تمکو اُسوقت ماتم سے کام

حسینؑ اور حسنؑ بھی نہ بھوکے مرین
تم حاضر رہو تو تناول کرین

لباس اسلیے اُنکا دھوتی ہو نہین
کہ جب مین نہون کون دھوئے اُنھین

ذرا ایک مٹی سے دھوتی ہون بال
کہ پھر کون اُنکا کرے گا خیال

یہ احوال جب مرتضیٰؑ نے سنا
پٹ بیقراری سے سر کو دُھنا

کہا بنتی کے درد سے پا یا نہ تھا فراغ
قسمت نے اس دل پر نیا داغ

کہا فاطمہؑ نے کہ یا اُو لیا
وہی ہی مقدر جو چاہے خدا

ذرا ہاتھ سے دل کو مت دیجیو
جو آگے کیا صبر اب کیجیو

پٹ زار گریان سے اُسدم علیؑ
اور اُسطرف روتی تھین خاتون بھی

یہ کہتی تھین بیٹھے رہو یا امیر
نہ گھبراؤ دم ہی یہ وقت اخیر

کہ یا شاہ ہمکو کہو کیا کرین — یہ دکھ رات دن کسطرح سہین
کہ بی بی جو روتی ہین آٹھون پہر — نہ جینا ہمین بھاوتا ہی نہ گھر
یہ سنکر گئے گھر کو شیر خدا — سنایا یہ مذکور بی بی کو جا
کہا اُنسے کہ از براے رسُول — تم آہستہ رویا کرو یا بتول ص

سنکر نوحہ کی صدا کانپ گیا سنسار
چھاتی پھاٹی عرش کی ٹوٹ پڑا یکبار

یہ احوال سُن فاطمہ چپ رہی — پھر اُسوقت سے دم ہمارا کبھی
چھپا غم رکھا کچھ نہ منھ سے کہا — یہ آتش نہ دل سے ہوئی دیر پا
گئے چھ مہینے اسی طور پہ — ہوا جل کے خاکستر اُنکا جگر
غرض ایک دن تھا کہ شیر خدا — جو باہر سے آئے تو دیکھین ہین کیا
منگایا ہی آٹا کیا ہی خمیر — بھگوئی ہی مٹی منگایا ہی نیر
کیا اور پوشاک دھونے کا سار — تعجب سے پوچھا یون بیدرد زار
کہ یا بنت احمد کوئی دن نہ تھا — جو دنیا کا یہ کام تمنے کیا
سبب اسکا کیا ہی جو خاتون آج — بناتی ہو دنیا کے تم آج کاج
کہا یا علیؑ تمکو ہی کچھ خبر — مری زندگی اب ہوئی ہی بسر
سنو خواب مین رات دیکھا ہی کیا — کھڑا اک بلندی پہ بابا مرا
وہ کرتا ہی چارون طرف کو نگاہ — گویا دیکھتا ہی کسی کی وہ راہ
مین کہتی ہون بابا گئے تھے کہان — کہو منتظر کسکے ہو اب یہان

رو رو کہتے تھے نبی آبا کی جان

جو کچھ تھا مرا کام مین کر چکا — کوئی دم توقف کا موجب یہ تھا
ہوئی سب طرف سے فراغت مجھے — وہی کر جو حق نے کہا ہی تجھے
دہ اکرنہ تو کام مین اپنے دیر — ہوا مین اب اس زندگانی سے سیر
دہ منکر کے ہی ہی غضب مومنان — ہوا مستعد قبض کرنے کو جان
پیمبر کی چھاتی پہ پنجہ دھرا — اُٹھے کانپ اُسوقت ارض وسما
کیا زور اپنا فرشتے نے جب — پیمبر کا تھا حال اُسدم عجب
اُٹھاتے تھے ہاتھ اپنا اوپر کو وے — پھر آنکھون سے آنسو ٹپکنے لگے

تڑپ تڑپ یک آن مین ہی ہی یون ارمان
امت کے غمخوار کے ہوئے مسافر جان
قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون

مجلس دوم در وفات حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا

سنو دوستان دوسری داستان — تواریخ مین یون لکھا ہی بیان
بنی نے کیا کوچ دنیا سے جب — نہ زہراؑ کا آنسو تھمتا روز و شب
سدا باپ کے غم مین رہتی ملول — شب و روز رو یا ہی کرتی بتول
جو کوئی اُنکو دیتا دلاسا کبھین — یہ کہتی تھین اپنی زبان سے وہین
کبھون کیا مین اپنی مصیبت کی بات — پڑے دن پہ گر وہ تو ہو جائے رات
نہ تھا اک گھڑی اُنکے دل پہ قرار — بجز واے ویلا نہ کچھ اور کار
کیا سب محلے کے لوگون کا جمع — کلیجا تڑپتا تھا سنکر یہ بین
گئے ایکدن اُنکے حیدرؑ کے پاس — کیا اُنکی خدمت مین یون التماس

کہا یا محمدؐ مجھے کام تھا — مین اسواسطے سے مقصر رہا
کہا جب نبیؐ نے کہو یا اخی — کچھ ایسی خبر جس سے ہووے خوشی
اخی نے کہا کونسی ہی خبر — کہا درد امت کا ہی بیشتر
خدا اُسکو بخشے تو دل سرد ہو — کہا یا نبیؐ فکر کچھ مت کرو
مجھے آج پہونچا ہی یہ امر رب — مراد و مدعا آتا ہی مجھ پاس اب
گلستان جنت کو پر نور کر — جہنم کی آتش کے شعلین دور کر
کیے تھے اسی طور کے اور کام — کہ اُنکا مجھے فرض تھا انتظام
مین اب آکے خدمت مین حاضر ہوا — جو کچھ حکم ہو اُسکو لاؤن بجا
کہا ہی تمھین کبریا نے سلام — ملاقات کا اور دیا ہی پیام
یہ مندیل بھیجی ہی تحفہ تمھین — اسے جاکے جنت سے لایا ہون مین
سب ارواح نبیون کی صف باندھکر — کھڑی ہین تری منتظر عرش پر
شتابی سے تم یا محمدؐ چلو — اب اُس گھر کو چل کر منور کرو

قادر کا فرمان ہی تو مت ہوئے ملول
امت بخشون حشر مین جیسے کہے رسول

محمدؐ نے جب دم سنی یہ خبر — نہایت ہوئے شاد اِسبات پر
کیا سجدہ شکر حق کی طرف — کہ مقصود کا گوہر آیا بکف
پھر اُسوقت روح الامین سے کہا — اخی اب مرا دل ٹھکانے لگا
اخی دل مین اس بات کا تھا قلق — کہ امت کو کیا دُکھ دکھاویگا حق
اخی ساتھ جب کہ چلے قال و قیل — کہا اب تم آگو بڑھو عزرئیل

بلاتے ہین تمکو شتابی چلو
یہ دیدار آخر ہی تک ہے لگو

چلے دونون روتے گئے کھیل بھول
وہان دوڑے آئے جہان تجھے رسول

ملا اک گلے ایک چھاتی لگا
محمد نے دونون کا بوسہ لیا

رو رو کر بولے نبی ہی ہی حسن حسین
ظالم تمکو ظلم سے مارین گے بے چین

کہا جب نواسون نے رو رو پکار
کہ تم بن کریگا ہمین کون پیار

ہمارا اٹھاویگا اب کون ناز
ہمین سب کی کرنی پڑے گی نیاز

کہو کسکی گودی مین کھیلین گے ہم
چڑھین کسکے کاندھے پہ دم بھر دم

نواسون کے دلپر عجب درد تھا
اور اُس غم سے بیٹی کا دم سرد تھا

جو دیکھا پیمبر نے انکا یہ حال
اُٹھا ہاتھ بولے کہ یا ذو الجلال

مری ہجر مین صبر دیجیو انھین
گرفتار غم کا نہ کیجیو انھین

پھر اُس بعد جلدی کواڑ اکھلا
لیا آنے والون کو گھر مین بلا

سلام اُسنے آکر نبی کو کیا
کہا یا نبی مجکو ہی حکم کیا

کرون وہ جو کچھ تم اشارہ کرو
تم اپنی طبیعت کے مختار رہو

کہا اُسکو حضرت نے اے عزرئیل
ذرا تم بلاؤ یہان جبرئیل

اُسی وقت فرمان نازل ہوا
کہ روح الامین دوست تیرے پہ جا

کہ جنت سے جلدی سے مندیل لا
وہان جبرئیل آکے دارد ہوا

کہا محمد نے اُسے دیکھا تیرا پیار
اس تنہائی مین مجھے تونے چھوڑا یار

کہا فاطمہ سے کہ ہی کچھ خبر — کہ یہ کون آیا ہی کس غرض پر
کہا یا نبیؐ اک عرب ہی کھڑا — تمھاری ملاقات ہی چاہتا
کہا جان بابا نہین یہ عرب — نہ اسکو ملاقات کی کچھ طلب
یہ وہ ہی زنون کو جو بیوہ کرے — جو لڑکون کے سر پر یتیمی دھرے
رکھے اپنا حبسدم کسی کن قدم — اُسے ایک دم مین دکھادے عدم
جو کوئی اسے ڈر کرے بند در — تو آوے یہ دیوار کو پھاند کر
نہو جس مکان مین ہوا کا گذر — وہان دخل کرتا ہی آسان تر
کسی کی اجازت نہین مانگتا — تمھارا یہ اُسنے ادب ہی کیا

یہ ملک الموت ہی لیگا میری جان
آنے دو کچھ مت کہو حق کا ہی فرمان

یہ سنکر گئے فاطمہؑ کے حواس — لگین رونے اس غم سے بابا کے پاس
پکارین کہ بابا چلے تم تو آج — مرا ہاے ہوتا ہی تاراج راج
مدینے کی بستی اُجڑتی ہی وائے — یہ کیسی مصیبت پڑی ہاے ہاے
نبیؐ نے کہا جان بابا نہ رو — رضا پر نظر کرکے غمگین نہو
تجھے دیکھ روتے ہوئے قدسیان — سبھی عرش اوپر ہین زاری کنان
دھرا اپنی چھاتی پہ لے اُنکا ہاتھ — پھر آنسو کو پوچھا رومال اپنے ساتھ
کہا اپنے بیٹون کے تئین تو بلا — کہ مین دیکھ لون اُنکی صورت ذرا
مین کرلون کوئی دم اُنھین پیار اب — کہ اُسنے بچھڑتا ہون ناچار اب
گئی جب نواسون کے تئین یہ خبر — کہ نانا کا احوال ہی سخت تر

میری ننگی پیٹھ تھی تم بھی ڈالو کھول

پیمبر نے سنکر عکاسہ کا بول
دیا بیٹھ اپنی کو فی الفور کھول

عکاسہ نے اُسوقت جلدی سے آ
نبوت کی خاتم پہ بوسہ دیا

گرا پانون پر اور کہا یا نبیؐ
مجھے آرزو ایک مدت سے تھی

کہ مہر نبوت کو دیکھون ذرا
عوض تازیانہ کا حیلہ ہی تھا

مرا یہ گنہ بخشیو یا رسول
دغا سے کیا مین نے مقصد حصول

کری اُسکے حق مین نبیؐ نے دعا
اور اُس خاص مجلس کو رخصت کیا

پھر اُس جا سے اُٹھکر کے آئے جو گھر
ہوا ضعف غالب بدن کے اُپر

شتابی سے بستر پہ آکے گرے
نپٹ اُس گھڑی غش مین بیتاب تھے

اُسی وقت حکم خدا یون ہوا
کہ اے عزرئیل اب محمدؐ پہ جا

مرے دوست کی روح مجھ پاس لا
اگر اُنکی مرضی نہو چھوڑ آ

فرشتہ چلا وان سے رخصت ہو کر
وہ پہونچا محمدؐ کی ڈیوڑھی اُپر

کیا آکے حجرے کے در پر مقام
کیا اہلبیت اور نبی کو سلام

بولا جو اگیا کرو گھر مین آو مین آج
آیا ہون مین دور سے نبیؐ تمہارے کاج

کہا ہی کہ خیر النسا اُس گھڑی
تھی بابا کے پٹی سے بیٹھی لگی

کہا سنکے اے شخص ٹک پھر کے آ
نہین وقت اِسدم ملاقات کا

کہا پھر فرشتے نے آنے دو اب
کہا پھر اُسی طور زہراؑ نے جب

دفعہ تیسری جب سنا اُنکا بول
نبیؐ کو ہوا ہوش دین آنکھین کھول

کیا ہی اسی واسطے یہ طلب — کہ فارغ ہون اُسکی خصومت سے اب
سنی بنت احمدؐ نے جب یہ خبر — کہ اُس دُکھ مین یہ دُکھ ہی بابا اُپر
کیا چاک اپنے گریبان کے تئین — لگین کہنے رو رو کے سلمان کے تئین
کہ بابا مرا سخت بیمار ہی — لگے تازیانہ تو کیونکر سہے

کہیو میری اور سے اُسکی کر منہار
بابا میرا نا توان کوڑے سے مت مار

دیا پھر جو وہ کوڑا سلمان کے ہاتھ — کیا اپنے بیٹون کے تئین اُسکے ساتھ
کہا آج نانا کی لو تم خبر — سہو مار کوڑون کی اپنے اُپر
وہ جسوقت ڈیوڑھی سے سلمان پھرا — دیا تازیانہ عکاسہ کو لا
کہا جب نبیؐ نے کہ اُسکو خطاب — کہ حاضر ہون کر چک قصاص اب شتاب
اُٹھا اس ارادے پہ وہ جگمگی — دو عالم مین اُسوقت تھی غل پڑی
پیمبرؐ کے اصحاب ملکر تمام — عکاسہ سے کرتے تھے رو رو کلام
کہ اے شخص چاہے سو ہمپر تو کر — پیمبرؐ کی ایذا سے کر درگذر
حسینؑ اور حسنؑ پہ پٹا درد تھا — کہ رخ زرد تھا انکا دم سرد تھا
پیمبرؐ کے قدمون پہ رکھتے تھے سر — یہ کہتے تھے نانا ہمین حکم کر
کہ کرتے ہین بدلے ترے یا رسول — عوض ایک کوڑے کے سو سو قبول
پیمبرؐ بولے نہ انصاف ہی — عوض میرا تمپر بھلا کیون پڑے
غرض پھیر اجازت عکاسہ کو دی — کہ اپنا عوض مجھسے لے اسگھڑی

کہا عکاسہ نے سنو حضرت میرے بول

تمہارے سپرد کئے چھوڑتا ہون دو چیز — دل و جان سے تم انکو رکھیو عزیز
مرے اہلبیت اور کتاب خدا — بغیر انکے عزت نہین مدعا
پھر اُس بعد بولے اگر بیش و کم — جو مین نے کیا ہو کسی پر ستم
قصاص اُسکا مجھ پر کرو بے خطر — نکریو برا اے خدا در گذر
یہ سنکر کہا سب نے واللہ لا — مگر ایک بندہ عکاسہ جو تھا
وہ بولا کہ شاہا تصدق ترے — لگایا تھا اک تازیانہ مرے
مجھے اُسکے بدلے کی طاقت ہی کب — ولیکن ہوا امر فوق الادب
عوض اُسکا اب مجکو لازم ہوا — جو حضرت کی بہتر ہی اسمین رضا
ولیکن عوض اُسکا جب خوب ہو — وہی تازیانہ مرے ہاتھ دو

کہا بی بی نے کونسا اُسنے دیا نشان
بولے ہاین زہرا کنے جاکر لا سلمان

چلا جلد سلمان روتا ہوا — وہان شاہزادی کی ڈیوڑھی پہ جا
کہا اُسنے اُسکی طرف سے سلام — سنایا پھر اُنکے پدر کا پیام
یہ بی بی نے سنکر تعجب کیا — کہ سلمان تو اسوقت کہتا ہی کیا
مرا باپ بیمار ہی ناتوان — سواری کی طاقت ہی اُنکو کہان
اُنھین تازیانے سے کیا کام ہی — مگر سر بسر تپ سے آرام ہی
کیا رد کے سلمان نے پھر التماس — کہ بی بی نہین اُنکو تپ سے حواس
کرون عرض جو کچھ کہ ہی اطلاع — سناتے ہین امت کے تئین الوداع
عکاسہ نے بدلے کا دعوی کیا — یہ کوڑا جو سابق مین اُسکے لگا

کنبا امت یارسب بیٹھین کے چھانھ
مجھ بن دکھیا ہووے گی دہری دھرنا نانھ

یہان ایک راوی کا ہی یون بیان — ذرا گوش دل سے سنو مومنان
کئی جا سے پہونچی ہی صحت کو بات — کہ رہتا تھا حضرت کو پیش از وفات
کئی روز سے کچھ مرض ظاہرا — کہ ہر روز درجہ تزاید کا تھا
ہوا سرور دین کو معلوم جب — کہ ہرگز نہو گی شفا اپنی اب
کری پھر تو یہ بات دل مین پسند — کہ قرآن سناتے تھے امت کو چند
کئی روز گذرے جو وا دن ہوا — کہ رحلت کا تقدیر مین تھا لکھا
کیا حق مین امت کے یون اون علام — کہ حاضر ہون خدمت مین آکر تمام
مجھے آنکر دیکھ لین اب یہان — کوئی دم کا مہمان ہون پھر کہان
یہ سنکر چلے اُس مکان سے بلالؓ — کیا سب سے ظاہر پیمبر کا حال
غریبون نے جسدم سنی یہ خبر — گیا ہوش سب کا اُٹھے آہ کر
چلے واں سے روتے ہوئے بے حواس — شتابی سے آئے پیمبرؐ کے پاس
کہا سب نے یا مصطفےٰ تم چلے — رہین کسکے سائے مین ہم دل جلے

کیسی ٹھانی یا نبیؐ ہم چھوڑ رے بزدھار
بعد تمھارے کون ہی امت کا غمخوار

محمدؐ نے سنکر دیا یہ جواب — کہ پھر نا رضا سے نہین کچھ صواب
یہی ہی مجھے حق کا فرمان اب — تمھارا خدا ہی نگہبان اب
ہوئے رو برو ہی تمھاری جو راہ — نہو کم ذرا اسپہ رکھیو نگاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس اول در بیان وفات جناب سرور عالم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سنو مؤمنان اب کہون ماجرا
کتابون مین دیکھا جو کچھ ہی لکھا

کہانی ہی غم کی سنو کان رکھ
توجہ سے دل کی ذرا دھیان رکھ

یہ وہ ہی کہانی ہی سوزناک
کہ جس سے جگر جل کے ہوتا ہی خاک

نہین تاب تحریر کی جو قلم
کرے یہ کہانی مفصل رقم

نہ طاقت زبان کو کرے یہ بیان
کہ ہی واقعی سخت اے دوستان

شہادت ہی اُس شاہ کونین کی
حبیب خدا جد حسنین کی

خیال اُنکا دنیا ستی اُٹھ گیا
مگر درد و چند کا دل مین تھا

شہادت روایت سے ثابت ہوا
کہ جب شوق اُنکو ہوا وصل کا

جدائی سے قرآن کی تھا ایک غم
خرابی سے اُمت کے دو نا الم

کہ کرتا ہون مین اس جہان سے سفر
رہی بیٹی زہرا سی بے پدر

مرا مرتضیٰ ہائے تنہا رہے
مرے بعد دکھ درد کیسے سہے

حسین و حسن لاڈ کس پر کرین
مرے بعد وہ ہائے رو رو مرین

صفحہ	فہرست مجالس دہ مجلس
۳	مجلس اول در بیان وفات جناب سرور عالم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۱	مجلس دوم در بیان وفات حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا
۱۸	مجلس سوم در بیان شہادت حضرت شاہ مردان مرتضی علی کرم اللہ وجہہ
۲۶	مجلس چہارم در بیان شہادت حضرت امام حسن صلوات اللہ علیہ وعلیہ السلام
۳۳	مجلس پنجم در بیان شہادت حضرت مسلم صلوات اللہ علیہ وعلیہ السلام
۴۲	مجلس ششم در بیان شہادت فرزندان حضرت مسلم بن عقیل صلوات اللہ علیہ وعلیہ السلام
۴۹	مجلس ہفتم در بیان شہادت حضرت حُر رحمۃ اللہ علیہ در دشت کرب و بلا
۵۷	مجلس ہشتم در بیان شہادت حضرت قاسم ابن امام حسن صلوات اللہ علیہ وعلیہما السلام
۶۵	مجلس نہم در بیان شہادت حضرت عباس علی ابن حضرت شاہ مردان علیہما السلام
۷۲	مجلس دہم در بیان شہادت حضرت علی اکبر بن امام حسین علیہما السلام
۷۹	مجلس یازدہم در بیان شہادت حضرت علی اصغر ابن امام حسین علیہما السلام
۸۷	مجلس دوازدہم در بیان شہادت امام حسین صلوات اللہ علیہ علیہ السلام
۱۰۱	مجلس سیزدہم در بیان رفتن اہلبیت اطہار و رقیہ بعد قتل امام حسین و وفات یافتن بی بی سکینہ در مقام شام
۱۱۷	مجلس چہاردہم در بیان رہائی یافتن اہلبیت و رقیہ و کوچ کردن از شام بکربلا مع سرہائے شہیدان و چہلم نمودن و بعد ازان بمدینہ آمدن

مجلس اول

بعون خالق کون و مکان فضل و خلاق زمین و زمان

دہ مجلس

مطبع نامی منشی نول کشور میں چھپی

اطلاع اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے سمائہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ڈیمل پیج کے تین صفحہ جو سادہ ہین انمین بعض کتب علم فقہ وغیرہ فارسی دارد و مذہب امامیہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب فارسی و اردو مذہب امامیہ

حیات القلوب جلد اول - یہ ایک کتاب نوادر روزگار سے ہی کہ سوائے کتبخانہ ائمہ اور علماء کے جسکا میسر آنا دشوار تھا حالات و مفصل انبیا مین بروایات صحیحہ مذہب اثنا عشریہ تصنیف عالم ربانی ملا محمد باقر بن محمد تقی المجلسی الاصفہانی کہ جو تین جلد مین ہی منجملہ اسکے اس جلد مین احوال حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام سے تا حضرت عیسی علیہ السلام مع قصص حضرت دانیال و حضرت یونس و اصحاب کہف و اصحاب خدود و حضرت خضر جرجیس و اخبار غیر پیغمبران بنی اسرائیل و بعضے بادشاہان اہل زمین تا قصہ ہاروت و ماروت مشروح و مفصل ہی چھپ کر تیار ہی۔

جلد ثانی - کہ منجملہ نوادر کتب کے ہی نہایت بسوط و طولانی مشتمل بر احوال سعادت اشتمال جناب سرور کائنات حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ از ظہور و ولادت و بعثت و جملہ معجزات و غزوات سائر واقعات و عجائبات غرائبات تا فضائل بعضے اصحاب کرام ذوی الاحترام۔

جلد ثالث - بیان امامت و اثبات امامت ائمہ اثنا عشر صلوات اللہ علیہم بہ براہین و نص قرآنی و احادیث سرور و دجہانی۔

بناء الاسلام فی احکام الصیام - یہ کتاب فیض انتساب بزبان فارسی تصنیفات عالم علوم جلی و خفی حجۃ الاسلام مجتہد العصر و الزمان جناب مفتی مولوی سید محمد عباس صاحب لکھنوی ہی اس کتاب لاجواب مین روزہ داروں کے مراتب اور ثواب در روزہ کے آداب نہایت بسوط اور مفصل تحریر فرمائے ہین اور روزہ خورون کی شقاوت اور خباثت کو کس خوبصورتی سے بیان فرمایا ہی جسکے پڑھنے سے ماہ رمضان المبارک کی عظمت و جلالت اور روزہ داروں کی قدر و منزلت صاف صاف معلوم ہو جاتی ہی احادیث صحیحہ سے جناب مصنف نے ہر فقرہ کا ثبوت دیا ہی اور دلائل عقلی و نقلی و نصوص قرآنی سے صوم اور صائم کی عظمت ظاہر فرمائی ہی۔

Dah Majlis

INDIAN INSTITUTE

بعون خالق کون و مکان فضل و خلاق زمن و زمان

دہ مجلس

مطبع نامی منشی نول کشور لکھنؤ میں چھپی

Dah-majlis.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

